حضرت شہ میر بادشاہ ثالث نے ایک صندل نامہ لکھا ہے
جو آپ کے دیوان سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

آج شہ میر پیر کا صندل ہے — ہے مرے دستگیر کا صندل ہے
لے کے آتے ہیں انس و جن و ملک — سر پہ روشن ضمیر کا صندل ہے
صف بہ صف باادب قدم بہ قدم — لیے چلتے ہیں میر کا صندل ہے
عارفوں میں یہ شور ہے لے تو — صوفیوں کے امیر کا صندل ہے
آج شیخ اکبرؒ کا صندل ہے — آج ہمارے صدر کا صندل ہے
آج محمود اللہ پیر کا صندل ہے — آج کمال اللہ پیر کا صندل ہے
آج شاہ غوثی پیر کا صندل ہے — آج شاہ صحوی پیر کا صندل ہے
مشک و عنبر گلاب میں حل ہے — ماہ و مہر مُنیر کا صندل ہے
سب امیر و فقیر لیتے ہیں — مرشد و شیخ و پیر کا صندل ہے
لے کے آنکھوں پہ ہے لگا لینا — اولیاء کے امیر کا صندل ہے
لو درود و سلام پڑھتے ہو — مرشد بے نظیر کا صندل ہے
لاکھوں مقصد دلادیئے سب کے — اس ولی کبیر کا صندل ہے
کرکے تقسیم کہتے ہیں قاسم — لو خدا کے فقیر کا صندل ہے
نکلا کس منہ سے مصرعِ موزوں — خلق کے دستگیر کا صندل ہے

کردو مشہور خلق میں شہ میرؔ
آج شہ میر پیر کا صندل ہے

★★★★

یا اللہ یا محمدؐ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
۷۸۶ ———— ۹۲

نَحنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِن انباءِ الرُسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤادَكَ ○ قرآن
اے میرے حبیبؐ! ہم آپ سے انبیاءؑ کے قصے محض اس لئیے بیان
کرتے ہیں تاکہ اِس سے آپ کے قلب کو تسکین وراحت ہو ○

عالمی شہرت یافتہ سلسلہ ــــ سلسلۂ غوثیہ کے نامور پانچ بزرگوں
حضرت سیدنا شیخ اکبر ابن عربیؒ، حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ و
حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ و کنزالعرفان حضرت سیدی پیر غوثی شاہؒ
اور حضرت سیدی پیر صحوی شاہ رحمتہ اللہ علیھم اجمعین
کی سوانح جات اور اُنکی تواریخ اعراس پر لکھی گئی ایک شاندار کتاب

تاریخِ اعراس

TARIKH-E-AARAS

اٹھو تعظیم کو مسلمانو آیا پیروں کے پیر کا صندل ہے
عارفوں میں یہ شور ہے لو صوفیوں کے امیر کا صندل ہے

مرتبہ
مولانا شاہ غوث محی الدین (خلیفہ حضرت صحوی شاہؒ)

قیمت : -/150 روپے

باہتمام
مولانا شاہ محمد عبدالقدوس صاحب (خلیفہ حضرت غوثی شاہؒ)
مولانا شاہ محمد عبدالستار صاحب، مولانا شاہ محمد غوث صاحب (اسلحہ بارود)
مولانا شاہد علی شاہ صاحب، مولانا یونس شاہ صاحب، مولانا سروری شاہ صاحب،
مولانا ڈاکٹر خان آفتاب سراج الدین عشقی شاہ صاحب، مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب

جوازِ عرس

ماخذ "بدعت حسنہ"
مصنفہ : حضرت مولانا صحوی شاہؒ

یہ تقریب بھی کسی میت کے سالانہ فاتحہ کی طرح ہوتی ہے اس میں کسی مرد صالح، کسی بزرگ اور شیخ کی قبر پر بغرض ایصال ثواب معتقدین مریدین ووابستگان کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے جس کا مقصد اجتماعی طور پر صاحبِ مزار کیلئے مغفرت طلبی ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ ان مجالسِ خیر میں حلقہ ذکرو مواعظ بھی منعقد کی جاتی ہیں تاکہ تضیع اوقات کی بجائے صحبت صالحین کی وجہ سے ازدیاد ایمان تجدید دین کی گرم بازاری رہے اس موقع پر ایصال ثواب کی طور پر طعام وغیرہ بھی کیا جاتا ہے غرض اس طرح کا اجتماع بھی حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ در منشور اور تفسیر کبیر میں ہے کہ حضور ﷺ شہداء احد کی قبروں پر ہر سال کے آغاز پر تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے۔ **سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار** اور اس طرح آپ کے بعد خلفاء اربعہ کا یہی طریقہ عمل رہا۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ بھی اپنے والد ماجد کا ہر سال عرس منایا کرتے تھے جس پر کسی مولوی صاحب نے ان کے اس عمل پر اعتراضاً استفسار کیا تو آپ نے جواب میں لکھا کہ " ایں طعن مبنی است بر جہل مطعون علیہ زیراکہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ راہ ہیچکس نمیداند آرے۔ زیارت و تبرک بقبور صالحین وامداد ایشاں بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء تحسین روز عرس برائے آن ست کہ آن روز انتقال ایشاں می باشد از دار العمل بہ دار ثواب ۔ یعنی یہ ایک امر مستحسن ہے کہ اس میں ایصال ثواب فاتحہ کھانا، کھلانا مٹھائی تقسیم کرنا سب ہی بہ اتفاق علماء خوب ہے اور عرس کا تعین بھی اس لئے کہ اس میں دار العمل سے دار ثواب کی طرف اس کی منتقلی عمل میں آتی ہے۔ اس رسم کے جواز میں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا بھی فتویٰ ملاحظہ ہو۔

"کوئی چیز عبادت کے خیال سے بغیر مقرر کرنے کسی شخص کے جس کو دی جائے اس لئے رکھ دیویں کہ جو محتاج چاہے لے جاوے یہ بھی مُباح کے قبیل سے ہے جیسا سبیل میں پانی کو اور بزرگوں کے عرسوں میں کھانے کو محتاجوں کیلئے مباح کردیتے ہیں اور اس کا ثواب کسی کو پہنچادیتے ہیں"۔
(بحوالہ اُردو ترجمہ فتاویٰ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ مطبوعہ عصر جدید پریس)

نیز اسی رسالہ کے صفحہ ۹ پر اِطعامِ طعام کے سلسلے میں لکھتے ہیں۔ گذرے ہوؤں (مُوتیٰ) کیلئے صدقہ دینا حدیث میں بہت جگہ وارد ہوا ہے۔ ان سب میں ایک حضرت سعد ابن عبادہؓ کا کنواں بنوانا اور انکی ماں کے ثواب کیلئے وقف کرنا اور یہ کہنا کہ یہ سعد کی ماں کیلئے ہے۔ اور بعد پھر تابعین کرام سے

ثابت ہے "کان سلف یحبون الاطعام عن المیت اربعین یوماً" اگلے بزرگوار میّت کی طرف سے کھانا کھلانے کو چالیس دن تک بہت دوست رکھتے تھے اور اس کے شواہد بہت ہیں (حوالہ مذکور)

احادیث اور قول آئمہ عظام و علمائے کرام کے ساتھ ساتھ قرآن کی آیت پاک **یُطعمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ** یعنی وہ لوگ خدا کی محبت میں یتیموں مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے رہتے ہیں۔ سے بھی اطعامِ طعام کا بطور دعوت عام جواز ثابت ہو رہا ہے۔

پس اسی مناسب سے عرس فاتحہ سالانہ گیارہویں، چھٹی، دسویں محرم کی تقاریب بھی جواز میں آتی ہے لیکن اس میں کھانے کی خصوصی قسموں کا پکوان ضروری نہ سمجھا جائے اور نہ ہی ان تقاریب کو جزو دین سمجھا جائے کہ اگر نہ کریں تو گنہگار ہو جائیں گے یا کچھ نقصان ہو جائے گا یا خواجہ صاحبؒ یا غوث الاعظمؒ ناراض ہو جائیں گے اس قسم کے تصورات قطعاً ناجائز ہیں ان تصورات سے کسی قسم کی تقریب کا کرنا بھی ناجائز ہے۔

582
4-02

اہتمام عرس اور تعین تاریخ

تفسیر کبیر میں متعدد صحابہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور قبروں کے پاس یوں فرماتے تھے " اے احد کے شہید و تم پر سلام ہو کیوں کہ تم لوگوں نے صبر کیا ہے " اور خلفائے راشدینؓ بھی یونہی کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ اور خلفائے راشدینؓ کا ایک تاریخ متعین پر شہدائے احد کے مزاروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جانا اور پھر بطریق تعین ہمیشہ اسی تاریخ پر جانا اور ان پر سلام پڑھنا اور ان کیلئے دعا کرنا بعینہ عرس مشائخ کا طریقہ ہے یہی عرس کی حقیقت بھی ہے جس کے جواز استحسان پر خیر القرون سے آج تک تمام اہلِ سنت کا اتفاق ہے (معمولات الابرار)

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ مولانا جلال الدینؒ کے موسومہ خط میں لکھتے ہیں " پیروں کا عرس پیروں کے طریقہ سماع اور صفائی کے ساتھ جاری رہے "

حضرت حاجی امداد اللہؒ فرماتے ہیں فقیر کا مشرب اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک پر ایصال ثواب کرتا ہوں اور اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہو تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے (فیصلہ ہفت مسئلہ)

☆☆☆☆

عُرس کا ماخذ

از : مولانا غوثوی شاہ

عرس کا لفظ "عروس" سے لیا گیا ہے جس کا معنیٰ دولھا، نوشہ، Bridegroom وغیرہ کے ہیں، ویسے اس لفظ "عرس" کا ماخذ حدیث صحیح ترمذی کے باب عذاب قبر" کی ایک طویل حدیث کے "نم کنومة العروس" کے الفاظ سے لیا گیا ہے جیسا کہ وارد ہے کہ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) کہ سوال و جواب کے بعد نیک بندہ کی قبر چار ہزار نو سو ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس میں نور پھیلایا جاتا ہے پھر یہ کہا جاتا ہے کہ تم اس میں اب آرام سے سو جاؤ تب وہ خوشی میں کہتا ہے کہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ میں انہیں (خدا کے اس انعام و اکرام) کی بابت خبر دے سکوں" تب اس نیک شخص سے کہا جاتا ہے" "نم کنومة العرس" یعنی بس اب تم آرام سے سو جاؤ جیسے (شادی) کا عروس "دولھا" سو جاتا ہے اور اس کو اسکے محبوب کے سواء کوئی جگا نہیں سکتا، حتی یبیعثه الله مضجعة یہاں تک کہ اس کو صرف خدا ہی جگائے گا (ماخذ ترمذی) اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ عرس کا لفظ خود حدیث سے لیا گیا ہے۔ اب رہا مسئلہ عرس کے منانے کا تو اس کے جواب میں میرے والد حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے مستند حوالوں سے تفصیلی طور پر اپنی معرکتہ الآرا کتاب "بدعت حسنہ" میں بہت کچھ لکھدیا ہے۔ جس کا کچھ حصہ اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ ویسے عرس دراصل اللہ والوں کے تذکرہ خیر منانے کا نام ہے اور تذکرہ خیر کا مقصد قرآن بتا رہا ہے۔" نحن نقص علیك من انباء الرُسل مانثبتُ به فوادكَ یعنی اے محمد ﷺ ہم یہ قصے انبیاء و صلحا کے محض اس لئے آپ سے بیان کرتے ہیں تاکہ اس سے آپ کے قلب مبارک کو مزید تقویت پہونچے معلوم ہوا کہ بزرگان دین کا تذکرہ قلب میں ایمان و ایقان اور راحت و سکون کا ذریعہ ہے اور حدیث نبویؐ سے بھی یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ذکر الصالحین کفارہ لذنوب و تنزل الرحمہ (دیلمی) یعنی نیک اور صالح لوگوں کی یاد منانا گناہوں کا کفارہ اور نزول رحمت کا باعث بھی ہے اور ابن ماجہ کی اس حدیث سے بھی ثابت ہے اذکرو مُحاسنِ موتاکم یعنی تم اپنے گذرے ہوئے لوگوں کی خوبیاں اور اُنکی اچھائیاں بیان کرتے رہو۔ چنانچہ عرس کا مقصد بھی جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے بزرگان دین کی اچھائیاں بیان کرنا ہے۔ تاکہ لوگ بھی ان کی تعلیمات اور ان کی اچھی سیرت سے متاثر ہو کر بزرگان دین کے راستے پر چل سکیں اور اپنی منزلِ مقصود کو پہونچ جائیں "الحاصل فلاں فلاں کا عرس تو ایک بہانہ ہے ورنہ غور کیجئے کہ اس میں جو باتیں ہوتی ہیں یعنی ان بزرگوں کی یاد میں جو مواعظ تقاریر وغیرہ ہوتے ہیں تو اس میں صرف قرآن و حدیث کی باتیں ہوتی ہیں۔ سچ پوچھئے تو فقیر غوثوی شاہ کہتا ہے کہ "بزرگان دین کا عرس تو اللہ مناتا ہے" آپ کو اس آیت کی ترجمانی مل جائیگی۔" فذکرونی اذکروکم " یعنی تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کرونگا۔ یعنی بزرگان دین اللہ کو یاد کرتے کرتے اور حضورؐ کی سنت کا عملی پرچار کرتے کرتے واصل حق ہو گئے۔ جہاں ان بزرگوں کی زبان بند ہوئی اُدھر اللہ کے یاد کرنے کی زبان کھُل گئی اور اعراس و یاد وصال کے عنوانات پر بزرگوں کی یاد منانے کا اغاز شروع ہو گیا۔

یار من بہ خیال رعنائی — خود تماشا و خود تماشائی

وہ کب کے آئے بھی، گئے بھی، نظر میں اب تک سما رہے ہیں

یہ چل رہے ہیں، یہ پھر رہے ہیں، یہ آرہے ہیں، یہ جا رہے ہیں

تـذکرہ صالحین

فیضان عرس فیضان ولایت

یہ دراصل حضرت سیدی صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے انتقال سے صرف تین دن پہلے کی گئی اس آخری تقریر کا اقتباس ہے جو آپ نے حضرت سعد اللہ شاہ صاحبؒ کے پہلے عرس کے موقع پر نظام آباد میں کی تھی۔
حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کی تاریخ وصال ۱۸؍ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ م ۱۰ مئی ۱۹۷۹ء بروز شب چہار شنبہ)

حضور سرور کائنات علیہ ﷺ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے صالحین کا تذکرہ کیا۔ **نحن نقص علیك نباھم بالحق** (اصحاب کہف کے لوگ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ خود کررہے ہیں) ہم نے اے محمد ﷺ آپ کے سامنے کچھ قصہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کا تو وہ کون ہے؟ **انھم فتیۃ** وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت عطا فرمائی اور ان کو تقویٰ عطا فرمایا اور ہم اُن کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کے کانوں کو ہم نے تھپک تھپک کر سلادیا، یعنی جسطرح بچہ کو تھپک تھپک کر سلایا جاتا ہے اسی طرح اللہ نے ان کے کانوں کو تھپکیاں دے کر سلایا اور وہ اتنا سوگئے کہ تین سو نو (309) سال تک سوگئے صرف سوئے نہیں بلکہ اللہ نے یہاں تک فرمایا کہ اتنے گہرے سوگئے کہ ان کو کروٹ لینا بھی نہیں آیا تو ہم نے کروٹ دلائی یعنی ہم کبھی ان کو سیدھی کروٹ سلاتے تو کبھی بائیں کروٹ پلٹاتے تھے۔
یعنی اتنا پیار اور اتنی شفقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ ان کو کروٹ لینے کی زحمت بھی نہیں دیتے۔ یہی حال اللہ والوں کا ہے جو بندہ جب خدا کی طرف ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے یعنی جو اللہ کا ہو گیا۔ اللہ نے اس کائنات کو اپنے مشاہدہ کیلئے بنایا اور اس کے کمالات ظہور کا مشاہدہ کرنے والے "ولی" کہلاتے ہیں۔ اسی لئے قرآن نے کہا ہے "**فاینما تولو فثم وجہ اللّٰہ**" تم جدھر بھی منہ پھیرو ادھر اللہ ہی کو پاؤ گے۔ "تولو" کے معنے جدھر منہ کرو "تولو" ہی سے لفظ "ولی" نکلا یعنی جس کا منہ پھیرا ہوا ہو گا وہی ولی ہو گا۔ ادھر ادھر نہیں رہیگا۔ دیکھئے قطب نما جو ہوتا ہے اس کی نڈل (سوئی) ہوتی ہے اس کو ذرا گھمادیجئے تھوڑی دیر کیلئے وہ گھوم جائے گا مگر جدھر حقیقت کا نارتھ، قطب شمال ہے وہیں جائیگا اسی طرح اللہ والا دنیا میں رہ کر بہ ظاہر دنیا میں رہتا ہوا متوجہ بحق رہیگا یہی ولی کی شان ہے۔

☆ از حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ "بعد از وصال فیضان شیخ"

جب دولت مند آدمی مرجاتا ہے تو لوگ اس کی قبر کے اطراف لیٹے رہتے اس کے گھر میں گھسے رہتے اور دُور دُور سے متعلقین اُس کے گھر جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ "ترکہ" کا حساب کرو۔ یعنی مرتے ہی ورثہ لینا شروع کردیتے ہیں یعنی اب فیضان شروع ہو گیا اب ہر گھر میں دولت بٹ رہی ہے اب فیضان بٹ رہا ہے تو یہی اعتبار ہے کہ اس احساس کو قائم رکھو! ہم یہ نہیں سمجھتا کہ مرشد مرگئے (اب کیا ہو گا؟)
یاد رکھو! پیر ختم نہیں ہوتا، وہ مرتا کیا۔ وہ تو دفن ہو جاتا ہے آپ کے دل میں آپ کے ضمیر میں اتر جاتا ہے اس اعتبار کو قائم رکھنا کہ شیخ اب دور نہیں اب میرے اندر ہے میری ذات میں میرے پاس ہے میرے قریب ہے، جتنا قریب کرتا جائیگا۔ شیخ کا فیضان اتنا ہی کھلتا جائیگا۔

حیدر آباد میں سلسلۂ غوثیہ کمالیہ کے سب سے پہلے بزرگ
قدوۃ الواصلین حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ

تعارف : عالمی شہرت یافتہ سلسلۂ غوثیہ کمالیہ کے حیدر آباد میں سب سے پہلے بزرگ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی رحمتہ اللہ ہیں۔ نواحِ کرنول کے متوطن اور صاحب فیضان خصوصی تھے۔ علم دین وادب میں کافی مہارت تھی۔ آپ نے طلب حق میں چودہ ۱۴ شیوخ سے فیضان صحبت حاصل فرمایا۔ آپ کے چودھویں شیخ حضرت سید خواجہ برہان الدین حقانی حق نماؒ جو کہ حضرت سید شاہ کمال الدین ثانیؒ المعروف شاہ کمالؒ (صاحبِ تصانیف "مخزن العرفان و کلمات کمالیہ) کے داماد تھے اور حضرت سید علاء الدین علیہ الرحمہ کے خلف وجانشین تھے۔

حضرت سید خواجہ برہان الدین حقانی حق نما علیہ الرحمہ نے آپ کو حیدر آباد جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ "حیدر آباد میں الحاد ہے وہاں جاو اور توحید پھیلاؤ" غرض حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی رحمتہ اللہ علیہ قبلہ (حسب الحکم حضرت شاہ برہان الدین حقانی حق نما رحمتہ اللہ علیہ) ضلع بلہاری سے ہوتے ہوئے سکندر آباد تشریف لائے۔ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے فیضانِ علم و معارفِ صحیحہ وانوارِ خصوصی سے سکندر آباد اور حیدر آباد کے اکثر اہلِ علم اور اہلِ طریق نے استفادہ فرمایا۔ سکندر آباد سے آپ نے حیدر آباد میں بھی قیام فرمایا۔ مستعد پورہ اور محلہ فتح یاب خاں چنچل گوڑہ میں آپ کا قیام رہا۔ بالآخر بعد فیض رسانی علوم لدُنیہ ومعارف مورخہ ۷ / ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۲ جون ۱۸۹۴ء بروز سہ شنبہ (منگل) بمقام کولسہ واڑی چندے علیل رہ کر رحلت فرمائی۔ اور اپنی جانشینی حضرت کمال اللہ شاہؒ کو عطا فرمائی جو کہ آخری وقت تک آپ کی خدمت میں فیضیاب رہے۔

حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی المعروف شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک متصل نیاپل عقب دواخانہ عثمانیہ جو سابق میں وطن شاہ صاحبؒ کا تکیہ مشہور تھا۔ (اب تکیہ منا میاں کے نام سے مشہور ہے) واقع ہے۔ آپ قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی، طبقاتی وغیرہ کے مجموع السلاسل تھے۔ چنانچہ سلسلۂ چشتیہ میں چند واسطوں سے حضرت سید محمد گیسو دراز بندہ نوازؒ سے جاملتا ہے آپ کے ایک پوتر (مرید و خلیفہ حضرت سیدی غوثی شاہؒ) نے آپکے مزار پر گنبد بنانا چاہا تو آپ نے بذریعہ خواب یہ فرمایا کہ "مائی ملے کو مٹی ہی میں رہنے دو" چنانچہ آپ کے مزار پر صرف نیلا آسمان ہی گنبد نظر آتا ہے۔ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے پردہ فرمانے کے بعد اُنکے فرزند خلیفہ وجانشین حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ صاحب قبلہؒ کے مزار کی ازسر نو تعمیر فرمائی اور اپنی

طرف سے ایک شاندار کتبہ لکھ کر لگایا پھر آپ کے گذرنے کے بعد حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب نے اپنی نگرانی میں مولوی توفیق احمد شاہ صاحب کے حسن تعاون سے درگاہ شریف کے احاطہ کے اطراف ایک شاندار جالی اور محلّہ جھرّے کے نوجوانوں جناب محمد غوث، محمد مظہر، محمد اقبال، محمد محبوب، محمد علیم الدین، محمد رحیم الدین و محمد نعیم الدین اور مولانا حکیم احمد علی شاہ اور اُنکے فرزند جناب محمد محمود علی کے حُسن تعاون سے درگاہ شریف کو از سر نو خوبصورت سنگِ مرمر سے بنوایا اور احاطہ درگاہ میں نیچے بھی خوبصورت پالش کا پتھر بچھوادیا، مولانا غوثوی شاہ صاحب کی اس عظیم خدمت کو اہلِ سلسلہ ہمیشہ یادرکھیں گے۔ اب مولانا غوثوی شاہ صاحب ہی اِس آستانہ سید سلطان محمود اللہ شاہ صاحبؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین ہیں اور آپ ہی سالانہ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہؒ کے مراسم عرس ادا کرتے ہیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء حضرت سید احمدؒ، حضرت نور المصطفےؒ، حضرت حکیم سید علیؒ، حضرت عبدالرزاقؒ شاہ اور حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ آپ کے خلیفہ اور حقیقی جانشین و سجادہ نشین اور صاحب حال و قال بزرگ تھے۔

شمس العارض سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہ صاحبؒ

تعارف : اسم گرامی : محمد جمال الدین لقب کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہ صاحبؒ۔ آپ کے آباواجداد نواح میسور (کرناٹک) کے رہنے والے جو سکندر آباد میں ایک زمانہ سے فروکش تھے۔ سکندر آباد میں حضرت نے ذریعہ معاش کے لئے ایک دکان خشک مچھلی اور ایک غلہ و کرانہ وغیرہ کی کھول رکھی تھی۔ آپ کو فارسی اور اُردو میں کافی مہارت تھی۔ اور عربی میں ضروری صرف و نحو کے علاوہ احادیث و تفاسیر سے کافی واقفیت تھی۔ کبھی کبھی اشعار بھی لکھا کرتے تھے۔ آپ کو اکثر درویشوں کا بہت خیال رہتا تھا۔ اور ان سے استفادہ کرتے۔ ایک روزِ اتفاقاً حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ (شاہ جی) آپ کی دکان کی جانب سے "ھُو حق" کرتے ہوئے گزر رہے تھے۔ اور آپ دکان بند کر کے تشریف لے جارہے تھے۔ آپ کو دیکھا نزدیک بلایا۔ پھر بیعت میں داخل کیا۔ اور فرمایا

پاک کر شرکِ جلی سے تن کمال اور خفی اخفی اسے اپنا جان و من

اس کے بعد "ھُو حق" کہتے ہوئے چل دئے۔ اور اِدھر حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کی حالت بدل گئی۔ پھر اس کے بعد حضرت سید سلطان محمود اللہ حسینی رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہوتی رہی اور آپ اُنکے مرید ہوئے اور پھر بعد میں خلافت و جانشینی بھی ملی اور آپ کمال اللہ شاہؒ کے خطاب سے نوازے گئے۔ چنانچہ حضرت کا فیضان ظاہری و باطنی عمومی و خصوصی طور پہ پھیلنا شروع ہو گیا۔ دور، دور تک

پھیلا اور پھیل رہا ہے۔ حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کی حیات طیبہ میں بڑے بڑے علماء باعمل صوفیاء ذی مرتبت مشائخ نامور امراء اور صاحبان وجاہت و سرکاری خطاب یافتہ اشخاص آستانہ کمال پر اپنے سارے جاہ و جلال کے باوجود دست بستہ حاضر رہا کرتے اور حضرت کے گوشہ چشم میں بارپانے کے لئے بوریہ نشینی کو سعادت سمجھتے۔ آنجہانی مہاراجہ کشن پرشاد، سر اکبر حیدر نواز جنگ، نواب مہدی یار جنگ، سر نظامت جنگ، صمد یار جنگ، نواب سعید جنگ، مولانا انوار اللہ خاںؒ المعروف فضیلت جنگ (بانی جامعہ نظامیہ) مولانا برکات احمد ٹونکیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا شاہ عبدالقدیر حسرتؒ پروفیسر الیاس برنیؒ وقتاً فوقتاً حاضر رہا کرتے۔ توحیدِ وجودی میں حضرت کا رنگ بہت خاص تھا۔ ایک وجود، دو ۲ ذات کے قائل اور پھر اس کے باوجود نشہ وحدت سے آنکھیں سرشار رہتیں۔ جس کو دیکھتے مولا کہتے۔

دست کرم ہمیشہ و ہر وقت کھلا رہا۔ کسی کو دعا سے سرفراز فرمایا تو کسی کو عطا سے نوازا۔

عجب اس کی باتوں میں بات تھی   کہ چھپی ہوئی کوئی ذات تھی

آپ کے خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ دیگر خلفاء حضرت محمد حسین شاہؒ، حضرت سید حسین شاہؒ و حضرت سید برکات احمد ٹونکیؒ، حضرت میر احمد حسین شاہؒ ہیں۔

آستانہ : سرائے الٰہی، الٰہی چمن کاچی گوڑہ میں آپ کی درگاہِ مبارک ہے حضرت صحوی شاہ صاحب نے آپ کے چالیس سالہ یوم وصال کے موقعہ پر درگاہ کو از سر نو تعمیر کروایا اور احاطہ درگاہ پر ایک خوبصورت جالی بھی اپنے صرفے سے لگوائی پھر آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب نے اپنے کچھ ذاتی صرفے اور دو چار اہلِ سلسلہ کے حُسن تعاون اور مولوی حکیم احمد علی شاہ صاحب، جناب محمد مبین انجنیئر (ملیشیاء) جناب محمد علیم محی الدین، ایم علیم (منجریال) اور محمد محمود علی (ابن حکیم شاہ صاحب) کی محنت و مشقت کے تعاونِ عمل سے حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کی درگاہ پر ایک شاندار گنبد تعمیر کرواکر عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔ آج بھی اِس آستانہ مچھلی والے شاہؒ پہ جو بھی جس نیت سے بکمال عقیدت حاضر ہوتا ہے، مولا تعالیٰ کی طرف سے اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اِس آستانہ و درگاہ اور جملہ سرائے الٰہی، الٰہی چمن کے مولانا غوثوی شاہ سجادہ نشین ہیں اور آپ ہی حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کے سالانہ مراسم عرس انجام دیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کے فیضانِ ظاہری و باطنی سے زائرین و معتقدین اپنے حسب حوصلہ برابر مستفیض ہو رہے ہیں۔ سن وصال پنجشنبہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ کیم سپٹمبر ۱۹۳۲ء مقام مزار سرائے الٰہی، الٰہی چمن نزد ٹھگی جیل کاچی گوڑہ، حیدرآباد، آندھرا پردیش۔

تعارف مجدد طریق کنز العرفان الحاج حضرت سیدی پیر غوثی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

اسم گرامی : غوث علی شاہ المعروف غوثی شاہ صاحبؒ

ولادت : شنبہ ۱۶ ر ذی الحجہ ۱۳۱۱ ہجری م یکم جولائی ۱۸۹۳ء

پیدائش : محلہ بیگم بازار، حیدر آباد۔

والدِ ماجد : الحاج حضرت کریم اللہ شاہ صاحب قبلہؒ نقشبندی۔ متوفی ۷ ر جمادی الاول ۱۳۳۱ھ شب چہار شنبہ م ۱۰ ر اپریل ۱۹۱۳ء

فیضان تجلی : والد محترم الحاج حضرت کریم اللہ شاہؒ سے بیعت و خلافت و جانشینی حاصل تھی اور اُنکی ہی فیض تربیت سے اللہ کی دھن قائم ہو گئی تھی۔ اسی حال میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ (شیخ اکبرؒ) کی تجلی باطنی سے علوم حقائق و معارف کا فیضان قائم ہو گیا۔ ہندوستان کی سرزمین میں "وحدت الوجود" کے پیشواء بن گئے۔ اسی رنگ میں خاندان چشت کے چشم و چراغ حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ سے بیک وقت بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ فیضان کمال سے اور باکمال ہو گئے۔

علم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی تعلیم اور تلقین کا سلسلہ رات دن جاری رہتا تھا۔ اور تمام مریدین و معتقدین یَتْلُوا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ کے انوار سے قلب و نظر میں انقلاب و نظر میں انقلاب عظیم محسوس کرتے توجہ بہ حق کا شعور غالب ہو جاتا۔

حضور اکرم صلعم اور حضرت غوثی شاہؒ

ایک وقت آپ بیمار ہو گئے اور حالت بہت خراب تھی۔ خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ تشریف لائے ہیں اور آپ کو صحت کی بشارت دی۔ چنانچہ خود آپ اپنی کتاب "طیباتِ غوثی" میں اسی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

ادب سے رک گیا جب میں تو دی آواز حضرت نے	کہاں ہے غوثیؔ خستہ کہو دربار میں آئے

ارشادات عالیہ : مسلمان سمجھ اور عمل کا مسلمان ہو گیا تو اب بھی مسلمان کی کشتی پار ہے خود اپنے ایمان سے ساری کائنات میں نور افشانی کرے گا۔ مگر اس کے اندر جوش ایمانی کی ضرورت ہے ○

عبادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے تعظیم اور عظمت کا درجہ رکھا ہے جس میں اللہ نے اپنے مقبولین اور متبین کا اس کا مصداق ٹھہرایا ہے ○ مولوی آثار اور صالحیت کے درجہ سے کلام کرے گا ○ محقق یا عارف، ذات، صفات، افعال، شہادت اور صدیقیت کے درجہ سے جو ولایت کے درجے ہیں کلام کرے گا۔

صنعت کو دیکھنا صانع کو دیکھنا نہیں بلکہ صانع کو ماننے پر دلیل ہے وغیرہ ، وغیرہ

تصانیف :۔ وہ قابل قدر یادگاریں جن کی افادیت کو ہندوستان و پاکستان کے مشاہیر علماء و مشائخ نے تسلیم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی معرکتہ الاراء تصنیف کے متعلق، چودہ سو کتابوں کے مصنف مولانا اشرف علی تھانوی اپنی آراء پیش کرتے ہیں کہ "نور النور" کتاب میں مسئلہ جبر و قدر کو جس شرح و بسط کے آپ نے بیان فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ اس مسئلہ نے مجھ کو قریب بہ ہلاکت پہونچادیا تھا۔ اس مسئلہ میں میں نے اپنا مسلک **اَبْهِمُوا مَا اَبْهَمَ اللّٰه** رکھا تھا۔ غرض آپ کی سب ہی تصانیف ہندو پاک اور بیرون ہند بھی بہت مقبول ہیں۔ آپ کی تصانیف O نور النور O کلمہ طیبہ O مقصد بیعت O کنز مکتوم O معیت الٰہ O طیبات غوثی O فلاح مسلم۔ (حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی جانشینی سے متعلق)

حضرت پیر غوثی شاہ صاحب کے سینئر خلیفہ حضرت سید واجد علی شاہ صاحبؒ کی اہم رپورٹ

حضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ نے اپنے وصال سے چار ماہ قبل ۱۰؍ جنوری ۱۹۵۴ء بروز یکشنبہ شب میں خصوصی اعلان کے ذریعہ جلسہ عام جس میں وابستگان و معتقدین کے علاوہ معززین کی کثیر تعداد کی موجودگی میں مناسبت تقریب ابتداء میں کم و بیش پون گھنٹہ تقریر فرماکر آپ کے اکلوتے فرزند حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ چار مریدین مولانا عبدالقادر شاہ، مولانا سعد اللہ شاہ صاحبؒ (نظام آباد) مولانا عبدالرشید شاہؒ اور مولانا سید قاسم شاہ صاحبؒ کو خلافت دلائیں بوقت جانشینی آپ نے فرمایا کہ یہ جانشینی اور خلافتیں سب من اللہ ہی ہے، فقیر کا اس میں کوئی بھی منشاء شامل نہیں ہے۔ اب تک آپ لوگ جو باتیں مجھ سے سنتے رہے اب وہ میرے جانشین (صحوی شاہ) سے سنیں ، گو منہ بدلا ہوا رہے گا مگر باتیں وہی ہوں گی۔ میں نے تمام خلفاء کے مقابلے میں اپنے جانشین (صحوی شاہ) ان کو زیادہ تعلیم دی ہے۔ جو ہمارے جانشین (صحوی شاہؒ) سے بغض و عداوت رکھیگا تو منافق کی موت مرے گا۔ ہمارے بعد متحد و متفق ہو کر ہمارے کام کو آگے بڑھایا جائے۔ جو منشاء خدا اور رسولؐ ہے۔

راقم سید واجد علی شاہ

نوٹ : یہ متذکرہ تفصیل "حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی مزار پر چوکھنڈی کے اُوپر درج ہے جسکو حضرت صحوی شاہ صاحبؒ نے ۱۹۶۵ء میں نصب فرمایا۔

وفات : مورخہ ۴؍ شوال ۱۳۷۳ ہجری شب یکشنبہ م ۶؍ جون ۱۹۵۴ء بمقام چنچل گوڑہ

آپ کی مزار آپکے والدِ محترم کی بنائی ہوئی مسجد بنام مسجد کریم اللہ شاہؒ 15-6-348، واقع پٹھان واڑی، بیگم بازار حیدر آباد میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

خلفاء : مولانا بارق شاہؒ، مولانا حکیم عبدالحمید شاہؒ (بلہاری) مولانا عبدالباسط شاہؒ (کرناٹک) مولانا عبدالغنی شاہؒ، مولانا سید واجد علی شاہ، مولانا فقیر محمد شاہؒ، مولانا ڈاکٹر غلام دستگیر رشید، مولانا شیخ محمد شاہؒ

مولانا شاہ محمد خاںؒ، مولانا سید شاہ حسام الدین قادریؒ (کردہ ممبئی) مولانا شیخ محی الدینؒ، مولانا حکیم ہلال اکبری (تلگنڈہ)، مولانا غوث خاںؒ، مولانا غالب شاہؒ، مولانا حکیم عبدالقدوس شاہؒ، مولانا سید نوری شاہؒ، مولانا وحید اللہ شاہ، مولانا ناصر علی شاہؒ، مولانا حکیم شاہ مخدوم اشرف صاحبؒ (مدراس) مولانا غفار شاہؒ (بنگلور) مولانا سعد اللہ شاہؒ (نظام آباد) مولانا عبدالقادر شاہ صوفی، مولانا سید قاسم شاہؒ (بلھاری) مولانا عبدالرشیدؒ (پربھنی) مولانا شاہ محمد عبدالقدوس (حیدر آباد)۔

آپ کے بارے میں ہمعصر مشائخ کے تاثرات

○ محدثِ دکن ابو الحسنات حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"ایسے حضرات کو پیدا ہونے کے لئے زمانے کو گردش لگانی پڑے گی"

○ نور دکن حضرت مولانا سید محمد بادشاہ حسینیؒ نے فرمایا ۔ "حضرت غوثی شاہ صاحبؒ نے اپنی زندگی، اسلام، ایمان، تقویٰ اور توحید کی اشاعت میں گزار دی۔ حقیقت میں وہ زندہ ہیں ذرا غور کرے تو اب بھی اُن سے فیضان جاری وساری ہے"۔

○ مولانا عرشی صاحب مرحوم (دارالقرآن لاہور) نے کہا۔ "حضرت غوثی شاہ صاحبؒ ہزاروں صوفیوں و مصنفوں میں ایک تھے۔ کاش مجھے ان کی صحبت نصیب ہوتی"۔

○ مولانا عبدالصمد صاحب صارم جامعہ الازہر مصر نے کہا۔ "آپ کی صحبت میں جو چیز گھومتی تھی وہ مسئلہ وحدۃالوجود تھا اور باوجود اختلاف نظریہ کے پھر بھی مجھے ان کی مجلس سے لطف حاصل ہوتا تھا۔"

کارنامے : یوں تو آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر ارشاد، ایک کارنامہ تھا، مگر جو منظر عام پر لوگوں نے دیکھا اور محسوس کیا اُن میں دو چار ایسے کارنامے ہیں جو رہتی دنیا تک حضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ کی دہائی دیتے رہیں گے۔

○ سر مرزا اسمٰعیل جو کہ حیدر آباد دکن کی صدارت عظمیٰ پر فائز تھے انہوں نے ایک مرتبہ ایک موقع پر کہا تھا کہ "ہم پہلے ہندوستانی ہیں اور بعد میں مسلمان" اس پر حضرت غوثی شاہؒ نے انھیں ہدایت آمیز مکتوب روانہ کیا تھا جس کی وجہ سے تمام علمائے حیدر آباد نے بھی حضرت قبلہ کی تائید فرمائی کہ "ہم پہلے مسلمان ہیں بعد میں ہندوستانی"۔

○ حیدر آباد میں جن بسویشوری تحریک کے خلاف سب سے پہلا محاذ حضرت غوثی شاہؒ ہی تھے۔

☆☆☆☆

حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ ارشادات و ھدایات

(برائے اہلِ سلسلہ)

مرید سالک کو چاہیے کہ اپنے ایمان کو شدت سے قلب میں جمائے اور اللہ و رسول ؐ اور پیرانِ سلسلہ کی محبت اپنے دل میں رکھے۔ شریعت میں مضبوط اور طریقت میں کامل بنے۔ حق تعالٰی کے سوا کسی اور کو نافع و نقصان دینے والا نہ سمجھے۔ متوجہ بحق رہے۔ تکلیف میں صبر اور راضی بہ رضائے مولا رہے۔ احکام برابر بجالائے دعا میں گریہ وزاری رکھے۔ حضور انور ﷺ اور پیرانِ سلسلہ کے وسیلہ سے دعا مانگے ہر حال میں شکر کیا کرے۔ آرام وراحت کے زمانے میں ہمیشہ یاد حق شکر اور ذکر میں قائم رہے۔ صدقہ و خیرات کیا کرے۔ سخاوت کی طرف مائل رہے۔ مسافر، مساکین، شرفاء، علماء و مشائخ اور اہل اللہ کی جو کچھ من اللہ توفیق ہو خدمت برابر توجہ سے کرے۔ کسی غرض سے نہ کرے۔ متوکل علی اللہ رہے۔ اسی طرح (دنیاوی) اسباب میں سعی و کوشش تو کرے مگر بھروسہ مُسبّبْ (خدا) پر ہی کرے۔ فرائض کی ادائیگی میں سستی نہ کرے۔ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی دس ۱۰ مرتبہ دُرود دس ۱۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے۔ جو کچھ ذکر و شغل تعلیم و تلقین کی جائے اس کو نہ بھولے۔ شدت سے اس پر عمل کرے۔ کان کے ارشادات کو شدت سے یاد رکھے۔ کبیرہ، صغیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ اور ہمیشہ توبہ کیا کرے اور اس کے علاوہ جو ارشادات کئے جائیں اسکی بجا آوری میں سرگرم رہے۔

الٰہی عاقبت بخیرباد آمین بطفیل حبیب رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

- اہلِ طریقت کے پاس آداب حضور ﷺ کی جو تفصیل ہے وہی آداب شیخ کی ہے
- "جانشینِ شیخ" کی عظمت پیش نظر اور شیخ کے اہل و عیال کا احترام اور ادب ملحوظ رکھے اور ان کی خدمت حسب موقع ضروری سمجھے۔ اُن سے مخالفت اپنے شیخ سے مخالفت کے مترادف ہے چونکہ وہ شیخ کے اہل بیت ہیں۔ ~ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی
- شیخ کا دیکھنا رسولؐ کا دیکھنا اور عبادت سمجھے۔ (آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ والا وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے)
- محبتِ شیخ فرض اور واجب کے بعد افضل نوافل ہے
- "خلیفہ" خلافت کے بعد اور زیادہ فیضان کے لئے اپنے آپ کو محتاج فیض سمجھے۔
- خلفا اپنے برادران طریقت کے ساتھ برابری کا برتاؤ کریں اور اُن سے اخلاق و محبت و مروت سے پیش آئیں۔
- پیر بھائی کو چاہئے کہ اپنے شیخ کے خلفاء کا ادب واحترام کریں اور محبت کے ساتھ اُن سے برتاو کریں ~ یاد رکھئے! "ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

خلفائے سلسلہ غوثیہ کمالیہ

چونکہ بعض جعلساز حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کے سلسلہ کی وسعت سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر اپنے آپکو خلیفہ کے روپ میں پیش کر رہے ہیں اسلئے یہاں خلفائے سلسلہ کے اسمائے گرامی بہ لحاظ ترتیب خلافت حسب ذیل دیئے جاتے ہیں۔ حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ کا بہ لحاظ ترتیب اٹھارواں نمبر ہے لیکن حضرت غوثی شاہ صاحبؒ نے مولانا واجد علی شاہ صاحب سے کہا کہ میرے جانشین کا نمبر سہر فہرست لکھو اسی مناسبت سے آپ کا نام سب سے پہلے لکھا گیا۔ حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ

(۱) مولانا بارق شاہ صاحب اکبریؒ (۲) مولانا حکیم عبد الحمید شاہؒ (بلہاری) (۳) مولانا عبد الباسط شاہؒ (بلہاری) (۴) مولانا عبد الغنی شاہؒ (۵) مولانا سید واجد علیشاہؒ (۶) مولانا فقیر محمد شاہؒ (۷) مولانا غلام دستگیر رشیدؒ (۸) مولانا شیخ محمد شاہؒ (۹) مولانا شاہ محمد خاںؒ (۱۰) مولانا سید شاہ حسام الدینؒ (۱۱) مولانا شیخ محی الدینؒ (۱۲) مولانا حکیم ہلال اکبری شاہؒ (۱۳) مولانا غوث خان مرحوم (۱۴) مولانا غالب شاہؒ (۱۵) مولانا حکیم عبد القدوس شاہؒ (۱۶) مولانا نوری شاہؒ (۱۷) مولانا وحید اللہ شاہؒ (۱۸)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(۱۹) مولانا رزاق شاہؒ (۲۰) مولانا سید ضمیر احمد شاہؒ (۲۱) مولانا سید ناصر علی شاہؒ (۲۲) مولانا علی کثیری شاہؒ (پاکستان) (۲۳) مولانا حکیم شاہ مخدوم اشرفؒ (مدراس چینائی) (۲۴) مولانا سید شاہ علی محمد (۲۵) مولانا غفار شاہؒ (بنگلور) (۲۶) مولانا شاہ عبد القادرؒ (۲۷) مولانا شاہ سعد اللہ صاحبؒ (نظام آباد) (۲۸) مولانا شاہ عبد الرشیدؒ (پربھنی) (۲۹) مولانا سید قاسم شاہؒ (بلہاری) (۳۰) مولانا عبد القدوس شاہ

واضح باد کہ حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے ۱۹۶۲ء میں مولانا شاہ محمد عبد القدوس کو منجانب حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ خلافتِ غوثیہ سے سرفراز فرمایا تھا اُسی مناسبت سے ہم نے اُن کا نام شامل خلفائے غوثیہ کمالیہ کر لیا ہے ویسے حضرت شاہ محمد عبد القدوس صاحب جو میرے پیر بھائی ہیں مرکز المراکز **بیت النور** اور اُسکے روحِ رواں مولانا غوثوی شاہ صاحب سے حُسنِ عقیدت رکھتے ہیں وہ مرکز المراکز کے تمام اعراس میں پیر و مرشد حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کے زمانے سے آرہے ہیں۔ پھر حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کا زمانہ آیا، پھر اُسی مسند پر آج 24 سال سے مولانا غوثوی شاہ صاحب رونق افروز ہیں اور مولانا قدوس شاہ صاحب، مولانا شاہ محمد غوث صاحب اسلحہ بارود اور بلہاری کے قریشی شاہ صاحب قبلہ جو ہم سب سے سینئیر ہیں جنہیں حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی طرف سے خلافت غوثیہ سے سرفراز فرمایا تھا وہ سب بھی بحمد للہ مولانا غوثوی شاہ صاحب کو حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کا خلیفہ و جانشین تسلیم کرتے ہیں۔
متذکرہ خلفاء کا تعلق حضرت غوثی شاہ صاحبؒ ہی سے ہے اور اُنکے ہی خلفاء کہلاتے ہیں اور ترتیب وار وہ 26 خلفاء کے بعد 27-28-29 اور تیس ویں اور آخری خلفاء میں شمار کیئے جاتے ہیں۔

اعلحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ

کے فرزند حضرت احمد ابن عربی المعروف حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ

کی رسم جانشینی کی اطلاع

"روزنامہ رہنمائے دکن" و روزنامہ "سیاست" حیدر آباد

بتاریخ : ۱۷ر جنوری ۱۹۵۴ء م ۱۱ر جمادی الاول ۱۳۷۳ھ روز یکشنبہ

اُن دو ۲ اخبارات کی اطلاع کا مضمون

حضرت مولانا غوثی شاہ کے جانشین

حیدر آباد۔ ۱۶ر جنوری۔ ایک اطلاع کے بموجب معلوم ہوا ہے کہ ملک کے مشہور عالم ومشائخ مولانا غوثی شاہ صاحب جو ایک طویل عرصہ کی علالت کے بعد اب روبہ صحت ہیں اپنے فرزند احمد ابن عربی المعروف صحوی شاہ صاحب کو ۱۷ر جنوری یکشنبہ کو بعد نمازِ عشاء اپنا جانشین مقرر کررہے ہیں۔ یہ تقریب ملک کے ممتاز افراد اور مشاہیر علماء کی موجودگی میں انجام پارہی ہے۔ صحوی شاہ صاحب نے جن کی جانشینی عمل میں آرہی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے انگریزی زبان کے ساتھ ساتھ اُردو اور فارسی کے اعلیٰ امتحانات پاس کئے ہیں۔ ایک عرصہ پہلے انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت اور استفادہ علوم وتربیت کے بعد ان سے خلافت حاصل کی ہے۔ موصوف حیدر آباد کے اچھے ادیب اور شاعر بھی سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی رسم جانشینی کے بعد محفل سماع اور تقاریر کا انتظام کیا گیا ہے۔ مقررین میں مولانا نوری شاہ، مولوی غلام دستگیر رشید اور مولوی ناصر علی صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ واضح رہے کہ مولانا غوثی شاہ صاحب حضرت مچھلی والے شاہ صاحب کے جانشین وسجادہ نشین ہیں جو مسئلہ توحید وتصوف میں اپنا خصوصی مقام رکھتے ہیں۔

(دکن نیوز)

رہنمائے دکن

The Rahnuma-E-Deccan (Daily)

مولانا غوثی شاہ روبہ صحت ہوگئے

اپنے فرزند کی رسم جانشینی

سیاست

حضرت مولانا غوثی شاہ کے جانشین

امام المحققین بحر العرفان حضرت صحوی شاہ صاحبؒ

تعارف :

نام گرامی : **احمد ابن عربی المعروف صحوی شاہؒ**

ولادت : ۶؍رجب ۱۳۴۱ھ م ۲۳؍فبروری ۱۹۲۳ء روزجمعہ

جس طرح حضرت شیخ اکبر محی الدین عربیؒ کی تجلی باطنی نے حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کی حالتِ علمِ توحید میں ایک انقلاب پیدا کیا۔ اسی طرح حضرت شیخ اکبرؒ نے حضرت غوثی شاہؒ کے خواب میں ایک فرزندِ نیک کی آمد کی بشارت دی۔ اور کہا کہ میرے نام پر ان کا نام رکھو چنانچہ حضرت غوثی شاہؒ نے حضرت شیخ کے حکم کے مطابق آپ کا نام 'احمد بن عربی'' رکھا۔ چنانچہ اسی نام کی تاثیر نے آپ کو آگے چل کر مولانا صحوی شاہ کے لقب سے عالمِ اسلام میں روشناس کرایا۔

آپ کی ذات میں علم و فہم، توکل و استغنا اور حق گوئی و بے باکی کے اوصاف خاص طور پر فطرتاً ودیعت کئے گئے تھے۔ علمِ قرآن و حدیث پر کافی عبور تھا۔ اور طبیعت میں عام رسمی تصنع نہ تھا۔ عام صوفیوں کی سی خشکی اور نہ ہی خود ساختہ ہمہ دانی۔ بلکہ **تُخلِقُوا بِاخلَاقِ اللہ** کا نمونہ آپ کی ذات تھی۔ اپنے والد و مرشد (حضرت غوثی شاہ صاحبؒ) کی طرح آپ نے بھی **فَاعلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ** کی اتباع میں تعلیم و تلقین میں ہمہ دم مصروف اشاعتِ توحید رہے۔ خطابت وعظ گوئی میں مقبول و خاص تھے۔ کئی بار مختلف عنوانات کے تحت آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن پر آپ کی تقاریر نشر ہو چکی ہیں۔ آپ **اَلآ اِنَّ اَولِیَاءَ اللہِ لاَ خوفٌ عَلَیھِمْ ولاھُمْ یحزنُونَ** کی شان سے ممتاز تھے۔

چنانچہ اتمامِ حجت کے لئے بڑی بڑی طاقتوں کو اپنے بیانات اور خطوط کے ذریعہ ان کی لغزشوں (سے آگاہ کروا کر اپنا احقاق حق ادا کر دیا سچ تو یہ ہے کہ آپ کی) ابتداء تا انتہاء زندگی عشق خداوندی میں بسر ہوئی۔ تقریر اور تحریر دونوں میدانوں میں حقائق و معارف کا خزانہ لٹاتے تھے۔ سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کو اقتدار پر دوبارہ واپس آنے کی پیشن گوئی فرمادی تھی۔ آپ کی حضرت مچھلی والے شاہ علیہ الرحمہ نے ''بسم اللہ'' پڑھائی تھی۔ بھلا جس کی نگاہوں میں مولاؔ بسا ہوا ہو اس کی طرف سے آغازِ بسم اللہ یقیناً حضرت صحوی شاہ علیہ الرحمہ کے نطق صداقت کی سند پر دلیل ہے۔ آپ کے حقیقی پھوپا حضرت عشقی صاحبؒ کے مشہور سلام بحضور خیر الانام ﷺ یا شفیع الوریٰ سلام علیک کی طرح حضرت ممدوح کا سلام۔ بشیراً نذیراً سلام علیکم۔۔۔ سراجاً منیراً سلام علیک۔ بہت مقبول ہے۔

آپ نے اپنی وفات سے تین ماہ قبل اپنے فرزند الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب کو جو بہت پہلے

مرید اور بعد میں خلافت بھی حاصل کر چکے تھے بموقعۂ عید الاعیاد جشن میلاد النبیؐ اپنا جانشین بنایا اور بعد آپ کے وصال کے دوسرے روز مولانا ہلال اکبری شاہؒ کے ہاتھوں مولانا غوثوی شاہ صاحب کی رسم سجادگی انجام دی گئی اور مولانا غوثوی شاہ صاحب ہی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب کے خلیفہ، جانشین اور سجادہ نشین ہیں اور آپ ہی سالانہ اپنے والد اور دادا کے عرس کے علاوہ اپنے پڑدادا پیر اور سگڑدادا پیر کی بھی سالانہ فاتحہ و عرس کے مراسم انجام دیتے ہیں۔

وفات : ۱۸؍ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ م ۱۵؍ مئی ۱۹۷۹ء بروز شب چہار شنبہ

بمقام: **بیت النور**، چنچل گوڑہ، حیدر آباد۔ اے پی

تصنیفات :۔ حضرت مولانا صحوی شاہؒ کی نثرنگاری اور ان کے نعتیہ کلام سے نہ صرف اہل سلسلہ بلکہ مسلمانانِ ہندوپاک نے بھی کافی رہنمائی حاصل کی ہے تشریحی ترجمہ قرآن الم تا تا والناس، منظوم ترجمہ الم تا تا والناس، تقدیس شعر، کتاب مبین'' ، تفسیر قرآن، سیر عبدیت، اصول دین، بدعت حسنہ ، کافی شہرت پا چکے ہیں۔ اس سلسلے کی آخری اشاعت ردّ منافقت جو وقت اور حالات کے مطابق ہے شائع فرما کر اُن مسلمانوں کے منافقانہ و گستاخانہ عقائد و نظریات کی نفی فرمادی جو اسلام اور رسولؐ اسلام سے متعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی پارہ وار تفسیر کتاب مبین' کے متعلق بے شمار علمائے عظام نے تعریفی خطوط روانہ کئے جن میں دو کے اقتباسات ہم پیش کرتے ہیں۔

محدثِ دکن حضرت ابو الحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ ''یہ ایک نئے طرز کی کوشش ہے۔ جو اہلِ ذوق اور صاحبِ علم حضرات کے کام کی ثابت ہوگی۔

رئیس المفسرین حضرت محمد اسمٰعیل صاحبؒ نے کہا'' مولانا صحوی شاہ کا یہ علمی کارنامہ نہایت قابل قدر ہے قرآن کریم کی خدمت جس نئے انداز میں مولانا نے آغاز فرمائی ہے یہ ایک الہامی باکرامت خدمت ہے''

خلفاء: یوں تو حضرت پیر صحوی شاہؒ کے اور بھی کئی خلفاء ہیں مگر یہاں چند بزرگوں کے نام دیئے جاتے ہیں مولانا علی کثیری شاہؒ (پاکستان) مولانا محمد یونس شاہ ☆ مولانا یٰسین شاہؒ (مدینہ منورہ) مولانا قاری سلیمان صاحبؒ ☆ مولانا فیضی شاہؒ (سنگاریڈی) ☆ مولانا صفوی شاہؒ (بھونگیر) ☆ مولانا شاہ عبدالستار ☆ مولانا شیخ محی الدینؒ (مچھلی پٹنم) ☆ مولانا شیخ داؤد شاہ ☆ مولانا جلالی شاہ ☆ مولانا خواجہ حسن الدین ☆ مولانا نبی حسینی پیراں (منگلور) ☆ مولانا شاہ محمد غوث ☆ مولانا شاہ محمد اعظم ☆ مولانا سروری شاہ ☆ مولانا شاہد علی شاہ ممبئی ☆ مولانا شاہ غوث محی الدین ☆ مولانا حکیم میر محمود علی شاہ ☆ مولانا غوث خاں صاحب (ظہیر آباد)۔ ان میں سے بعض حضرات کو مولانا غوثوی شاہ صاحب نے منجانب حضرت صحوی شاہؒ خلافتیں دی ہیں۔

فیوض آپ کے ہر سو عیاں ہیں صحوؔی شاہ غلام آپ کے پیر و جواں ہیں صحوؔی شاہ

میرے پیر کی خصوصیت

(یعنی مفسر قرآن بحر العرفان الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ)

از : مولانا غوث محی الدین علیمی شاہ
(سینئیر خلیفہ حضرت صحوی شاہ ؒ)

آپ کی خصوصیت کیا تھی ؟اور آپکا ممتاز کمال کیا تھا ؟ اگر چہ آپ مجمع الفضائل و منبع خصائل حمیدہ تھے۔ آپکا خاص اور ممتاز کمال یہ تھا کہ حق تعالیٰ کے قرب و معیت کے مسئلہ کو اس طور پر سمجھاتے کہ ہر خاص و عام اپنے اپنے فہم کے موافق حظ اٹھاتے خلق و حق کو اسطرح ثابت فرماتے کہ باوجود خلق و حق ایک ہونے کے (باعتبار وجود) خلق حق ہوتی نہ حق خلق۔ امتیاز ایسا بتلاتے کہ حق و خلق باوجود امتیاز جدا نہ ہوتے۔ **سبحان اللہ و بحمدہ** ۔ حقیقت روح ایسی فرماتے کہ نعوذ باللہ روح خدا نہ ٹھیرے غرض آپ کی تعلیم توحید حقیقی شرک و الحاد کے ہر شائبہ سے بحمد اللہ پاک تھی اور یہی تعلیم انبیائی ہے جو بالخصوص سید الانبیاء و خاتم النبین سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دین کے لئے چھوڑی جو متوارث طور پر اولیاء اللہ ؒ کے سلسلہ میں آرہی ہے کیونکہ حقیقی نورانیت و روحانیت یہی ہے اور اسی کی حضرت ؒ نے مدت العمر اشاعت فرمائی اور اسی خصوصیت سے آپکی ہستی اہل تحقیق کے پاس ممتاز تھی اور اس وجہ سے آپ مرجع علماء و اہل طریقت تھے اور انکے مقبول نظر اور اس اعتبار سے آپ کا انتقال نہیں ہوا کیونکہ آپ اس فیضان کو ساتھ ہی نہیں لے گئے۔ بلکہ وسعت کیساتھ چھوڑ گئے چنانچہ آپ اپنے (فرزند) چشم و چراغ خلیفہ و جانشین حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کو اور اپنے چند ایسے خلفاء کو چھوڑ گئے ہیں جو آپکی اس نعمت کے حامل ہیں اور اُنکا فیضان متعدی در متعدی ہے ۔ ہم اپنے احباب و اہل سلسلہ و طالبان حق کی خدمت میں سلسلہ صحویہ، غوثیہ، کمالیہ کے خصوصی فیوضات کے استفادہ کی تشویق دلاتے اور انہیں احساس نعمت کی دعوت دیتے ہیں۔ فقط غوث محی الدین علیمی شاہ

☆☆☆☆

۸۶۔۷۔۹۲ء

حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے خلفاء کی فہرست

۱۔ جناب الحاج مولوی محمد یٰسین صاحبؒ	عشقی شاہؒ	مدینہ منورہ
۲۔ جناب الحاج مولوی مومن علی شاہ صاحبؒ (جنہیں بعد میں رجوع کر دیا گیا)	مومنی شاہ	حیدر آباد
۳۔ جناب الحاج مولوی سید محی الدین صاحبؒ	وہبی شاہ	پاکستان
۴۔ جناب الحاج مولوی عبد الجبار صاحبؒ	"	حیدر آباد
۵۔ جناب مولوی شمس الحق صاحب حقانیؒ	حقانی شاہ	پشاور
۶۔ جناب الحاج مولانا شاہ محمد عبد القدوس صاحب	قدسی شاہ	حیدر آباد

(آپکو حضرت صحوی شاہ صاحب نے حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کی طرف سے ۱۹۶۲ء میں خلافت دی)
لہذا مولانا قدوس شاہ صاحب حضرت غوثی شاہ صاحبؒ ہی کے خلیفہ کہلاتے ہیں۔

۷۔ جناب مولوی قاضی سید احمد حسین صاحب	قربی شاہ	کراچی
۸۔ جناب مولوی عبد الرشید صاحب	"	حیدر آباد
۹۔ جناب مولوی شاہ سید غوث باشاہ صاحب	محوی شاہ	مدراس
۱۰۔ جناب مولوی شیخ محمد شاہ صاحب	فیضی شاہؒ	سنگاریڈی
۱۱۔ جناب مولوی عبد الواحد شاہ صاحب		
۱۲۔ جناب مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب	صفی شاہ	نلگنڈہ
۱۳۔ جناب مولوی شاہ خیر الدین صاحبؒ	ذوقی شاہؒ	
۱۴۔ جناب مولوی شاہ محمد منصور بن احمد صاحبؒ	عروجی شاہؒ	
۱۵۔ جناب الحاج شاہ محمد دستگیر صاحبؒ	جذبی شاہؒ	بنگلور
۱۶۔ جناب شاہ احمد عثمان حسین شاکر صاحبؒ	حُبّی شاہؒ	نلگنڈہ
۱۷۔ جناب الحاج شاہ عبد الرحیم صاحبؒ	عینی شاہ	مدراس
۱۸۔ جناب مولوی شاہ خواجہ محمد شریف صاحبؒ	صفوی شاہؒ	بھونگیر

۱۹۔ جناب شاہ مولوی عبدالعزیز صاحب	کشفی شاہ	ورنگل
۲۰۔ جناب الحاج مولوی شاہ عبدالکریم صاحب	وجدی شاہ	نرساپور
۲۱۔ جناب الحاج حافظ و قادری محمد سلیمان صاحبؒ	رُشدی شاہ	قلعہ گولکنڈہ
۲۲۔ جناب شاہ محمد عبدالکریم صاحب	فضلی شاہ	بنگلور
۲۳۔ جناب شاہ سید احمد صاحب	عبیدی شاہ	
۲۴۔ جناب مولوی شاہ الحاج سید کریم صاحب	کیفی شاہ	مدراس
۲۵۔ جناب الحاج مولوی شاہ سید معین الدین صاحب	معینی شاہ	مدراس
۲۶۔ جناب مولوی میر محمود علی شاہ صاحب	ظہوری شاہ	حیدرآباد
۲۷۔ جناب مولوی شاہ عبدالستار صاحب مدرّس	حضوری شاہ	حیدرآباد
۲۸۔ جناب مولوی سید مصطفےٰ شاہ صاحب	ثبوتی شاہ	ہبلی کرناٹک
۲۹۔ جناب مولوی شاہ محمد ایوب صاحبؒ	مشہودی شاہ	مچھلی پٹنم
۳۰۔ جناب مولوی غوث محی الدین شاہ صاحب	علیمی شاہ	مچھلی پٹنم
۳۱۔ جناب مولوی شیخ محی الدین شاہ صاحب	طہوری شاہ	مچھلی پٹنم
۳۲۔ جناب مولوی شیخ داؤد شاہ صاحب	زبوری شاہ	مچھلی پٹنم
۳۳۔ جناب مولوی الحاج شاہ محمد یونس صاحب	اِمامی شاہ	حیدرآباد
۳۴۔ جناب الحاج صوفی جی حسینی پیراں شاہ صاحب	صوفی شاہ	بلہاری، مقیم دہاڑواڑ
۳۵۔ جناب مولوی شاہ محمد اسحٰق صاحب	عِلمی شاہ	بنگلور
۳۶۔ جناب مولوی شاہ عبدالقادر باشاہ قاضی صاحب	سروری شاہ	ممبئی
۳۷۔ جناب مولوی شاہد علی شاہ صاحب	رُموزی شاہ	ممبئی
۳۸۔ جناب مولوی شاہ غوث خان صاحب	حَربی شاہ	ظہیرآباد
۳۹۔ جناب مولانا غوثوی شاہ صاحب (فرزند خلیفہ وجانشین حضرت صحوی شاہؒ)		
۴۰۔ جناب مولوی شاہ محمد غوث صاحبؒ	محمدی شاہؒ	گنجوٹی، ضلع میدک
۴۱۔ جناب نصرت اللہ شریف صاحب	وحشی شاہ	بنگلور

واما بنعمۃِ ربِّکَ فحدّث

تحدیث نعمت

سلسلۂ قادریہ وچشتیہ کا تعلق حیدر آباد کے الحاج مولانا غوثوی شاہ سے اس طرح

○

☆ مدینۃ العلم حضور سید الکونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ بابُ علم حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

☆ ناشر علم حضرت سیدنا حَسَنؒ بصری رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ قادریہ

انکے خلیفہ

حضرت شیخ حبیب عجمیؒ

اُن سے گیارہ ۱۱ واسطوں کے بعد

(بانی سلسلہ قادریہ)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

المعروف حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ

(متوفی ۵۶۱ھ)

(آپ سے نوں ۹ واسطوں کے بعد

سلسلہ چشتیہ

انکے خلیفہ

حضرت شیخ عبدالواحد

اُن سے تیرا ۱۳ واسطوں

(بانی سلسلہ چشتیہ

حضرت خواجہ معین الدین

المعروف سید خواجہ غریب

(متوفی ۶۳۳ھ

(آپ سے نوں ۹ واسطوں

مرج البحرین
جامع السلاسل

حضرت حاجی اسحاق چشتیؒ

اور آپ سے نوں ۹ واسطوں کے بعد

حضرت سیدی سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی (شاہ جیؒ)

اُن کے خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین

الحاج حضرت سیدنا کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہ رحمتہ اللہ علیہ

اُنکے خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین الحاج سیدی غوثی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

ان کے فرزند خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

اب اُنکے فرزند خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین

الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب قادری وچشتی نقشبندی سہروردی طبقاتی اکبری اویسی

ساکن (بیت النور 16-3-845، چنچل گوڑہ، حیدر آباد)

یا اللہ ۔ واسطے ان سب کے

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰاھُمُ اقْتَدِہ ۝ (۷/۱۶)

یہہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی تھی پس تم اُنکی ہدایت کی پیروی کرو۔

نورٌ علیٰ نُورٌ

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایعوا مُحمَّداً

عَلیَ الْاِسْلَاَمِ مَا بَقِینا اَبداً

تسلسلِ جانشینی

سراج السالکین وصادقین الحاج حضرت کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ

خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین شمس العارفین حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ

|

کنزالعرفان مجدد طریق الحاج حضرت پیر سیدی غوثی شاہ صاحب علیہ الرحمہ

اُنکے خلیفہ وجانشین وسجادہ حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف بہ مچھلی والے شاہؒ

|

بحرالعرفان قطب الارشاد الحاج حضرت سیدی مولانا پیر صحوی شاہ صاحب علیہ الرحمہ

اُنکے فرزند خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین حضرت سیدی پیر غوثی شاہ صاحبؒ

|

اُنکے فرزند خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین

امام الطریقت امام علم الاعداد کنزالحقائق الحاج حضرت سیدی غوثوی شاہ صاحب

(قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، طبقاتی، اکبری)

☆☆☆☆

سلسلہ نسبی

نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَاءَ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عليم

ہم جسے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بے شک آپ کا پروردگار بڑا حکمت والا اور جاننے والا ہے (۱۶/ ۷

وَمِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ○ وَ اِخۡوَانِهِمۡ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَ هَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡم ○

اور بعض بعض کو ان کے باپ دادا اور بھائیوں سے بھی اُن کو برگزیدہ کیا اور اُنھیں سیدھا راستہ بھی دکھایا (۱۶/ ۷

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا داودَ وَ سُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا وَ قَالَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الذی فَضَّلَنَا عَلٰى كثير ا مّ عِباده المُؤمنين ○

اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ (دونوں باپ بیٹوں) کو علم بخشا اُنہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم (با بیٹے) کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔

رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَ عَلٰى وَالِدَىَّ وَ اَنۡ اَعۡمَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَ اَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَ اِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ○

اے میرے مولیٰ ! مجھے توفیق دیجئے کہ آپ نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اُن کا شکر گذار رہوں اور یہ کہ (وہ) نیک عمل کروں جن کو آپ پسند فرمائے اور میری اولاد کو بھی مولیٰ اور پرہیزگاری عطا کیجئے۔ بحق محمدؐ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم۔

☆

☆ ابوالعارفین الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہ علیہ الرحمہ

اُنکے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین

☆ کنزالعرفان الحاج حضرت سیدی پیر غوثی شاہ علیہ الرحمہ

اُنکے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین

☆ بحرالعرفان مفسر قرآن الحاج حضرت سیدی مولانا پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ

اُنکے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین

☆ کنزالحقائق الحاج حضرت مولانا پیر غوثوی شاہ صاحب مدظلہ العالی

سن ۱۹۵۵ء میں حضرت مولانا صحوی شاہ قبلہؒ نے

اپنے ننھے فرزند مولانا غوثوی شاہ کی آمد پیدائش پر جو تاثرات پیش کئے ہیں اہلِ سلسلہ کے لئے دعوتِ فکر ہیں مولانا غوثوی شاہ بتاریخ ۴/نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ۱۸/ربیع الاول ۱۳۷۵ء بروز جمعہ بمقام سابق (بیت النور) چنچلگوڑہ پیدا ہوئے

آپ کا نام مولانا غوثوی شاہ رکھا گیا جسکا مادہ تاریخ ۱۹۵۵ء ہے اور محامد افتخار، المتخلص ساجد بھی آپ کو پکارا جاتا ہے "محامد افتخار" سے بھی ہلالی ماہ ۱۳۷۵ھ کا پتہ چلتا ہے

حضرت صحوی شاہ صاحب اپنے ننھے بیٹے حضرت غوثوی شاہ سے مخاطب

حضرت مولانا صحوی شاہؒ

بچپن کی فوٹو
مولانا غوثوی شاہ

تب — اور اب

موجودہ فوٹو
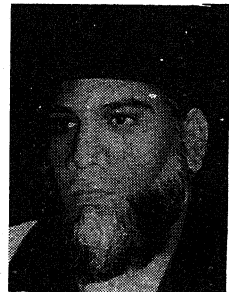
بحمد للہ کہ
دعائے صحوی قبول ہوئی
ذاتِ غوثوی مقبول ہوئی

○

تیری ہستی لایقِ صد افتخار و ناز ہے
میری اصل زندگی کا ایک تُو ہی راز ہے
تُو فرشتہ بن کے اُترا ہے خدائے دہر کا
اور یقیناً ہند کی کایا پلٹ کر جائے گا
تیرے استقلال و ہمّت چوٹ کھاسکتے نہیں
بل کبھی پیشانی ہمّت پہ آسکتے نہیں
تُو اپنی آزادی کا پرچم ایک دن لہرائے گا
تیرے قدموں پر مخالف بھی نگوں ہو جائے گا
تیری خاموشی کسی دن رنگ لائے گی ضرور
اور سر مغرور کا بے طرح توڑے گا غرور

☆☆☆☆

از:
مولانا توفیق احمد شاہ الکمالیہ
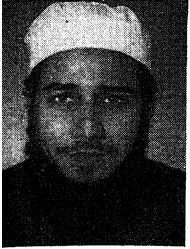
امام الطریقت شارح رموز قرآن

(خلیفہ حضرت سعد اللہ شاہ صاحبؒ)

الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ مدظلہ

(موجودہ قائم مقام و جانشین سلسلہ صحویہ، غوثیہ، کمالیہ)

مولانا غوثوی شاہ صاحب سے جو لوگ شخصی طور پر واقف نہیں ہیں اور غائبانہ تعارف کی سعادت سے بھی جو متعارف نہیں ہیں ان کے ذہنوں میں ایک ایسی شخصیت کا تصور ابھرتا ہوگا کہ وہ بڑے بزرگ باعمامہ و جبہ اور جہاں دیدہ جنہوں نے برسوں کی ریاضت کے بعد یہ مرتبہ حاصل کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا صحوی شاہ علیہ الرحمہ کے فرزند و جانشین اور سلسلہ صحویہ، غوثیہ کمالیہ کی مسند رشد و ہدایت پر فائز شخصیت مولانا غوثوی شاہ ایک جواں سال عالم دین و شیخ طریقت ہیں۔ جو اب ۴ / نومبر ۲۰۰۲ء کو ۴۸ ویں سال میں داخل ہوئے ہیں۔ (آپ کی تاریخ پیدائش جمعہ ۴/ نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ۱۸ / ربیع الاول ۱۳۷۵ھ ہے)

آپ کے علمی کارناموں کا مقصد احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہے۔ آپ نے علومِ اسلامیہ کے ہر شعبہ پر خامہ فرسائی کی چاہے وہ علمِ قرآن ہو یا علمِ حدیث، علم فقہ ہو یا، علمِ تصوف، علم کلام ہو یا علمِ نقش ا اعداد، نیز اپنی سلجھی ہوئی زبان میں اُردو ادب و شاعری کو بھی اک نئی جہت بخشی۔ بزرگانِ دین کی بعض عربی، فارسی اور دکنی کتابوں کے تراجم شائع کئے۔ علاوہ ازیں حضرت دادا پیر کنز العرفان ابو الایقان سیدی الحاج غوثی شاہ صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ اور بحر العرفان پیر سیدی الحاج صحوی شاہ صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کی مشہور زمانہ بہت ساری کتابوں کو بہ ترتیب نو ـــ دوبارہ سہ بارہ شائع فرما کر نہ صرف اہلِ سلسلہ بلکہ عامتہ المسلمین کی تشنگی علم و معرفت کی پیاس بجھائی۔ اس کے علاوہ مختلف چارٹوں اور کتابوں کے ذریعہ مختلف فیہ مسائل پر دلائل و براہین کے ذریعہ عقائدِ اہل سنت والجماعت کی حقانیت کو واضح فرماتے ہوئے مخالفین کو چیلنج کیا۔ جس کی تفصیل یوں ہے (۱) ہم سنی ہیں (۲) شریعت کی آڑ میں جہالت اور منافقت (۳) کل بدعۃ ضلالہ کا مطلب (۴) انوارِ غوث اعظمؓ (۵) حقِ صوفیہ (۶) حقیقتِ صلوٰۃ (۷) احکامِ قرآن و حدیث (۸) جوازِ فاتحہ (۹) دین کی اہم باتیں (۱۰) گردیشی جماعت (۱۱) لعنت بر یزید (۱۲) شریعت کیا ہے (۱۳) بریلوی حضرات اور ہم (۱۴) نیرنگِ حدیث (۱۵) چہار رنگ (۱۶) جوازِ میلاد (۱۷) جواز تسبیح تراویح (۱۸) سنی بیداری الارام وغیرہ کتابچوں کے علاوہ آپ کی مشہور تصنیفات و تالیفات حسب ذیل ہیں۔

(۱) رسولِ جہاںؐ (۲) فیوضاتِ کمال (۳) دیارین (حج گائیڈ) (۴) کتاب سلوک (۵) فضائلِ کلمہ طیبہ

(۶) کبریتِ احمر ترجمہ (۷) کلماتِ کمالیہ ترجمہ (۸) تاریخِ صوفی (۹) تاج الوظائف (۱۰) قرآن سے انٹرویو (۱۱) خزائنِ درود (۱۲) جوہرِ سلیمانی (۱۳) منظوم شجرہ (۱۴) مراۃ العارفین ترجمہ (۱۵) خاتم النبینؐ (۱۶) آیاتِ برکات (۱۷) گلکدہ خیال (منظوم کلام) (۱۸) عقائدِ اہل سنت (۱۹) تذکرہ شیخ اکبرؒ (۲۰) محمدی دعائیں (۲۱) حُسن حسینؓ (۲۲) تاریخِ سنیت (۲۳) حُسن السوال حُسن الجواب (ترتیب و تبویب) (۲۴) مواعظِ غوثی (۲۵) مکالماتِ غوثی (۲۶) درودِ غوثوی (۲۷) تسبیحات غوثوی (۲۸) دعائے عرش العرش (۲۹) تذکرہ نعمانؒ (۳۰) عظمت ِ مدینہ (۳۱) توصیف ِ کمال (۳۲) تعلیماتِ صحویہؒ (۳۳) اہمیت درود (۳۴) تشریح کلمہ طیبہ (۳۵) میزان الطریقت (۳۶) اسرارِ الوجود (۳۷) پیرانی ماں (والدہ محترمہ کی فضیلت) (۳۸) **عقائد سنیہ** (۳۹) حیات النبیؐ (۴۰) آئینہ صوفی (۴۱) عظمت خواجہ بندہ نوازؒ کے علاوہ قرآنی معلومات سے متعلق آپ ۴۲ویں تصنیف قرآنی انسائیکلو پیڈیا بنام "مخزن القرآن" عالمی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ آپ "آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی" کے زندہ پیکر ہیں چنانچہ آپ نے برجستہ بر محل بر موقع اپنے بے لاگ بیانات کے ذریعہ شعبہ صحافت میں اپنا ایک منفرد مقام بنایا اور قوم و ملت کے مفادات کی خاطر اربابِ اقتدار کو بروقت آگاہ فرمایا نیز تحفظ "**عقائد سنیہ**" کے معاملہ میں ہمیشہ سینہ سپر ہو کر مخالفین سے نبرد آزما رہے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی، وطن پرستی، اشتراک بین العلماء والمشائخ کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ اور اس سلسلہ میں عملی اقدامات بھی کئے گئے الحاصل یہ آپ کا قلمی جہاد انشاء اللہ تا قیامِ قیامت آئندہ نسلوں کے حق میں شمع ہدایت ثابت ہوگا۔

آپ نہ صرف رُشحاتِ قلم تحریر کے دھنی ہیں بلکہ تقریر میں بھی اپنا ایک علحدہ مقام رکھتے ہیں۔ آپ کا اندازِ تخاطب اور اظہارِ مطلب کا طریقہ کار حد درجہ دلکش و دل نشیں ہوتا ہے۔ نہ صرف عامتہ الناس بلکہ خواص بھی آپ کی ذراسی بات سن کر حالتِ وجد و کیف میں ڈوب جاتے ہیں۔ اس امر میں کوئی دورائے نہیں کہ آپ کشفی جادو بیاں مقرر ہیں۔ چنانچہ آپ انعقادِ اعراسِ پیران سلسلہ و دیگر مجالس جیسے محرمؔ و عیدالاعیادؔ وغیرہ کے ذریعہ سلسلہ کی مرکزیت، اتحاد اور یکجہتی کا قابلِ فخر فریضہ انجام دے رہے ہیں اور آپ اشاعت حق کے لئے ممبئی، بنگلور، بلہاری، چینائی، مچھلی پٹنم وجئے واڑہ، سنگاریڈی وغیرہ کے دورے فرما کر اپنی تقاریر و مواعظ کے ذریعہ جہاد باللسان کا بھی اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ وقت اور حالات کے تناظر میں اسلام کی صحیح اور سچی تصویر پیش کرنے کی خاطر کئی اہم ملک گیر کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں لاچکے ہیں جس کی اجمالی فہرست کچھ اس طرح ہے۔ (۱) فقہ کانفرنس (۲) عرب اتحاد امن کانفرنس (۳) عالمی مذاہب کانفرنس (برائے ہندو مسلم یکجہتی) (۴) قرآن وحدیث

کانفرنس (۵) عالمی مسلم کانفرنس (برائے مخالفت ٹریریزم اور اسلام عالمی امن کا مذہب ہے نظریہ کو پیش کیا گیا) (۶) ختم نبوت کانفرنس (۷) چار آئمہ کانفرنس۔ الحاصل آپ اپنے آبا و اجداد کے انداز میں شریعت و طریقت کے اہم نکات اور تشریح و تفہیم کلمہ طیبہ جو نجات اُخروی کے لئے نہایت ضروری ہیں آسان فہم دل نشین زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اس طرح مردہ دلوں میں ایمان کی روح پھونکی جاتی ہے جس کے لئے تمام اہلِ سلسلہ اور حق پسند ہندو اور مسلمان آپ کو بے انتہاء چاہتے ہیں اور آپ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

اب تک سینکڑوں لوگ آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور الحمد للہ یہ سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ آپ نے کئی اشخاص کو بعد تعلیم و تربیت روحانی خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا جن کی تعداد تقریباً پینتالیس (۴۵) ہو چکی ہے فہرست زیرِ ترتیب ہے۔ آپ جامع السلاسل ہیں۔ قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی سہروردی اور طبقاتی تقریباً ہر سلسلہ کے اذکار و اشغال طریقِ سلوک، وظائف اور عملیاتِ روحانی سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اس عنوان پر بھی دو کتابیں لکھ چکے ہیں تاکہ جادو ٹونے اور دوسری پریشانیوں کا لوگ اپنے طور پر جائز علاج کر لیں اور آپ کے تعویزات، نقوش بھی عالمی شہرت رکھتے ہیں۔ جیسے تاج النقوش، نقشِ غوثوی، نقش بندش اور نقش برکت الحاصل آپ بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ توحید اور تصوف کے تو آپ امام مانے جاتے ہیں شیخ امجد حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ اور حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے مریدین بعض مریدوں اور خلفاء کو آپ نے نہ صرف تعلیم دی بلکہ اُنکی "غلط فہم تعلیم" کو بھی دُرست فرمایا، اور اکثر اہلِ سلسلہ کو "حلقۂ ذکر" کا صحیح آبائی واجدادی طریقہ بھی بتلایا جو نئی (غیر مطابق تعلیماتِ غوثیہ) باتوں کو رواج دے رہے تھے۔ ایسے نازک تجربات کی وجہ سے حضرت غوثوی شاہ صاحب اپنے خلفاء و مریدین کو ان کی استعداد و صلاحیت اور طبعیت کے موافق تعلیم دیتے ہیں۔ یہ آپ کا خصوصی وصف ہے۔ آپ ہر آن "مشاہدہ حق" میں ڈوبے جہاد بالنفس پر عمل پیرا پائے گئے اور اپنے مریدین کو بھی اسی کی تربیت فرماتے رہتے ہیں۔ مگر دیکھنے میں نہ دکھائی دیتے ہیں اور نہ سمجھنے سے سمجھائی دیتے ہیں یعنی آپ "کسی تارے" کی مانند ہے" ذرا چھیڑیئے پھر سُنیئے" کیا جادو جگاتے ہیں ہنستے بولتے خود کو چھپائے رکھتے ہیں۔ چاہے نجی معاملہ ہو یا اجتماعی، عوامی مسئلہ ہو یا خواص کے مشاجرات، آپسی تنازعات ہوں یا اغیار کی شر انگیزی آپ رجوعِ الی اللہ ہو کر فیصلہ کرتے ہیں۔ سادگی کا یہ عالم ہے کہ آپ مختلف فیہ مسائل میں سب سے بلا تکلف مشورہ بھی طلب فرماتے ہیں۔

الغرض خلوت ہو یا جلوت ہر حال آپ پر" استحضار علمی" طاری رہتی ہے اور آپ ہمیشہ

"شغل انا" میں مستغرق رہتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ان ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کی نورانی صورت اور مسکراتی شخصیت جو پیکر علم و عمل ہے لاکھ تلاش کے بھی ملنا بہت ہی دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

کیونکہ ؎ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ ہی کی ذاتِ گرامی کے دور میں حضرت سرکار مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کی گنبد تعمیر ہوئی ۔ نیز بانی مسجد الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ یعنی آپ کے پڑدادا حضرت علیہ الرحمہ کے روضہ کی بھی تعمیر ہوئی اور مسجد میں اطراف وضو کے لئے نل تنصیب کئے گئے۔ علاوہ ازیں سلسلہ غوثیہ کمالیہ کے اولین بزرگ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی المعروف بہ شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کی مزار کے اطراف احاطہ بندی ہوئی اور جالی مبارک کی تنصیب عمل میں آئی۔ الغرض آپ کا دورِ سجادگی تاریخ سلسلہ میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا اور آپ کے کارناموں کو اہلِ سلسلہ کبھی فراموش نہ کرپائیں گے۔

مولانا شاہ عبدالرزاق شوقؒ نے آپ کے متعلق بالکل سچ فرمایا ہے

عالم باکمال ہیں غوثوی شاہ — آپ اپنی مثال ہیں غوثوی شاہ
متمکن ہیں غوثی مسند پہ — شاہ صحوی کے لال ہیں غوثوی شاہ
اہل سنت کے پیشواء ہیں یہ — زحم امت کا ارمان ہیں غوثوی شاہ

اور حضرت صحوی شاہ صاحب کے سینئیر خلیفہ حضرت غوث محی الدین شاہ صاحب نے ان الفاظ میں تعریف و توصیف فرمائی ہے۔

ہر زبان پر یہی ترانہ ہے — غوثوی شاہ کا زمانہ ہے

اس طرح مولانا خواجہ عظیم الدین روشن صاحب نے بھی دکنی زبان میں چند اشعار پیش کیے۔

غوثوی شاہ کی بھولی صورت جی کو میرے بھاگئی نا
نکو نکو مین بولیا تو یاد پھر انکی آگئی نا
موٹر کیا ہے گاڑی کیا ہے مردہ دلوں کو زندہ کرتیں
غوثوی شاہ کی یہی کرامت جی کو میرے بھاگئی نا

اِن معزز حضرات کی اتباع میں فقیر شاہ توفیق الکمالیہ نے بھی حضرت غوثوی شاہ کی کچھ ہلکی پھلکی تعریف اس انداز میں کی جو حیدرآباد کے نامور اخبارات سیاست، رہنمائے دکن اور منصف اور عوام میں دو ۔ دو بار شائع ہو چکی ہے۔ سماعت فرمائے۔

اے فخر سلاسل خسرو خوباں — تجھ پر نچھاور دین اور ایماں
ثانی غوثی وارثِ صحوی — مطلع حق آئینہ عرفاں

دعا ہے کہ "مولیٰ" اپنے فضل و کرم سے مولانا حضرت غوثوی شاہ صاحب قبلہ کو دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور اُن کی عمر و اقبال میں ترقی فرمائے اور آپ سے ہم تادم دم استفادہ کرتے رہیں۔ فقط فقیر توفیق احمد

۷۸۶ ـــــــــــــــ ۹۲ء

حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کا اِظہار محبت

اپنے فرزند مرید خلیفہ وجانشین

الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کے تعلق سے

مولانا عین الدین شاہ صاحب (ممبئی) کو لکھے گئے ایک خط کا اہم اقتباس

میں اپنے لڑکے ساجد سلمہٗ کو بہت عزیز بلکہ اسکا احترام کرتا ہوں۔ وہ میرے والد اور پیر و مرشد کی شبیہہ مبارک سے ملتا جلتا ہے اُسکی چال ڈھال میرے پیر و مرشد (حضرت غوثی شاہؒ) کی طرح ہے۔ اُسے میں نے اپنے تمام سلسلوں میں داخل کیا ہے اور میرے پیر و مرشد کو میں نے بارہا اپنے خواب میں اُسکو تربیت کرتے ہوئے دیکھا ہے ہمارے اہل سلسلہ کے حق میں تو وہ پیرزادہ ہے اور جبکہ پیر کی گلی کا کتا بھی سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے چہ جائیکہ پیرزادہ کے ساتھ یہ عمل پیرانِ سلسلہ سے دُھتکارے جانے کی ہی علامت ہے۔

ایسے فرعوان اطوار اشخاص کبھی بھی خلافت پر فائز نہیں ہوسکتے۔

अन्तर्देशीय पत्र कार्ड
INLAND LETTER CARD

Bombay 72

Agnimuddeen Shah
C/o Surindra Eng Co PVT LTD
Kurla Andheri Road
Saki Naka
Bombay 72
(Maharashtra)

مولانا غوثوی شاہ صاحب کی بیعت و عظمت سے متعلق ایک اہم خط
جسکو حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحبؒ نے ممبئی کے ایک خلیفہ
مولانا عین الدین شاہ صاحب کے نام لکھا تھا (بتاریخ 18 اکتوبر 1978ء)

رفیق طریق جناب شاہ صاحب

دعاو سلام۔ اُمید ہے خیریت سے ہونگے اپنا خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ میری طرف سے ابھی تک کسی سفر کا عزم نہیں تھا۔ البتہ بلہاری سے سالانہ دعوت آئی ہے اسلئیے انشاء اللہ ۲۴ ر اکتوبر کو شب میں یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا۔

دیگر یہ کہ میں انشاء اللہ بمبئی آونگا اور مجھے سالاہ دورہ وہاں کرنا ضروری بھی ہے۔

آج دوپہر ہی میرا لڑکا باباساجد سلمہ المعروف بہ غوثوی شاہ اور میرے داماد ستار نوید سلمہ، میرے دوسرے لڑکے حامد سلمہ کو کل ہوائی جہاز پر سوار کر کے واپس ہوئے ہیں۔ اُن بچوں کی وہاں آمد کے تعلق سے صدیق الدین صاحب اور شاہ قادر باشاہ صاحب کو الگ الگ ٹیلیگرام دیا گیا۔ آج باباساجد سلمہ بہت برہم اور بھپرے ہوئے بمبئی سے آئے۔ اسکا کہنا ہے کہ فلاں صاحب کسی وقت بھی بابا سے ملنے کیلئے نہیں پہنچے۔ اور اسکے برعکس مولانا الیاس شاہ صاحب، مولانا قادر باشاہ صاحب، مولانا شاہد علی شاہ صاحب اور ڈرائیور اکبر صاحب اور خود آپ سب کے سب وہاں پہنچے سنکر خوشی ہوئی۔ مگر مجھے بابا سے یہ سنکر بھی بہت سخت تکلیف پہنچی۔ فلاں صاحب کی یہ حرکت غفلت اور کسی خاص مجبوری سے ہوئی ہو تو خیر و گرنہ سخت گستاخی اور ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ اوپر کے پیروں کے ساتھ بھی گستاخی اور اُنکی روحوں کو تکلیف پہنچانے کے برابر ہے۔

آخر کونسی بڑائی یو بزرگی انکو حاصل ہوگئی ہے کہ اپنے دادا پیر کے شیخ زادے کو ملنے اور اُنکو لیجانے کے لئیے وہ چار روز تک بھی نہیں گئے۔ اُنکی یہ خطا نا قابل معافی ہے بجز اسکے کہ کوئی معقول عذر اگر ہو تو اور بات ہے۔ ایسے بد کردار اور فرعون اطوار اشخاص خلافت پر کبھی فائز نہیں رہ سکتے۔ اسی سلسلہ میں مجھے حضرت قبلہؒ کے مزار پر حاضری اور مراقبہ کے بعد جو حکم ہوگا یا پھر میرے قلب میں جو بات آئیگی اس پر عمل ہوگا۔ فی الحال اُن سے آپ لوگ رُکے رہیں تو بہتر ہے البتہ اِس خط کا مضمون اُن کو زبانی یا آپ جیسا مناسب سمجھیں پہنچادیں۔ میں اپنے لڑکے ساجد کو بہت عزیز بلکہ اسکا احترام کرتا ہوں۔ وہ میرے والد اور پیر و مرشد کی شبیہہ مبارک سے ملتا جُلتا ہے اُنکی چال ڈھال میرے پیر و مرشد کی طرح ہے۔ اُسے میں اپنے تمام سلسلوں میں داخل کیا ہے اور میرے پیرو مرشد کو میں نے بارہا اپنے خواب میں اُسکو تربیت کرتے ہوئے دیکھا ہے ہمارے اہلِ سلسلہ کے حق میں تو وہ پیر زادہ ہے اور جبکہ پیر کی گلی کا کتا بھی سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے چہ جائیکہ پیر زادہ کے ساتھ یہ عمل پیرانِ سلسلہ سے دُھتکارے جانے کی ہی علامت ہے۔ آج مجھے معلوم ہوا کہ شاہد کو لینے اور چھوڑنے کے لئیے بھی وہ اسٹیشن نہیں گئے۔ اُنکو سنادیں کہ وہ صحیح وجہ کیا تھا لکھ بھیجیں۔

یہ خط مقامی تمام اہلِ سلسلہ کو بھی اطلاعاً سنادیا جائے اُنکے اس عمل سے مجھے سخت صدمہ ہوا ہے اور میں ابھی تک نہیں سنبھل سکا ہوں۔ بابا ساجد سے جو جو لوگ بمبئی میں ملے ہیں اور جنکے نام اوپر درج ہیں انکو ہماری طرف سے شکریہ، جزاکم اللہ تعالیٰ اور دلی دعائیں اور سلام پہنچادیں۔ اسکے علاوہ مقامی تمام اہلِ سلسلہ اور خلفاء کو بجز شخص مذکور کے نام بنام سلام و دعا سنادیں۔ مولانا شاہ رشید صاحب کو بھی میر اسلام پہنچادیں۔ اگر خط لکھا ہو تو ۲۱ ر اکتوبر تک حیدر آباد کے پتہ پ خط لکھیں اور اسکے بعد بلہاری کے حسب ذیل پتہ پر خط لکھا جاسکتا ہے۔ فقط والسلام دعا گو صحوی شاہ چہار شنبہ ۱۸ ر اکتوبر ۷۸ء

Peer Sahvi Shah Saheb
Glass Bazar Bellary, Karnataka.

مولانا غوثوی شاہ صاحب کی "خلافتِ صحویہ" سے متعلق

الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی زوجہ محترمہ الحاج حضرتہ پیرانی ماں صاحبہؒ کا قسمیہ حلفنامہ

(بہ موجودگی حضرت قدوس شاہ صاحب، مولانا ستار شاہ صاحب، مولانا یونس شاہ صاحب، مولانا محمد اعظم شاہ صاحب)

حضرت محترمہ الحاجہ پیرانی ماں صاحبہ کا بیان حلفنامہ

(اقرار نامہ)

مورخہ ۱۵ ار نومبر ۱۹۹۴ء

مولانا غوثوی شاہ کی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب

سے بیعت وخلافت وجانشینی کی وضاحت

میں مسماۃ شاہ نور بیگم زوجہ مولانا صحوی شاہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناضر سمجھ کر اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ بابا ساجد غوثوی المعروف غوثوی شاہ کو بتاریخ ۷ر فبروری ۱۹۷۹ء بروز چہار شنبہ بعد انتقام جلسہ میلاد النبیؐ اپنے گھر کی مخصوص مجلس جس میں حمیدہ پاشاہ عارفہ سلطانہ اور احمد خاں صاحب درویش اور میری دیگر لڑکیاں شریک ہے۔اس جلسہ میں باباساجد غوثوی کو خلافت دے کر جانشینی کا اعلان کیا اور خود والدِ بزرگوار کا تاج سر پر رکھا اور داونی گلے میں ڈالی اور باہر کے کیمرے سے فوٹولی گئی جو ابھی محفوظ ہے مریدی کی رسم میری لڑکی حمیدہ سلطانہ کے ساتھ ۱۹۷۵ء کو حج وزیارت کے جانے سے دو روز قبل بیعت میں داخل فرمایا۔ میں خود بلاری اور دیگر مقامات کے خلفاء کے سامنے اسکا تذکرہ کی ہوں جو آج بھی زندہ ہیں۔ بلاری کے خلفاء : (۱) مولانا قریشی شاہ (۲) مولانا خواجہ پیران (۳) مولانا شاہ محمد یونس حیدر آباد (۴) مولانا فاروق احمد شاہ (۵) مولانا جیلانی شاہ صاحب ممبئی کے خلفاء، مولانا سرورئی شاہ (۲) مولانا رموزی شاہ (۳) علمبردار (۴) ڈاکٹر خان آفتاب (۵) شاہ محمد اعظم صاحب حیدر آباد۔ مچھلی پٹنم : مولانا شیخ داود شاہ صاحب، (۲) مولانا غوث محی الدین علیمی شاہ

فقط شاہ نور بیگم

(ان خلفاء کے علاوہ دوسرے خلفاء کی بھی دستخطیں بازو دیکھی جاسکتی ہیں)

حضرت مولانا شاہ محمد عبد القدوس صاحب کا حلفنامہ

منکہ شاہ محمد عبد القدوس خلیفہ حضرت پیر غوثی شاہ بہ اثباتِ ہوش وحواس حلفیہ بلاجبر واکراہ اس حقیقت پر متفق ہوں کہ مولانا غوثوی شاہ صاحب حضرت سیدی مولانا پیر صحوی شاہ صاحبؒ کے خلیفہ اور جانشین و سجادہ نشین سلسلہ صحویہ اور غوثیہ وکمالیہ ہیں۔ تمام اہل سلسلہ کو یہ بات معلوم ہونا چاہیے مولانا غوثوی شاہ صاحب حضرت پیر صحوی شاہؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں اس نسبت سے سلسلہ کا فیضان قائم اور دائم رہے گا۔

فقط

شاہ محمد عبد القدوس (خلیفہ سلسلہ غوثیہ وکمالیہ)

۱۹ ار ڈسمبر ۲۰۰۱ء

ساکن ابصیرت منزل، ماڈرن کالونی، واقع جہاں نما، حیدر آباد۔

الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کے نام

حضرت مولانا ہلال اکبری شاہ صاحب نلگنڈوی کا خط بصورت معذرت نامہ

کسی معاملہ میں کچھ غلط فہمیوں کو چند مرکز گریز منافقین ہوا دے رہے تھے جس پر حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب نے حضرت ہلال اکبری شاہ صاحبؒ کو ایک خط لکھا جس پر وہ اپنا معذرت نامہ اس طرح پیش کیا جو خود اُنکے لئے "ذخیرہ نجات" ہے (فقط شاہ محمد عبد الستار، معتمد سلسلہ)

از نلگنڈہ

محترمی و معظمی دام الطافکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

بعد از قدم بوسی عرض خدمت ہے کہ کرم نامہ بصورت عتاب نامہ وصول ہوا۔ خادم اپنے مالی مشکلات و دیگر پریشانیوں کی وجہ سے حاضر خدمت ہو سکا اور نہ مالی مشکلات کر سکا۔ مجھ سے بہت بڑی کوتاہی ہوئی ہے۔ اس کوتاہی اور تصور کا خلق پیران سلسلہ سے کمی عقیدت سے نہیں ہے بلکہ مجبوریات اور پریشانیوں سے ہے اس کے باوجود میں اپنے آپ کو قصوروار سمجھتا ہوں اور سخت نادم ہوں۔ سرکار سے عفو کا طالب ہوں۔

تیرے عتاب کو یہی جو تیرا کرم سمجھے
اب ایسے بندہ پہ تیرا عتاب کیا ہوگا

اپنی ذاتی واقفیت کی بناء پر عرض ہے کہ معذرت نامہ حقیقت پر مبنی ہے اور قصور قابل درگذر۔ آپ کے الطاف کریمانہ سے توقع ہے کہ اس "شفاعت نامہ" کو شرفِ قبولیت بخشا جائیگا۔ والسلام الاکرام۔

ناچیز

ہلال اکبری

۱۲/ڈسمبر ۱۹۹۶ء

خط بنام مولانا غوثوی شاہ

Maulana Ghousvi Shah
مولانا غوثوی شاہ صاحب
Hyderabad
Chanchalguda

PIN 500024

حضرت قبلہ...

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از قدم بوسی عرض خدمت ہے کرم نامہ بصورت عتاب نامہ وصول ہوا۔ خادم اپنے مالی مشکلات و دیگر پریشانیوں کی وجہ سے حاضر خدمت ہو سکا اور نہ مالی شرکت کر سکا۔ مجھ سے بہت بڑی کوتاہی ہوئی ہے اس کوتاہی اور قصور کا تعلق پیران سلسلہ سے کمی عقیدت سے نہیں ہے بلکہ مجبوریات اور پریشانیوں سے ہے اس کے باوجود میں اپنے آپ کو قصوروار سمجھتا ہوں اور سخت نادم ہوں۔ سرکار سے عفو کا طالب ہوں۔

تیرے عتاب کو یہی جو تیرا کرم سمجھے
اب ایسے بندہ پہ تیرا عتاب کیا ہوگا

اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر عرض ہے کہ معذرت نامہ حقیقت پر مبنی ہے قصور قابل درگذر۔ آپ کے الطاف کریمانہ سے توقع ہے کہ اس شفاعت نامہ کو شرف قبولیت بخشا جائیگا۔ والسلام مع الاکرام

ناچیز
ہلال اکبری

روانہ کردہ "مولانا ہلال اکبری شاہ صاحب"

इस पत्र के भीतर कुछ न रखिए NO ENCLOSURES ALLOWED
पते में पिन कोड लिखें WRITE PIN CODE IN ADDRESS
प्रेषक का नाम और पता :— SENDER'S NAME AND ADDRESS :—

PIN 508001

अस्पृश्यता ईश्वर और मानवता के प्रति अपराध है
UNTOUCHABILITY IS A CRIME AGAINST GOD AND MAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا غوثوی شاہ صاحب کے برادران و فرزندگان کا خلافت نامہ

میں **بحول و قوة الله المستعان** بہ ہوش وحواس لکھدیتاہوں یہ بات کہ میں غوثوی ش
(فرزند خلیفہ جانشین حضرت صحوی شاہؒ) اپنے چھوٹے بھائیوں الحاج شاہ فضل الرحمٰن خالد سلمہ ا
الحاج شاہ مبشر احمد شاہد کو سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، طبقاتیہ، اکبریہ، اویسیہ میں داخل سلسہ
یعنی مرید کر کے اُنھیں تمام سلاسِل مذکورہ میں خلافت غوثویہ سے سرفراز کرچکا ۔ اِسی طرح میں ا
چھوٹے فرزند اکرام اللہ شاہ اکرام سلمہ اور میرے بڑے فرزند کریم اللہ شاہ فاتح سلمہ کو بھی سلسلۂ قادر
چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، طبقاتیہ، اکبریہ، اویسیہ میں داخل سلسلہ مرید کر کے اُنھیں ان تمام سلاسِل مذکو
میں خلافتِ غوثویہ سے سرفراز کرچکا ونیز میرے بڑے فرزند کریم اللہ شاہ فاتح سلمہ کو میرا جانشیں
سجادہ نشین نامزد کیا ہوں اور درگاہ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہؒ (واقع تکیہ منامیاں افضل گنج)
درگاہ حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ (واقع بہ الٰہی چمن، کاچیگوڑہ) اور اُس سے وابستہ جائیداد کا بھی موروثی متو
سجادہ نشین نامزد کیا ہوں ۔ اسی طرح میرے پڑدادا کی مسجد مسجد کریم اللہ شاہؒ واقع پٹھان واڑی، بیگم بازار کے ا
اُسکی جائیداد اور اُس سے منسلکہ (قبرستان فوجدار خاں) کے بھی کریم اللہ شاہ فاتح موروثی متولی ہوں گے۔ او
روئے قانون میرے چھوٹے فرزند اکرام اللہ شاہ اکرام متذکرہ مسجد کریم اللہ شاہ اور اُس سے ملحقہ قبرستا
کے ازروئے قانون نائب متولی ہوں گے اور مسجد کریم اللہ شاہ بیگم بازار میں واقع درگاہ الحاج حضرت سیدی کر
اللہ شاہؒ و درگاہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ و درگاہ حضرت سیدی صحوی شاہ صاحبؒ کے بھی میرے بڑ
فرزند سجادہ نشین اور متولی ہوں گے اور اکرام اللہ شاہ اکرام اُن متذکرہ تمام درگاہوں کے بھی نائب متو
نائب سجادہ نشین ہوں گے۔ میرے یہ دونوں بچے (فرزند) اکرام اللہ شاہ اکرام شاہ قادری و چشت
(جامع السلاسل) اور کریم اللہ شاہ فاتح شاہ قادری چشتی (جامع السلاسل) میرے چھوٹے بھائیوں الح
فضل الرحمٰن خالد شاہ قادری و چشتی اور الحاج شاہ مبشر احمد شاہد شاہ قادری و چشتی کی نگرانی اور انکی ہدایات
اُنکی دعاؤں کے تحت اپنے نجی اور خانقاہی معاملات انجام دینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

○ میرے بھائیوں کو چاہیے کہ میرے بچوں کا خیال رکھیں اور اُن پر شفقت سے پیش آئیں ۔ ا
طرح میرے بچوں فرزندوں کو چاہیے کہ میرے بھائیوں کا پاس ولحاظ رکھیں اور ان کا احترام کریں۔
خاص موقعوں پر اُن کی قدمبوسی کر کے اُن سے دعائیں لیں۔

○ اِسی طرح میرے تمام اہلِ سلسلہ خصوصاً میرے مریدین اور خلفاء کو چاہیئے کہ میرے متذکرہ بھائی
اور میرے متذکرہ فرزندوں کی عزت کریں اُن کا احترام کریں اور اُن کی قدمبوسی کو اپنے لیئے سعاد

سمجھیں ۔ اگر کوئی خدانخواستہ میرے متذکرہ بھائیوں اور میرے متذکرہ فرزندوں سے مخالفت کریگا تو اُسکی خلافت فسخ ہوجائیگی اور اُسکا میرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

یہ چند باتیں میں نے وصیت کے طور پر لکھدی ہیں اب جو بھی ان متذکرہ باتوں پر عمل کریگا وہ یقیناً کامیاب ہوگا اور اُس کو اللہ اور اُسکے رسولؐ اور تمام پیران عظام کی تائید اور خوشنودی حاصل ہوگی۔

أفوض امری الی اللہ تعالیٰ و افوض ہذا وصیت الِی اللہ تعالیٰ ۔ راقمِ وصیت

الفقیر الی اللہ

المرقوم مولانا **غوثوی شاہ**

چہار شنبہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ

مطابق 28 اگسٹ 2002ء

بیت النور ،16-3-845، چنچل گوڑہ، حیدر آباد۔

دستخط گواہان :

۱۔ مولانا شاہ محمد عبدالقدوس (خلیفہ حضرت غوثی شاہؒ)

۲۔ مولانا شاہ محمد عبدالستار

۳۔ مولانا شاہ محمد یونس

۴۔ مولانا غوث محی الدین

۵۔ مولانا کریم محی لدین

☆☆☆☆

جواز وصیت جانشینی و خلافت

از : مولانا توفیق احمد شاہ الکمالیہ
(خلیفہ حضرت سعد اللہ شاہ صاحبؒ)

تاریخ اولیائے دکن میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سیدنا برہان الدین جانم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فرزند حضرت سید امین الدین علی اعلیٰؒ کو جبکہ آپ شکم مادر میں ہی تھے بذریعہ وصیف اپنا مرید، خلیفہ و جانشین ہونے کا اعلان فرمایا۔ جس کو سارے اہلِ طریق نے بِلاچوں وچرا تسلیم کیا اور حضرت جانمؒ کے سارے خلفاء و مریدین نے آپ کے فرمان کی تعمیل کی۔(بحوالہ کتاب امین الدین علی اعلیٰؒ)

اسی طرح مشہور کتاب ''شہمیری اولیاءؒ ''(مصنفہ حضرت حکیم سید محمود بخاری صاحب) لکھا ہے کہ حضرت شہمیرِ ثالثؒ نے بذریعہ وصیت نامہ اپنے کمسن نابالغ فرزند موجودہ سجادہ نشین سلسلہ شہمیریہ، حضرت میر سید قادر علی بادشاہ صاحب مدظلہ کو خلیفہ و جانشین مقرر کرنے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ آپ کے سارے خلفاء و مریدین نے اس فیصلہ کو قبول کیا۔ اور اب وہ (حضرت سید قادر علی باشا صاحب نے اپنے دو کمسن لڑکوں کو اسی طرح خلافت دی ہے)

لہذا ہم تمام اہلِ سلسلہ کو چاہیئے کہ حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے وصیت نامہ و خلافت نامہ کے بموجب اُنکے برادران و فرزندان کی خلافتوں کو بلاچوں وچرا تسلیم کریں۔ اِسی میں ہماری بھلائی ہے''۔ فقط توفیق احمد

☆☆☆☆

تاریخ عرس سیدنا شیخ اکبر ابن عربیؒ متوفی 638ء
و حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ (متوفی 7/ذی الحجہ 1311ھ م 1894
وحضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف سیدی مچھلی والے شاہ

(متوفی 29/ربیع الثانی 1351ھ م 1932ء)

یعنی تاریخ 29 / ربیع الثانی کے "عرس" کی

بانی سلسلہ غوثیہ کمالیہ الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کو پہلے اپنے والد حضر
کریم اللہ شاہ نقشبندیؒ سے بواسطہ حضرت خواجہ معصومؒ ابن حضرت مجدد الف ثانیؒ بطریق
سلاسل قادریہ و چشتیہ، سہروردیہ، طبقاتیہ، نقشبندیہ میں خلافت وجانشینی حاصل
بتاریخ 7/ جمادی الاول 1331ھ مطابق 15 اپریل 1913ء شب چہار شنبہ کو آپ
حضرت حاجی کریم اللہ شاہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد آپ (حضرت غوثی شاہؒ) ہر سال 7/
الاول کو اپنے والد حضرت سیدی کریم اللہ شاہ کا عرس بہ مسجد کریم اللہ شاہؒ (15-6-348)
حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ کا مزار بھی ہے جو بیگم بازار میں واقع ہے بہت بڑے پیمانے پر منایا کرتے
زمانے میں حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کو توحید اور تصوف کے اِمام حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن
رضی اللہ عنہ سے بذریعہ خواب روحانی فیض حاصل ہوا اور آپ ہندوستان کی سرزمین پر "وحدۃ الوجو
تعلیم کے اِمام اور پیشواء بن گئے اور اسی طرح حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ کے عرس کے ساتھ عر
اکبرؒ کی بنیاد پڑگئی۔ اور اسوقت حضرت سیدی غوثی شاہؒ کے چار ۴ خلفاء اور کئی مریدین بھی داخل
ہو چکے تھے۔ اِسی اثنا میں آپ ایک غیبی ہدایت پر دکن کے مشہور صوفی بزرگ شمس العارفین ح
سیدی کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ کے دست حق پرست پر بتاریخ 17/
1342ھ م 23 فبروری 1924ء بروز شنبہ بمقام سرائے الٰہی، الٰہی چمن واقع کاچیگوڑہ
وقت بعیت وخلافت وجانشینی سے سرفراز کئے گئے۔

اُسی زمانہ میں حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ اپنے پیرو مرشد حضرت سید
محمود اللہ شاہ حسینیؒ کے سالانہ عرس کے موقعہ پر اپنی نگرانی میں بتاریخ 27 صفر 1349ھ برو
بہ مقام مسجد ٹھگی جیل حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کا وعظ رکھے تھے۔ اُس عرس کے پوسٹر میں ح
غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے نام کے ساتھ خلیفہ بھی درج کروایا تھا اُسکی ایک کاپی اِس کتابچہ میں
تبرک پیشِ خدمت ہے۔ واضح باد کہ حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحبؒ کو اپنے مُرید خلیفہ وج

حضرت غوثی شاہ صاحبؒ سے بے انتہا محبت تھی اکثر حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کو دیکھ کر فرماتے کہ

"مولیٰ ! تم شاہی فقیر ہو"

اور ایک مرتبہ حضرت غوثی شاہؒ صاحب کے خواب کی تعبیر دیتے ہوئے کہا کہ :۔

مولیٰ ! تمہاری ہی کشتی قیامت تک سلامت چلیگی ! اِس طرح کچھ عرصہ بعد بروز جمعرات بتاریخ 29/ ربیع الثانی 1351ھ م یکم سپٹمبر 1932ء کو جب حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحبؒ واصل بحق ہوگئے تو حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کے منشاء اور ایک خط کے علاوہ حسبِ مذکورہ پوسٹر کی مدد سے باتفاق جمہور حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ ہی آپ کے جانشین قرار دیئے گئے (جدید) (بحوالہ تذکرہ اولیاء حیدر آباد و بحوالہ مخزن الاسرار) اور اُن دنوں میں مورخہ 6/ جمادی الاول 1351ھ مطابق 1932ء بروز جمعرات کے مشہور مقامی اخبارات "رہبر دکن" اور "صبح دکن" وغیرہ میں حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحبؒ کے جانشین و سجادہ نشین کی حیثیت سے حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی جانشینی کا اعلان شائع ہوا۔ اور یہ اعلان حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کے خلفائے خاص حضرت شاہ محمد حسینؒ (ونپرتی) حضرت شاہ احمد حسینؒ، حضرت سید حُسینؒ اور دیگر مشاہیر اہل سلسلہ جیسے نواب نثار جنگ مزاج مرحوم، پروفیسر الیاس برنی مرحوم، مولوی سید احمد محی الدین مرحوم ایڈیٹر روزنامہ رہبر دکن وجناب نواب محمود یار جنگ قریشی مرحوم اور نواب سعید جنگ بہادر مرحوم کے متفقہ اصرار پر ہی کیا گیا۔ اِس طرح حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ ہی حضرت مچھلی والے شاہؒ کے سالانہ عرس کی 29/ ربیع الثانی کو بنیاد رکھے۔ اور بعد میں آپ کو وقف بورڈ کی طرف سے بھی سرائے الٰہی، الٰہی چمن کا چیرمین نامزد کیا گیا۔ چنانچہ آپ حضرت غوثی شاہؒ اپنے ذاتی صرفے سے تادم آخر اپنے پیر و مرشد حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ اور حضرت سیدنا سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کا عرس ہر سال 29/ ربیع الثانی کو منایا کرتے اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے عرس کو بھی اس عرس کے ساتھ شامل کر لئے جو بہت پہلے سے منایا کرتے تھے۔ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے 1954ء میں واصل بحق ہونے کے بعد آپ کے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین الحاج مولانا پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ ہر سال 29/ ربیع الثانی کو حضرت مچھلی والے شاہؒ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ و حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کا عرس اپنی نگرانی میں منایا کرتے حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کو بھی وقف بورڈ کی جانب سے سرائے الٰہی، الٰہی چمن کا چیرمین صدر نشین نامزد کیا گیا۔ چنانچہ آپ حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے اپنے ذاتی صرفے سے حضرت سیدنا سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کا خوبصورت مزار بنوائے اور ایک کتبہ لکھ کر بھی مزار پر نصب کئے اور حضرت مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کی مزار اقدس کو بھی خوبصورتی کے ساتھ تعمیر کروایا اور آپ کے چالیس سالہ

عرس کے موقعہ پر مزار کے اطراف ایک شاندار جالی (گریل) بھی لگوادی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے 1979ء میں واصل بحق ہونے کے بعد ان کے (موجودہ) قائم مقام فرزند خلیفہ و جانشین وسجادہ نشین الحاج مولانا غوثوی شاہ ہر سال 29 / ربیع الثانی کے عرس کی روایات کو آج بھی 24 سال سے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ (یعنے ہر سال 29 / ربیع الثانی کو حضرت شیخ اکبر و حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ و حضرت کمال اللہ المعروف سیدی مچھلی والے شاہؒ عُرس بہ مطابق شریعت و طریقت مناتے آرہے ہیں۔

اور آپ یعنی مولانا غوثوی شاہ بھی وقف بورڈ کی جانب سے سرائے الٰہی، الٰہی چمن کاچی گوڑہ کے صدر نشین نامزد کئے گئے ۔ واضح باد کہ الحاج مولانا غوثوی شاہ اپنے ذاتی صرفے کے علاوہ چند اپنے قریبی اہلِ سلسلہ کے تعاون سے حضرت مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کی مزار پر ایک شاندار گنبد بھی تعمیر کرواچکے ہیں جس کی فوٹو اس کتابچہ میں شامل کی گئی ہے۔ اب اہلِ سلسلہ کا کام ہے کہ وہ سلسلہ غوثیہ و کمالیہ کے ان متذکرہ بزرگوں کے سالانہ اعراس میں شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

☆☆☆☆

تاریخ عرس حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ یعنی تاریخ 4 شوال کے عرس کی

دکن کے مشہور صوفی بزرگ کنز العرفان ابوالایقان الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ پہلے اپنے والد الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ (متوفی 1331ھ مطابق 1913ء) کے خلیفہ و جانشین وسجادہ نشین تھے بعد میں حضرت سیدی کریم اللہ شاہ المعروف سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ (متوفی 29 / ربیع الثانی 1352ھ مطابق 1932ء) کے خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین ہوئے آپ حضرت غوثی شاہ صاحب 4 / شوال 1373ھ مطابق 1954ء بروز شنبہ بمقام (سابق) **بیت النور** چنچل گوڑہ واصل بحق ہوئے۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند وخلیفہ وجانشین مفسر قرآن مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ آپ (حضرت غوثی شاہؒ) کے ہر سال 4 / شوال کو عرس کی بنیاد ڈالی چنانچہ ہر سال 4 شوال کو حضرت مولانا پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی نگرانی میں حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کا مسجد کریم اللہ شاہؒ واقع بیگم بازار میں عرس ہوا کرتا جسمیں علماء، مشائخین کے علاوہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے بعض خلفاء کے مواعظ ہوتے اور ان کے نام بھی پوسٹر میں درج کئے جاتے چنانچہ اس کتابچہ میں وہ پوسٹرز بھی ہیں جن میں ان کے نام بھی شامل ہیں۔ منـ

الحاج حضرت مولانا سید نوری شاہ صاحبؒ ، الحاج حضرت سعد اللہ شاہ صاحبؒ وغیرہ یہ خلفاء حضرات اور دوسرے نامور خلفاء جیسے کردہ زرنا گیری کے الحاج حضرت سید حسام الدین قادری صاحبؒ اور حکیم سید مخدوم اشرف صاحبؒ ، حضرت سید واجد علی شاہؒ (حیدر آباد) مولانا ڈاکٹر غلام دستگیر رشید (پروفیسر) وغیرہ بھی شریک ہوا کرتے اور اور حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کا ایسا احترام کرتے جیسے اپنے شیخ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کا احترام ہوا کرتا اور قوالی میں بڑے ادب واحترام کیساتھ حضرت سیدی صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کو دو۲ زانوں ہو کر نذرانہ دیتے اور آپ کی قدمبوسی کرتے اور حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہ کے بازو بیٹھنے والے مولانا غوثوی شاہ کو بھی حسب مذکور خلفاء حضرات بڑی تعظیم کیساتھ نذرانہ دیتے الحاصل اچھے لوگ اچھے خلفاء تھے اور اختلاف بھی تھا تو فروعی نوعیت کا ان متذکرہ خلفاء میں سے دو خلفاء ایسے بھی ہیں جنہوں نے حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کے متعلق یہ کہا تھا " کہ اگر میاں (حضرت صحوی شاہؒ) ہم کو چار مینار کے چوراستہ پر جوتے بھی ماریں تو ہم اف بھی نہیں کہینگے بلکہ ہمارے لئے یہ اعزاز کی بات ہوگی چونکے وہ جزو شیخ ہیں اُنکا احترام شیخ کا احترام ہے" ۔ الحاصل اُن خلفاء کو اپنے شیخ اور اپنے شیخ زادے سے بے انتہا محبت وعقیدت تھی اور اُسکی جزاء بھی اُنھیں ملی۔ پھر حضرت مولانا سیدی پیر صحوی صاحب قبلہؒ بروز منگل شب چہار شنبہ 18 / جمادی الثانی 1399ء مطابق 15 مئی 1979ء اپنے مولی کی بقاء پر لبیک کہہ کر واصل بحق ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ (حضرت صحوی شاہ صاحبؒ) کے موجودہ فرزند خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب جو اُسوقت 24 سال کے تھے 1979ء سے آج (2002ء کو ملا کر) 24 سال سے ہر سال 18 / جمادی الثانی کو اپنے والد ومرشد الحاج حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کا عرس اور ہر 4 / شوال کو اپنے دادا حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کا عرس اور ہر 29 / ربیع الثانی کو حضرت شیخ اکبر محی الدین عربیؒ (متوفی 638ھ مطابق 1245ء) کا عرس حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی وحضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف سیدی مچھلی والے شاہؒ کا عرس بھی اپنی نگرانی میں کرتے آرہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں چند تصاویر اور پوسٹرز اس کتابچہ کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆

اعلیٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے

سینئیر خلفاء کے ہدائے عقیدت

ہدیۂ اشک

مولانا بارق شاہ اکبری خلیفہ اول حضرت ممدوحؒ

تھی سخی سرکار تیری تو خزانہ دار تھا   کشتِ ویراں کے لئے تو ابر گوہر بار تھا
تجھ پہ شیدا جو ہوا پہلے یہی بارقؔ تو ہے   تجھ سے ہی عزت ملی ورنہ ذلیل و خوار تھا

عقیدت یا حقیقت

مولانا الحاج حکیم شاہ ہلالؔ اکبری خلیفہ حضرت ممدوحؒ

غوثی ہیں جنہیں رحمتِ رحماں کہیئے   یا نورِ ہدایت ، اوالایقاں کہیئے
ہادی مرے مرشد مرے کنز العرفاں   اور مصدرِ عشقِ حُسن سبحاں کہیئے

احساسِ محبت

مولانا سید وحید اللہ شاہ وحیدؔ (تلگنڈوی) خلیفہ حضرت ممدوحؒ

گو عالمِ ظاہر میں نہیں غوثی شاہؒ   گو ہوگئے ہیں خلد نشیں غوثی شاہؒ
لیکن مجھے محسوس ہوا ہے ایسا   رہتے ہیں مرے دل کے قریں غوثی شاہؒ

نا قابلِ انکار

مولانا ہرمزؔ حیدر آبادی (تلمیذ حضرت داغ دہلویؒ)

ہذا فضل اللہ یعطی من یشا لاریب فیہ   جو ہے خادم حضرت ذی جاہ غوثی شاہ کا

جانشینی شیخؒ

از : مولانا ابجدؒ صدیقی حیدر آبادی

مسندِ رشد و ہدایت کا ہے لازم انتظام   ہر جماعت کے لئے مخصوص ہوتا ہے امام
بعد اپنے پیر غوثی شاہ کی بالغ نظر   کر گئی ہے خوب صحویؔ شاہ کو قائم مقام

☆☆☆☆☆

حسب مذکور ہدائے عقیدت، مسجد کریم اللہ شاہؒ (بیگم بازار) میں واقع حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کی گنبد کی چوکھنڈی پر پتھر پر نقش کئے گئے ہیں جو کہ ۱۹۶۵ء میں نصب کیا گیا ہے

تاریخ عرس حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ

مفسر قرآن حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے
والد الحاج اعلحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین تھے آپ
بتاریخ ۱۸ / جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ م ۱۵ / مئی ۱۹۷۹ء بروز شب چہار شنبہ واصل بحق ہوئے
مزار مبارک " مسجد کریم اللہ شاہ، 15-6-348، بیگم بازار میں واقع ہے
پہلا عرس بتاریخ : اتوار ۱۸ / جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ م ۴ / مئی ۱۹۸۰ء
زیر نگرانی : الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ
(فرزند خلیفہ و جانشین الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ)
بمقام : جامع مسجد افضل گنج، نزد نیا پل، حیدر آباد۔

مولانا غوثوی شاہ صاحب اُس پہلے عرس کی تاریخ سے آج تک مسلسل 24 سال سے عرس حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کو اپنی نگرانی اور صدارت میں مناتے آ رہے ہیں۔ اور مولانا غوثوی شاہ ہی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب کے مراسم عرس کو انجام دیتے ہیں کیونکہ مولانا غوثوی شاہ ہی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ کے فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین ہیں۔ مولانا غوثوی شاہ صاحب نے اپنے والد حضرت صحوی شاہؒ کے عرس مبارک کے ساتھ "ایک غیبی ہدایت" پر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کی یاد کو بھی شامل کر کے اہل سنت والجماعت خصوصاً دنیا میں بسے لاکھوں کروڑوں سنی بھائیوں کو خوش کر دیا اُسی کاوش کا نتیجہ ہے کے آج ہر مقام پر لوگ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کی یاد میں جلسوں کا انعقاد عمل میں لا رہے ہیں۔ الحاصل عرس حضرت صحوی شاہؒ کے ساتھ سیدنا امام الآئمہ امام اہل سنت حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ متوفی (۱۵۰ھ) کی بھی یاد بحمد للہ شامل کر دی گئی۔ عرس حضرت صحوی شاہؒ کے عنوان پر مولانا غوثوی شاہ نے "فقہ کانفرنس" "قرآن و حدیث کانفرنس" "آل انڈیا سنی مسلم کانفرنس" کے علاوہ "عالمی مذاہب کانفرنس" اور "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد بھی عمل میں لا کر مسلمانوں کو عقائد کی اصلاح کی۔ "تجدید ایمان و احسان" کی دعوت کے ساتھ "عقائد سُنیہ" پر عمل پیرا ہونے اور اُسکی اہمیت و افادیت کو جاننے کی دعوت دی، چنانچہ کئی نامور علماء اور مشائخ نے مولانا غوثوی شاہ کی منعقد کردہ کانفرنسوں کو سراہا اور کانفرنسوں کو وقت اور حالات کا تقاضہ بتایا۔

☆☆☆☆

اہل سلسلہ مرکز المراکز کے اعراس میں شرکت کی دعوت

اگر اللہ نے آپ کو ہمت دی اور آپ کو اہلِ سلسلہ ہونے کے ناطے حضرت سیدنا شیخ اکبرؒ حضرت سیدی سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ و حضرت سیدی مچھلی والے شاہ اور حضرت سیدی غوثی شاہ اور حضرت صحوی شاہ صاحب سے محبت اور نسبت ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی عرسوں میں شریک ہونے کی کوشش کریں تا کہ ان بزرگوں کے روحانی فیوض و برکات حاصل ہوں ان بزرگوں کے عرسوں میں شرکت تجدید ایمان و احسان کا باعث ہے۔ عرسوں میں شرکت سے دین و دنیا دونوں کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

لِتَعْلَمُوا سِنِینَ عدداً ٥ (قرآن) تاکہ تم اپنی سالانہ (تواریخ) یاد رکھو

تواریخ آغاز عرس

پہلا عرس حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینی (شاہ جیؒ)

(متوفی دوشنبہ ۶ رذی الحجہ ۱۳۱۱ھ م ۱۰ر جون ۱۸۹۴ء)

بتاریخ : جمعہ ☆ ۶ ر ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ م ۳۰ر مئی ۱۸۹۵ء
زیر نگرانی : الحاج حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ
(خلیفہ و جانشین حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ صاحب حسینیؒ)
بمقام : سرائے الٰہی، نزد ٹھگی جیل، کاچی گوڑہ، حیدر آباد۔

پہلا عرس حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ

(متوفی جمعرات ۲۹ر ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ م یکم سپٹمبر ۱۹۳۲ء)

☆ بتاریخ : منگل ۲۹ر ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ م ۲۲ اگسٹ ۱۹۳۳ء
زیر نگرانی : الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ
(خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف مچھلی والے شاہؒ)
بمقام : سرائے الٰہی، نزد ٹھگی جیل، کاچی گوڑہ، حیدر آباد۔

پہلا عرس حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ

(متوفی شب یکشنبہ ۴ شوال ۱۳۷۳ھ م ۶ جون ۱۹۵۴ء)

☆ بتاریخ : جمعہ ۴ شوال ۱۳۷۴ھ م ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء)
زیر نگرانی : الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ
(فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت غوثی شاہ صاحبؒ)
بمقام : مسجد الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہ 15-6-348، بیگم بازار، حیدر آباد

پہلا عرس حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ

(متوفی شب چہارشنبہ ۸ر جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ م ۱۵ر مئی ۱۹۷۹ء)

☆ بتاریخ : اتوار ۱۸ر جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ م ۴ ر مئی ۱۹۸۰ء
زیر نگرانی : الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ
(فرزند خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ)
بمقام : جامع مسجد افضل گنج، نزد نیاپل، حیدر آباد۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے — وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے
بجلیوں میں باغباں بنا رہے ہیں غوثوی — آندھیوں میں چراغاں جلا رہے ہیں غوثوی

حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کا کھُلا خط

کھُلا مکتوب موسومہ مولانا صولت حسین علی خان صاحب (اجمیری)
بموقعہ قیام ، حیدر آباد۔

الرحمن فاسئل به خبیرا ، فاسئلو اهل الذکران کنتم لا تعلمون

محترم سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ ہندؒ

سلام ورحمت !

ذیل میں حضرت بندہ نواز گیسودراز کی ایک رباعی ضیافت طبع کے پیش ہے ؎

آناں کہ ریاضت کش و سجادہ نشیند
باید کہ خدارا بنما یند و بہ بیند
داناں کہ خدارا نہ نمایند و نہ بینند
نے شیخ سموات کہ یاجوج زمینند

اگر بمطابق شریعت حق بینی و خدا نمائی کی دولت حاصل ہے **الحمد لله اللّٰهم زد فزد** ۔ وگر نہ تحصیل ضروری کہ شایانِ منصب سجادگی یہی ہے اوراس سے عار نا مناسب

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مثنیٰ بخدمت جمیع سجادگان ہندوپاکستان وغیرہ بغرض اطلاع

فقط
صحوی شاہ

ضروری نوٹ : معزز علماء ومشائخ سے خواہش کیجاتی ہے کہ وہ اوامر ونواہی میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح محسوس کریں۔

حضرت سیدنا بندہ نواز گیسودراز علیہ الرحمہ کی اوپر کی رباعی کا فقیر (غوثوی شاہ) نے اس طرح ترجمہ کیا ہے

۱) وہ لوگ جو ریاضت کش اور سجادہ نشین ہیں
اُنھیں چاہیئے کہ خدا کو (باعتبار بصیرت) دیکھیں اور دکھائیں

۲) اور اگر وہ خدا کو (بہ اعتبارِ بصیرت) دیکھیں اور نہ دکھائیں
وہ سجادہ نشین اور شیخ نہیں بلکہ وہ دھوکہ باز ریاکار یاجوج ماجوج ہیں

حضرت شاہ کمالؒ فرماتے ہیں ۔

کہلا کے پیر حق کو جو نا دیکھے اور دکھائے یاجوج ہے زمین کا نہیں شیخ سمٰوات

حضرت سیدی مولانا پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے انتقال (۱۹۷۹ء) سے دو دن پہلے کی تقریر کا اہم اقتباس

جب زبان پر لا الہ اللہ رہتا ہے تو اسلام نام پاتا ہے اور جب دل میں لا الہ الا اللہ اتر تا ہے تو ایمان نام پاتا ہے اور جب وہی لا الہ اللہ نظر میں بس جاتا ہے تو احسان نام پاتا ہے یعنی جہاں جہاں اس کا مقام بدل رہا ہے اس کا نام بھی بدل رہا ہے وہی لا الہ الا اللہ جب تک زبان پر رہیگا تب تک وہ مسلم کہلائیگا۔ وہی لا الہ الا اللہ جب دل میں اتر جائیگا تو وہ مومن ہو جائیگا۔ اور وہی لا الہ الا اللہ جب نظر میں بس جائیگا تو محسن بن جائیگا۔ جس کا تعلق حدیث احسان سے ہے یعنی محسن جدھر بھی دیکھے گا اس کو حق ہی حق نظر آئیگا اور وہ کہہ اُٹھیگا۔

زبان سے لب سے عیاں لا الہ الا اللہ نظر میں دل میں نہاں لا الہ الا اللہ

حق تعالیٰ ہر شئے پر محیط ہے ہر شئے کے قریب اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہر شئے پر محیط ہے ہر شئے کے قریب پھر یکساں ہیں دونوں اعتبارات کو دیکھئے ۔ کرنٹ کب آتا ہے جب ان میں منفی (Negative) اور مثبت (Positive) ہو۔ اور منفی اور مثبت کے دو وائر جب تک نہیں ہوں گے کرنٹ نہیں آتا تو یہی دو۲ وائر کیا ہیں۔ ایک حق کا اعتبار ہے ایک رسالت کا اعتبار یہ دونوں ہوں تو کرنٹ آتا ہے نہیں تو نہیں آتا۔ منفی اور مثبت، منفی کا اعتبار حضور اکرم ﷺ کا ہے اور مثبت کا اعتبار حق تعالیٰ کا ہے یعنی حضور ﷺ اپنی ذات میں اپنی حقیقت میں انتہائی درجہ کی نیستی لئے ہوئے ہیں۔ جس طرح الکٹریشن کی نظر دونوں وائر پر ہوتی ہے اسی طرح عارف کی نظر بھی دونوں وائر پر ہے۔

خدا تم میں نبی تم میں ہے غوثی نظر میں تم بھی ہو کیا کیا کسی کے ماخذ "طیباتِ غوثی"

☆☆☆☆

خلفاء کرام تقریر کرتے وقت

ضروری نوٹ : الفاظ کی چوری نہ کریں، حوالہ ضرور دیں۔

برادران طریق ! جب کبھی آپ کسی کے سامنے ان اعتبارات کو پیش کریں تو حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی تقریر اور اُنکے الفاظ کا حوالہ Reference ضرور دیں ورنہ وہ الفاظی سرقہ (چوری) کہلائیگا یعنی دوسروں کے الفاظ کو اپنے کہکر پیش کرنا۔ چونکہ "فیضان" ایک الگ چیز ہے لیکن الفاظ ہر ایک کے الگ الگ ہوتے ہیں اور اندازِ بیاں بھی ہر ایک کا الگ ہوتا ہے بقول حضرت غالب ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

☆☆☆☆

۸۶۔۹۲ء

مولانا غوثوی شاہ کی رسم سجادگی

از : شاہ محمد عبدالستار

ایک وضاحت

حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ اپنی حین حیات اپنے فرزند الحاج ساجد غوثوی المعروف مولانا غوثوی شاہ صاحب کو اپنے تمام سلاسل میں داخلِ بیعت فرما کر بعد میں خلافت و جانشینی سے سرفراز فرما چکے۔ اس بات کے ہم تمام اہل سلسلہ جو کہ اس وقت بھی وابستہ مرکز ہیں گواہ ہیں۔ رہی بات سجادگی کی تو وہ قانون طریقت کے لحاظ سے "جس طرح حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے پردہ فرمانے کے بعد اصحاب الرائے کی جانب سے متفقہ طور پر خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علیؓ کو خلیفہ رسول اللہ ﷺ نامزد کیا گیا اور وہ امیر المومنین کہلائے" اسی طرح حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے فرزند مولانا غوثوی شاہ کو جو کہ حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے پہلے ہی مرید خلیفہ اور جانشین بھی تھے ہم اہل سلسلہ بشمول حضرت سید واجد علی شاہؒ و مولانا عبدالرشید غوثی و مولانا حضرت لیاقت حسین شاہ صاحبؒ وافضل العلماء مولانا عبدالوہاب بخاریؒ و مولانا شاہ محمد عبدالقدوس، مولانا غوث محی الدین علیمی شاہ، مولانا مرزا احمد بیگ صاحب و مولانا شیخ داؤد شاہ صاحب و مولانا عبدالقادر پاشاہ قاضی و حضرت مولانا قریشی شاہ صاحب قبلہ و مولانا خواجہ پیراں شاہ صاحب و مولانا حسینی پیراں شاہ و بنگلور کے شاہ محمد عبدالقدوس وغیرھم کے علاوہ کئی وابستگان سلسلہ کے حسن اتفاق سے بہ منشائے حضرت پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ مولانا غوثوی شاہ صاحب کو مولانا حکیم ہلال اکبری صاحبؒ کے ہاتھوں اس طور سے کہ مولانا غوثوی شاہ مسندِ مرشدی ہی پر فائز کھڑے تھے اور مقام مریدی پر فائز مولانا ہلال اکبری صاحب نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کو حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی جانب سے رسم سجادگی انجام دی اور اُس وقت سب ہی مجلس جمع خلفاء اور اہل سلسلہ نے خود مولانا ہلال اکبری صاحب نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا اور حضرت سید واجد علی شاہؒ سینئیر خلیفہ حضرت سیدی غوثی شاہؒ نے بھی نذرانہ دیکر مولانا غوثوی شاہ کی قدمبوسی حاصل کی۔ جسکی ایک فوٹو بھی اس کتاب میں درج کی گئی ہے تاکہ ہماری اس صداقت پر بالمشاہدہ گواہی دے سکے۔ اور اس واقعہ مبارکہ کی اطلاع بعنوان "رسمِ سجادگی" روزنامہ سیاست میں بتاریخ ۱۹ مئی ۹۷ء شائع ہوئی ہے۔ الحمد اللہ کہ ہم وابستگان مرکز مولانا غوثوی شاہ صاحب کو مولانا صحوی شاہ صاحبؒ ہی کا خلیفہ، جانشین اور سجادہ نشین مانتے ہیں بلکہ اُن میں ہی ہم حضرت صحوی شاہؒ اور حضرت غوثی شاہؒ کو دیکھتے ہیں اور اُن کا ایسا ہی احترام کرتے ہیں جیسا کہ اپنے پیرو مرشد غوثی شاہ صاحب اور شیخ طریقت حضرت صحوی شاہ صاحب کا احترام اور قدمبوسی حاصل کرتے تھے۔ چونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ۔

بدل گئے جو در و دیوار تو کیا اِس سے ۔۔۔ اُسی اساس پہ قائم ہے اب بھی میخانہ

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

جو حفظ مراتب کے قائل نہیں وہ زندیق ہیں

ہم صدیقوں میں رہنا چاہتے ہیں زندیقوں میں نہیں ۔

کند ہم جنس بہ ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز بہ باز

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو اور اس حالت میں ہمکو موت آئے کہ ہم سے حضرت مولانا غوثوی شاہ راضی رہیں چونکہ انکی رضا میں حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کی رضا ہے اور حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کی رضا میں حضرت غوثی شاہ صاحبؒ، حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ اور حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کی رضا ہے

یہ سر اور غیر کے در پر جھکے توبہ معاذاللہ

کہ جس سر کی رسائی تیرے سنگ آستاں تک ہے

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ”منافق کی مثال اُس بکری کی طرح ہے جو دو۲ ریوڑ میں پھرتی ہے کبھی اِس ریوڑ میں تو کبھی اُس ریوڑ میں یعنے جدھر ہری اُدھر چری۔ کسی شاعر نے ایسے ہی موقعہ پر کیا خوب کہا ہے

قدم قدم پر رَوِش بدلنا مذاق اہلِ وفا نہیں

ہر گام پہ سجدہ کر لینا خود دار جبیں کا کام نہیں

کل اور آج

بحمد للہ کہ ہم لڑکپن سے صرف ایک ہی آستانہ، آستانہ غوثیہ کمالیہ، بیت النور کو پکڑے ہوئے ہیں۔ جس مسند پر کل پیرو مرشد حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ رونق افروز تھے 1954ء میں اُنکے پردہ فرمانے کے بعد اُسی مسند پر 25 سال تک شیخ طریقت حضرت سیدی صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا اُسی مسندِ غوثی شاہؒ و صحوی شاہؒ بحمد للہ آج 24 سال سے اُنکے فرزند خلیفہ و جانشین الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب منصب رشد و ہدایت پر چار چاند لگائے ہوئے فریضہ جانشینی بہ خوب انجام دیتے آرہے ہی۔ یقیناً مولانا غوثوی شاہ کا سنہرہ دورہ تاریخِ پیرانِ سلسلہ میں ایک یادگار دور ثابت ہوگا۔ جسطرح مقام و محلے بدلنے سے اسکول یا آفس کا نام نہیں بدلتا اسی طرح پیرو مرشد کے گھر بدلنے یا محلے بدلنے سے ”بیت النور“ نہیں بدلا۔ حضرت صحوی شاہ صاحب نے خوب کہا ہے ؎

بدل گئے ہیں جو درو دیوار تو کیا اس سے اُسی اساس پہ قائم ہے اب بھی میخانہ

اب یہ صحیح حسب و نسب کے شریف لوگوں کا کام ہے کہ وہ اپنے اصل مرکز ”بیت النور“ کو نہ چھوڑیں جو کہ ہم سب کا مرکز المراکز ہے۔ فقط **شاہ محمد عبد الستار**

(مرید حضرت غوثی شاہ صاحبؒ و خلیفہ حضرت صحوی شاہؒ)

معتمد سلسلہ آل انڈیا غوثیہ، کمالیہ و صحویہ

الحاج حضرت سیّدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ

کے پڑپوتر خلیفہ و جانشین وسجادہ نشین

الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب کا سلسلۂ جانشینی و سجادگی

واضح باد کے حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ (متوفی 1894ء) کے خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ ہیں۔ (متوفی 1932ء) جو حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کا تادم آخر عرس کرتے رہے پھر سیدی مچھلی والے شاہؒ کے خلیفہ و جانشین حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ (متوفی 1954ء) تادم آخر حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ کا عرس اپنی نگرانی میں کرتے رہے پھر آپ یعنی حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے خلیفہ وجانشین حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب علیہ الرحمہ (متوفی 1979ء) نے تادم آخر حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت مچھلی والے شاہؒ اور حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ کا سالانہ عرس کرتے رہے اور آپ (مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ) ان تینوں متذکرہ بزرگوں کے سجادہ نشین اور جانشین تھے۔ پھر حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے فرزند خلیفہ وجانشین (موجودہ قائم مقام) الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب آج مسلسل 25 سال سے حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت مچھلی والے شاہ اور حضرت غوثی شاہؒ اور حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کے سال میں تین اعراس کا انتظام اپنی نگرانی میں بحسن وخوبی انجام دیتے آرہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں کسی بھی خلیفہ کو یہ حق نہیں پہونچ سکتا کہ وہ علٰحدہ عرس منائیں چونکہ ایسا کرنا کھلی بغاوت اور مرکز سے غداری کے مترادف ہے۔ اہل سلسلہ کو چاہیے کہ وہ مولانا غوثوی شاہ صاحب سے ربط ضبط رکھیں۔ اسی میں انکی فلاح مضمر ہے ورنہ اُن ''یزیدیوں'' جیسا حال ہوگا۔ جو آنحضور صلعم سے تو محبت کا دعویٰ رکھتے تھے مگر وہ آپؐ کے نواسوںؓ یعنی حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین علیہم السلام سے بغض رکھ کر ہمیشہ کے لئے دوزخی اور ملعونؔ ہوگئے آج اگر کوئی حضرت سیدی غوثی شاہؒ سے اپنی نسبت کا دم بھر رہا ہے مگر حضرت غوثی شاہؒ کے نبیرہ (پوترے) الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ خلف خلیفہ وجانشین حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ سے مخالفت رکھتا ہے اور انکے خلاف محاذ آرائی کررہا ہے تو یہ طریقت کا ''یزید لعینؔ'' ہے اللہ سے دعا ہے کہ ایسے مرکز گریز غداروں اور منافقوںؔ سے مرکز سے وابستہ لوگوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

۸۶۔۹۲ء

تعظیم جانشین اور ایک عجیب واقعہ خلافت و جانشینی

سلسلہ چشتیہ کے مشہور دکنی بزرگ حضرت سید محمد بندہ نواز گیسودراز علیہ الرحمہ نے اپنے تما مریدوں سے کہدیا تھا کہ "میری وفات کے بعد تم میرے پوترے حضرت قبول اللہ حسینیؒ کے ہاتھ بیعت کرنا" چنانچہ آپ پردہ فرمانے کے بعد تمام مریدوں اور خلفاء نے آپ کے پوترے حضرت سیا قبول اللہ حسینیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کیئے۔

○ اسی طرح ایک عجیب واقعہ خلافت و جانشینی جسکو ہم نے (سوانح امین الدین اعلیٰ) کتاب سے اخذ کیاہے "ہمارے ہی سلسلہ چشتیہ کے اوپر کے پندرھویں شیخ حضرت سیدّ برھان الدین جا (متوفی ۹۹۲ھ) نے اپنے انتقال سے کچھ دن پہلے اپنی زوجہ محترمہ (جو کہ ضعیفی کے وقت آپ سے حاملہ ہوئی تھیں) اپنی ٹوپی نکال کر اُنکے پیٹ پر رکھدی اور یہہ کہاکہ "اِس لڑکے کو میں نے خلافت جانشینی عطا کی ہے اور اُس کانام سید امین الدین اعلیٰ رکھاہے اور یہ اپنے وقت کا جیدّ بزرگ ہو گا چنانچہ اور یہ بات اُنہوں نے اپنے مریدوں اور خلفاء سے بھی کہدی چنانچہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد جب حضرت سید امین الدین اعلیٰؒ پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو حسب نسب کے شریف مریدوں اور خلفاء نے اُنکو اپنے شیخ کا حقیقی خلیفہ و جانشین مانا اور اُن سے تعظیمی بیعت بھی کی۔

حیرت ہے کہ ۔۔۔ مولنا غوثوی شاہ صاحب کو حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب نے اپنی حین حیات ہی میں مرید بنا کر خلافت و جانشینی سے سرفراز کیا اور اس بات کا اظہار بلھاری کے موجود بزرگ الحاج حضرت سید قریشی شاہ صاحب کے سامنے اور ہمارے کئی پیر بھائیوں کے سامنے اور خو میرے سامنے بھی اِظہار کیا اِسکے علاوہ ممبئی کے ایک خلیفہ مولانا عین الدین شاہ صاحب کو بھی اپنے ایک خط کے ذریعہ بتایا کہ مولنا غوثوی شاہ کو تمام سلاسل میں وہ داخل کر چکے ہیں اور اُنھیں اپنے دادا حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ سے خصوصی تعلیمات اور فیوض و برکات حاصل ہو رہے ہیں۔ اِن تمام حقائق کے علاوہ محترمہ پیرانی ماں صاحبہ زوجہ حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ نے بھی اپنے خلفنامہ تحریر میں یہ لکھدیا کہ حضرت صحوی شاہ صاحب نے اپنی زندگی ہی میں اُنھیں مرید بنا کر خلافت و جانشینی سے سرفراز کیا۔ اب اِن تمام مذکورہ حقائق کے بعد بھی اگر کچھ لوگ اُنھیں نہیں مانتے ہیں تو گویا وہ یزید لعین کے خاندان سے ہیں کہ اِدھر حضورؐ کو محمد رسول اللہ ﷺ تسلیم کر رہے ہیں اور اُدھر اُنکے ہی نواسے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ اُنکی ایک اور مثال اُن منافقین کی طرح بھی ہے جو نماز کے بہانے مسجد قباء کے قریب ایک مسجد بنائے تاکہ دور دراز کے ضعیف اور ناتوان لوگوں کی سہولت کا باعث ہو مگر اُن کا مقصد اُس مسجد میں حضورؐ کے خلاف بغاوت کرنا اور منافقت کا پرچار کرنا تھا

اسی لئیے اللہ نے اُس مسجد کو قرآن میں "مسجدِ ضرارا" کہا ہے یعنی نقصان دینے والی مسجد اور اللہ نے حضورؐ کو حکم دیا کہ اُن منافقوں کی مسجد کو ڈھادیا جائے چنانچہ تاریخِ اسلام کا یہ عجیب واقعہ ہے۔ کہ دنیا میں سب سے پہلے مسجد حضورؐ نے ہی بنوائی اور آپؐ ہی نے سب سے پہلے منافقین کی مسجد کو ڈھانے کا نہ صرف حکم دیا بلکہ وہاں گندگی بول و براز ڈالنے کا بھی حکم صادر فرمایا۔ آج ایسے ہی غوثی شاہ صاحبؒ کے نام لیوا طریقت اور تعلیمات کے عنوان پر سیدھے سادھے لوگوں کو مرکز المراکز کے خلاف ورغلا کر انھیں بغاوت پر آمادہ کررہے ہیں۔ جسکی وجہ سے مرکزی اشتہارات پر اُنکے اشتہارات چسپاں کئے جارہے ہیں اور مختلف عنوانات سے مولانا غوثوی شاہ کو بدنام کیا جارہا ہے۔ کیا اسی کا نام طریقت ہے ؟

جناب محمد مبین انجنیئر مقیم ملیشیاء نے خوب کہا ہے ؎

خدا کا قرب محمدؐ سے دوری — یہ منافقت نہیں ہے تو پھر کیا ہے

محمدؐ کا قرب حسینؑ سے دوری — یہ ضلالت نہیں ہے تو پھر کیا ہے

غوثی کا قرب غوثوی سے دوری — یہ بغاوت نہیں ہے تو پھر کیا ہے

اِن مرکز گریز باغیوں میں سے کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ حیدر آباد کی سرزمین پر حضرت سید یحییٰ پاشاہ صاحب قبلہ یا حضرت سید بادشاہ حسینی صاحب قبلہؒ یا حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب قبلہؒ وغیرھم کے دو۲ دو۲ عرس ہوتے ہیں ؟ کیا۔ اُنکے خلفاء نے علحٰدہ عرس کیا ہے ہرگز نہیں کیونکہ اُنکے اندر اللہ اور رسولؐ کا ڈر ہے ۔حالانکہ مشائخین حیدر آباد نے مولانا غوثوی شاہ کی تائید میں ایک استفسار پر یہ فتویٰ جاری کیا کہ " علحٰدہ عرس نہیں منایا جاسکتا"۔

اسکے باوجود چند مرکز گریز حضرات اپنی مرشدی کو چار چاند لگانے کے لئے علحٰدہ عرس کا اہتمام بھی کرنے لگے تھے جنھیں پولیس اور وکیل کے ذریعہ ایک نوٹس بھی دی گئی ہے اور الحمد للہ اب وہ فتنہ باقی نہیں رہا۔

اے وہ لوگو جو مرکز المراکز سے دور ہو اب بھی وقت ہے کہ دربارِ غوثوی میں حاضر ہو کر معافی مانگو ورنہ کل حشر میں تم اپنے دادا پیر حضرت سیدی غوثی شاہؒ کو کیا منہ دکھاوگے۔

اللہ تمھیں نیک ہدایت دے اور مرکز المراکز سے جُڑنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

فقط

شاہ محمد عبدالستار

سینئیر خلیفہ حضرت سیدی صحوی شاہؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"نحمدہٗ و نصلی وعلیٰ رسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم"

حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے پردہ فرمانے کے بعد چالیسویں دن یعنی بموقعہ چہلم بتاریخ ۲۲رجون ۱۹۷۹ء م شب معراج ۲۷ ررجب ۱۳۹۹ھ بروز جمعہ بمقام "بیت النور" چنچل گوڑہ حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب نے اپنا خطبہ صدارت بعنوان "نقش اول" پڑھکر سنایا تھا اور جسکو کتاب "تطہیر غزل" میں شائع بھی کیا گیا۔ وابستگان سلسلہ کے لئے پیش خدمت ہے

نقشِ اوّل

میں بہ حیثیت سجادہ نشین سلسلہ صحویہ، غوثیہ، کمالیہ اِس امر کی مسلسل جدوجہد کرتا رہوں گا کہ "شریعت و طریقت" کے بنیادی تقاضوں کو جو اسلام اور تصوف کی روح ہیں اس کو پورے آداب و احترام کے ساتھ پورا کروں مجھے اس بات کا کامل ایقان ہے کہ میں خدا اور اُسکے رسولؐ اور اپنے سلسلہ کے شیوخ کی روحانی تصرفات اور ان کی مدد سے اپنے اس مشن کو پورا کرنے میں یقیناً کامیاب و کامران رہوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سچ تو یہ ہے کہ "اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول" کے مصداق والدِ ماجد حضرت پیر صحوی شاہؒ کی ابتداء تا انتہاء زندگی "عشقِ خدا اور رسولؐ" میں بسر ہوئی۔ انہوں نے شریعت وطریقت کے فرائض کو پورا کرنے میں جہاد باللسان، جہاد بالقلم اور جہاد بالنفس سے کام لیا غالباً یہی بات ہے کہ ان کا فانی وجود لافانی وجود کا مقدس لباس اوڑھ کر اپنے مولا کی خدمت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سدھا چکا۔ "ان اللّٰہ و انا الیہ راجعون"

حضرت والدِ محترم پیر صحوی شاہؒ کی نثر نگاری اور ان کے نعتیہ کلام سے نہ صرف اہلِ سلسلہ بلکہ مسلمانانِ ہند نے بھی کافی رہنمائی حاصل کی ہے۔ بدعت حسنہ، تقدیس شعر، کتاب مبین، تفسیر قرآن، سیر عبدیت، تشریحی ترجمہ قرآن، رمضان اور روزے "الٓم تا تا والناس سورتوں کا ترجمہ" کافی شہرت پا چکے ہیں اسی سلسلہ کی آخری اشاعت "ردِ منافقت" جو وقت اور حالات کے مطابق ہے شائع فرما کر اُن مسلمانوں کے منافقانہ، گستاخانہ، عقائد و نظریات کی نفی فرمائی ہے جو اسلام اور رسول اسلامؐ سے متعلق رکھتے ہیں۔

☆ میرا یہ "نقشِ اول" جو میری سجادہ نشینی کے ساتھ ہی بموقع چہلم (حضرت صحوی شاہؒ) "تطہیر غزل" کتاب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس کو اہل سلسلہ ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان پسندیدگی کی نظروں سے دیکھیں گے،

اگر خدانخواستہ آئیندہ مجھ سے کسی قسم کی بھی کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو میں اپنے تمام اہل سلسلہ اور مسلمانوں سے خواہش کروں گا کہ وہ مجھے توجہ دلائیں تاکہ میں آئیندہ تبلیغ واشاعت کے سلسلہ میں احتیاط کے ساتھ آگے بڑھ سکوں۔ فقط

وما علینا الی البلاغ

غوثوی شاہ

سجادہ نشین و خلف و جانشین حضرت پیر صحوی شاہؒ سلسلہ صحویہ، غوثیہ، کمالیہ

بروز جمعہ : ۲۲ جون ۱۹۷۹ء م ۱۶ر رجب ۱۳۹۹ء

فسخ خلافت پر ایک فتویٰ

الحاج حضرت مولانا پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ نے 27/رجب المرجب 1391ھ کو معتمد سلسلہ کی جانب سے حیدرآباد کے نامور مشائخین سے فسخ خلافت اور حقوق و جانشین و سجادہ نشین کی بابت فتویٰ طلب فرمایا تھا جو آج بحمد اللہ محفوظ ہے جن میں سے ایک بابت "فسخ خلافت" پیش خدمت ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء اہل سنت اس مسئلہ میں کہ اپنے شیخ اور اپنے شیخ امجد کے کسی خلیفہ کو جب کہ وہ مرکز گریز ہو اور مربوط نہ ہو تو بہ حیثیت جانشین و سجادہ نشین سلسلہ کیا اُسکی خلافت کے فسخ کا اعلان کرسکتا ہے یا نہیں۔

بینوا توجرو فقط
شاہ عبدالستار
معتمد سلسلہ بیت النور، چنچلگوڑہ

الجواب

حامد اللہ تعالیٰ

مرشد یا مرشد کے کسی جانشین کو اپنے یا اپنے شیخ کے یا شیخ امجد کے خلفاء میں سے کسی ایسے خلیفہ کا جو مرکز سے گریز اور مربوط نہ ہوتا ہو تو سجادہ صاحب کو چاہیے کہ اسکی وجہ معلوم کریں۔ اگر مذکورہ خلیفہ محض مرشد سے سجادہ نشین سے انکاریت اور مرکز سے روگردانی مقصود رکھتا ہے تو اس صورت میں اس کی خلافت کے فسخ کا اعلان کرسکتے ہیں اگر وہ خلیفہ عبادت و ریاضت کی مصروفیات یا گوشہ نشین پسند یا کوئی معقول وجہ رکھتا ہو تو فسخ خلافت درست نہیں ہوسکتی۔

والله تعالىٰ أعلم
سید شاہ علی محمد حسینی والقادری نقشبندی القادری
سجادہ نشین

الجواب صحیح

محمد عزالدین کان اللہ نقشبندی القادری،

سید محمد حبیب اللہ کان اللہ قادری چشتی نقشبندی المعروف حضرت سید رشید پاشاہ قادری امیر جامعہ نظامیہ

الجواب صحیح

برہان الدین احمد عفی اللہ

غایتِ فسخِ خلافت (ہر اہلِ سلسلہ کے لئے ایک نصیحت ہے)

کنزالعرفان حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے بعض خلفاء سے حسب ذیل یہ عہد لیا تھا۔ اسی کی اتباع میں حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے بھی حسب ذیل شرائط پر بعض خلفاء سے یہ عہد لیا تھا۔ اہل سلسلہ کیلئے یہ ایک انتباہ اور دعوت فکر ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ انشاء اللہ تعالیٰ بحول وقوت اللہ المستعان۔ میں بہ حیثیت خلیفہ سلسلہ غوثیہ، کمالیہ، دفعاتِ ذیل کی پابندی کا عہد کرتا ہوں۔ ورنہ بصورت نقض عہد موجب فسخ خلافت متصور ہوگی۔ فقط العبد

۱۔ مرکز سے ربط و تعلق
۲۔ خدمت و محبت
۳۔ حسب ہدایت عمل آوری
۴۔ انفاق اور خدمتِ اعراس
۵۔ سلسلہ کی تعلیمات و اصطلاحات کی من و عن حفاظت و اشاعت
۶۔ بدعت سیئہ سے اجتناب
۷۔ سلسلہ کے اہل سازش سے ترک تعلق
۸۔ پابندی شریعت میں اہتمام و توجہ
۹۔ توسیع سلسلہ میں دیانت دارانہ اقدام
۱۰۔ تحصیل، تجدید اور تکمیلہ تعلیم میں انہماک
۱۱۔ متقدمین و متاخرین اہل سلسلہ سے حسب مراتب تواضع و شفقت

جہد کن تا خود ز مقبولاں شوی — یا بہ مقبولاں حق منطوی

کوشش کرا تنی کہ تو مقبولیں سے ہو جائے — یا مقبولان حق کے ساتھ وابستہ ہو جا

(بحوالہ : میزان الطریقت) — مصنفہ : مولانا غوثوی شاہ

نوٹ : اب ہم خلفائے کرام اپنا اپنا جائزہ لیں کہ اور دیکھیں کہ ہم کہاں تک ان شرائط پر عمل پیرا ہیں۔

اور اگر ان شرائط پر عمل پیرا نہ ہوں تو "موجب فسخ خلافت" متصور ہوگی وہ اپنے عقید تمندوں کو تو دھوکا تو دینگے مگر اللہ اور اُسکے رسولؐ اور اپنے پیر کی رُوح کو تو دھوکا نہیں دے سکتے اور اگر کوئی یہ کہدے کہ اُس عہد و پیمان کا ہم سے تعلق نہیں کیونکہ وہ دوسرے خلفاء سے لیا گیا ہے یا پھر ہمارے شیخ نے ہم سے ایسا عہد و پیماں نہیں لیا تو اُس کا صرف یہی جواب ہے قرآن یا احادیث نبویہؐ کے احکامات کبھی کبھار صرف ایک صحابیؓ کے لئے نازل ہوئے اور اس پر عمل ہر ایک کے لئے قیامت تک لازم ہے اور حضورؐ نے فرمایا کہ "میری فلاں بات پر جو عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں" یعنی وہ "فسخِ مسلمانیت" کا موجب ہوگا الحاصل حضرت غوثی شاہ صاحب کا عہد و پیماں ہر ایک کے لئے تا قیامت قائم و جاری ہے اور اُس پر عمل مدعیانِ نسبت غوثی شاہ کے لئے لازم و ملزوم ہے۔ فقط شاہ محمد عبدالقدوس

علٰحدہ عرس منانا اور مرکز گریزی ناجائز ہے

قوموں کے لئے موت ہے مرکز سے جدائی ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے خدائی (اقبالؒ)

"حیدرآباد کے مشہور علماء اور مشائخ اور حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے خلفاء کا متفقہ فتویٰ"

واضح باد کے حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ (متوفی 1894) کے خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ ہیں۔ (متوفی 1932) جو حضرت سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کا تادم آخر عرس کرتے رہے پھر سیدی مچھلی والے شاہؒ کے خلیفہ و جانشین و سجادہ نشین حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ (متوفی 1954) تادم آخر حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت سیدی کمال اللہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ کا عرس اپنی نگرانی میں کرتے رہے پھر حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے خلیفہ و جانشین حضرت مولانا سیدی صحوی شاہ صاحب علیہ الرحمہ (متوفی 1979) نے تادم آخر حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت مچھلی والے شاہؒ اور حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ کا سالانہ عرس کرتے رہے اور آپ (مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ) ان تینوں متذکرہ بزرگوں کے سجادہ نشین اور جانشین تھے۔ پھر حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے (موجودہ) فرزند، خلیفہ جانشین و سجادہ نشین الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب آج مسلسل 24 سال سے حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ اور حضرت مچھلی والے شاہ اور حضرت غوثی شاہؒ اور حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کے سال میں تین اعراس کے مراسم اپنی نگرانی میں بحسن و خوبی انجام دیتے آرہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں کسی بھی خلیفہ کو یہ حق نہیں پہونچ سکتا کہ وہ علٰحدہ عرس منائیں چونکہ ایسا کرنا کھلی بغاوت اور مرکز سے غداری کے مترادف ہے۔ اہل سلسلہ کو چاہیے کہ وہ مولانا غوثوی شاہ صاحب سے ربط و ضبط رکھیں۔ اسی میں انکی فلاح مضمر ہے۔ آج اگر کوئی حضرت سیدی غوثی شاہؒ سے اپنی نسبت کا دم بھر رہا ہے مگر حضرت غوثی شاہؒ کے نبیرہ (پوترے) الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب سے مخالفت رکھتا ہے اور انکے خلاف محاذ آرائی کر رہا ہے تو اس کا یہ عمل پیران سلسلہ کے دُھتکارے جانے کی علامت ہے لہذا اللہ سے دعا ہے کہ وہ مرکز المراکز سے دُشمنی رکھنے والوں کو نیک ہدایت دے۔ آمین۔ ۔ فقط۔

الحاج مولانا قریشی شاہ (بلہاری) الحاج مولانا شاہ محمد عبدالقدوس صاحب (خلیفہ حضرت غوثی شاہ صاحبؒ)
الحاج مولانا شاہ عبدالکریم وجدی شاہ (خلیفہ غوثیہ کمالیہ) مولانا شاہ عبدالستار حضوری شا
(معتمد و خلیفہ سیدی پیر صحویؒ) مولانا شاہ محمد یونس (اِمامی شاہ) مولانا غوث محی الدین (علیمی شاہ
مولانا حضرت شیخ داؤد شاہ (زبوری شاہ) مولانا شاہ محمد اعظم و مولانا محمد غوث (اسلحہ بازود) (خلفا
حضرت پیر صحوی شاہؒ) و شاہ فرحت اللہ ایڈوکیٹ (خلیفہ شاہ محمد عبدالقدوس)

اسی طرح ۔۔ جامعہ نظامیہ کے مشہور عالم دین و صدر الشیوخ الحاج حضرت مولانا سید طاہر رضو
صاحب قبلہ نے فرمایا۔ آپ (مولانا غوثوی شاہ) سے ہٹ کر اگر کوئی کچھ (عرس وغیرہ) کررہا ہے
یہ (اسکے ضمیر و نفس کا تقاضہ ہے) مگر (اس کا یہ عمل) اس لئیے آپ سے علحدگی (مرکز گریزی) نامناس
ہے۔ علحدہ عرس کرنا جائز نہیں۔ آپ کا مرتبہ اور آپ کا وقار اور آپکی شخصیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ ایسے ام
(مرکز گریزی) سے ان کا مرتبہ گھٹتا یہ اُن کا مقدر ہے۔ فقط راقم سید طاہر رضوی قادری (صدر الشیو
جامعہ نظامیہ (۳۱/ مئی ۲۰۰۰ء)

حیدرآباد کے مشہور و معزز صد احترام مشائخین نے حسب مذکور بیان پر اپنی دستخطوں کو ثبت فرمایا ہے

جزاهم الله تعالیٰ واحسن الجزاء (اجرهم و نورهم)

☆ محترم المقام حضرت مولانا سید شاہ قاسم حسینی صاحب قبلہ (سجادہ نشین قادری چمن)
☆ محترم المقام حضرت مولانا سید صدیق حسینی شاہ صاحب قبلہ (سجادہ نشین بارگاہِ حضرت سید خواجہ محبوب اللہ حسینی
☆ محترم المقام حضرت مولانا حسن مدنی افتخاری صاحب قبلہ (سجادہ و متولی چشتی چمن)
☆ محترم المقام حضرت مولانا سید انوار اللہ شاہ مجددی
(جانشین حضرت ابوالحسنات وابولبرکات۔ نبیرہ و سجادہ نشین حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب قبلہؒ)
☆ محترم المقام حضرت مولانا ڈاکٹر حمید الدین شرفی صاحب (سجادہ نشین شرفی چمن)

ہم اہل سلسلہ حسب مذکور علماء و مشائخ کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے حق گوئی میں ہمارا ساتھ
اللہ انہیں جزاء خیر دے۔ آمین (ادارہ)

☆☆☆☆

وابستگانِ سلسلہ سے دردمندانہ اپیل

برادران طریق !

بعد از سلام اللہ آپ کو اور ہمکو نیک توفیق اور نیک کاموں اور مرکز المراکز بیت النور سے محبت عطا کرے۔ آمین

آپ کے ہمارے لئے یہ بات یقیناً قابل فخر ہے کہ ہم ایک زبردست سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے مرید یا پوتر مرید یا پڑپوتر مرید ہیں۔

ہم اُنکی نسبت سے چلتے ہیں سینہ تان کر ناز ہو جاتا ہے پیدا اُنکے کہلانے کے بعد

واضح باد کہ حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب " مقصد بعیت " میں یہ ضروری ہدایات دیں جس پر عمل کرنا ہمارے لیئے لازم ہے۔

☆ اور اپنے جانشین شیخ کی عظمت پیش نظر اور شیخ کے اہل و عیال کا احترام اور ادب ملحوظ رکھے اور ان کی خدمت حسب موقع ضروری سمجھے۔

☆ خلیفہ۔ خلافت کے بعد زیادہ حصولِ فیضان کیلیئے اپنے آپ کو محتاج فیض سمجھے۔

☆ خلفاء اپنے برادرانِ طریق کے ساتھ برابری کا برتاؤ کریں اور ان سے اخلاق و محبت و مروت سے پیش آئیں۔

☆ پیر بھائی کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے خلفاء کا ادب و احترام کریں اور محبت کے ساتھ ان سے برتاؤ کریں۔

ماخذ " مقصد بیعت "

مصنفہ حضرت غوثی شاہ صاحب

آج بھی مرکز المراکز " بیت النور، چنچلگورہ ، حیدر آباد " پر ہر سال تین اعراس بحمد اللہ مولانا غوثوی شاہ صاحب کی نگرانی میں انجام پا رہے ہیں۔ اور ان اعراس میں شرکت کرنے والوں میں حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے موجودہ خلفاء اور انکے موجودہ مریدین اور حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے کئی خلفاء اور مریدین اور کئی عقیدتمند شامل ہو رہے ہیں اور بحمد اللہ ہر سال رونق بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اگر کوئی ایسی صورتِ متذکرہ کے بعد بھی خدانخواستہ علحدہ عرس کرنے کی گستاخی کر رہا ہے تو اس کا یہ عمل نہ صرف مرکز گریزی کے مصداق ہے بلکہ اپنے پیر کے مرکز سے کھلی بغاوت اور کھلی منافقت کی واضح دلیل ہے۔

انتباہ

(برائے وابستگان سلسلہ غوثیہ کمالیہ)

از : مولانا غوثوی شاہ (خلف خلیفہ و جانشین حضرت صحوی شاہؒ)
صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس و آل انڈیا سنی تنظیم اسلامی

خطۂ ارضی کو فتنہ و فساد ظلم و استبداد سے پاک رکھنے کے لئے دنیا کے تمام مذاہب ۔انسانی و روحانی اقدار کی بلندی اور اس کی عظمت و بزرگی کو برقرار رکھنے کی دعویدار ہیں۔ ہر مذہب اپنے طور پر تبلیغی مشن کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ان ہی مذاہب میں " مذہب اسلام " بھی ہے جو ایک ہمہ گیر تحریک کے ساتھ ساتھ ایک خدا ، ایک انسان ، ایک ملک اور ایک کتاب کے پاکیزہ تصورات کو پیش کرکے "عالم انسانیت" کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔

اسلام کی اس ہمہ گیر تحریک کو روبہ عمل لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوںؑ ، رسولوںؑ اور مبلغین کا سلسلہ جاری فرمایا اور ان ہی کے واسطوں سے اسلام کی لازوال نعمتیں ہم تک پہونچائی گئی ہیں جس کی "حفاظت و تبلیغ" کی ذمہ داری اسلام کے پیرووں کے سوا اُن شخصیتوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو سلسلہ قادریہ ، چشتیہ ، نقشبندیہ ، سہروردیہ ، طبقاتیہ ، اکبریہ ، اویسیہ سے وابستہ ہیں۔

(اُن ہی سلاسل مذکوہ کا مظہر) سلسلہ صحویہ ، غوثیہ ، کمالیہ کے اوپر کے شیوخ نے " توحید و تصوف " کی تبلیغ و اشاعت میں دینی و مذہبی ، ذخیرہ کے ساتھ ساتھ جو نورانی سلسلہ " جانشین اور خلفاء " کی صورتوں میں چھوڑا ہے " عالم انسانیت " کی تاریک راہوں میں روشن اور محرک ستاروں کی مانند ہے اب اِن صورتوں مظاہر حق کا دار و مدار ۔ مدارِ مرکزیت (جانشین) اور وابستگان خلفائے غوثیہ کمالیہ کے آپسی خلوص اور روابط پر منحصر ہے۔○ جس طرح سبعہ سیاروں کا مرکز سورج ہے اور اُسی جذب باہمی کی وجہ سے وہ شمسی نظام کہلاتا ہے۔

جیسا کہ جدِ امجد " حضرت غوثی شاہ صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں نصیحت فرمائی تھی " ہمارے بعد تمام اہلِ سلسلہ متحد و متفق ہو کر ہمارے مشن کو آگے بڑھائیں جو منشاء خدا اور رسولؐ ہے ۔ لیکن بعض خلفاء و مرید ، مقاصد بیعت کی حدوں سے تجاوز کر کے غیروں کے لئے اعتراضات کے مواقع فراہم کر رہے ہیں وہ خلفاء جنہیں کسی ایک سلسلہ جیسے قادریہ ، چشتیہ ، نقشبندیہ ،

سہروردیہ، اکبریہ وغیرہ کی خلافت دی گئی ہو اس بات کا استحقاق نہیں کہ وہ اپنے اجازت یافتہ سلسلہ کی خلافت کے سوا کسی اور سلسلہ وغیرہ کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کریں اور بعض وہ خلفاء بھی جنہیں صرف خلافت دی گئی ہے کسی فرد کو اپنی بیعتِ ارادات میں لینے کا حق نہیں، لیکن اس کے باوجود وہ سلسلہ پیری، مریدی کو برقرار رکھے ہوئے ہیں "جو آئینِ شریعت وطریقت" کے مغائر ہے۔

کتاب "مقصد بیعت" مصنفہ دادا پیر حضرت غوثی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی روشنی میں خلفاء واہل سلسلہ کو چاہئے کہ اپنے شیخ وجانشین سلسلہ کے ساتھ "ربط ظاہری وباطنی" کو ہمیشہ برقرار رکھے۔ سلسلہ کی مرکزیت کو باقی رکھنے کے لئے خلفاء اور مریدوں کو چاہئے کہ وہ مرکز کی تمام رسومات، اعراس وغیرہ میں شرکت کرکے یکجہتی وہم آہنگی کا ثبوت دیں جو اہل طریقت کا شعائر ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض وہ خلفاء جنہیں آستانہ صحویہ، غوثیہ اور کمالیہ کے ساتھ وابستگی کا شرف حاصل ہے اور جس کی نسبت نے نہ صرف اُن کے دلوں میں علم توحید وتصوف کی شمع روشن کی ہے بلکہ اُنکی بے نامیوں کو نام دیکر اُنکے مرتبوں کو بھی بلند کیا ہے مرکزالمراکز کے جانشین (مجھ غوثوی شاہ) سے نہ صرف خود دور ہیں بلکہ اپنے مریدوں کو بھی دور رکھا ہے خدا نہ کرے کہ ان کا یہ عمل "شیوخِ سلاسل" کے ساتھ قلبی و روحانی رابطہ کو منقطع کرلینے کا سبب نہ بن جائے۔ اور آئندہ خود اپنے خلفاء کے مریدوں کے لئے خود اپنے سے دور رہنے کا "مرکز گریز" طریقہ کا دروازہ کھولدینے کا باعث بنجائیگا۔ یعنی مرکز گریز خلفاء کے پوتر مریدوں کو یہ حق نہیں ہوگا کہ اپنے مرکز گریز "دادا پیر" کے عرس میں شریک ہوں کیونکہ اُنہوں نے اُن کے دادا پیر اور اُنکے جانشین سے دوری اختیار کی لہذا یہ مرکز گریزی کی سنت بھی اُن ہی مرکز گریز دادا پیروں کی ایجاد ہے۔

اسی لئیے علامہ اقبالؒ نے خوب کہا ہے ؎

قوموں کے لئے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے خدائی

☆☆☆☆

والد اور مرشد کو "سیّدی" لکھنا جائز ہے

واضح باد کہ الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب نے کبھی بھی اپنے آپ کو "سید" نہیں کہا اور نہ وہ سید ہیں اور نہ ہی وہ پٹھان ہیں بلکہ وہ سنی شیخ Sunni Shaikh ہیں۔ آپ کے والد حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحبؒ کا نام احمد ابن عربی تھا ان تمام حقائق کے علاوہ وہ جو بھی ہیں اور جیسے بھی ہیں کسی کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ اُن کے متعلق "چہ می گوئی" کرے یا اُن کا حسب نسب دریافت کرے ۔واضح باد کہ حضرت غوثی شاہ صاحب سے منسوب کتاب "جوہر غوثی" کے صرف ایک حوالے کے تحت بعض منافق لوگ بڑی جراءت اور گستاخی پر آمادہ ہوئے ہیں۔ اس تعلق سے یہ وضاحت ضروری ہے کہ "جوہر غوثی" کتاب کو اعلیٰ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے ایک جو فروش منافق، دوست نما دشمن نے شائع کیا تھا جس کی حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے تردید فرمادی تھی اُسی حوالہ سے تذکرہ اولیائے حیدر آباد میں بھی حضرت غوثی صاحب قبلہؒ کی پہلی کتاب "معجون محمدیؐ" جو حضرت سیدی کریم اللہ شاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے فوری بعد 21 سال کی عمر میں لکھی گئی ہے اسمیں اور "کنز مکتوم" کتاب جو کہ 1923ء میں شائع کی گئی ہے۔ اُس میں بھی صرف کنز العرفان حضرت غوثی شاہ اکبری لکھا ہوا ہے اور حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہ کا پہلا مجموعہ کلام "طیباتِ غوثی" جو کہ 1938ء میں شائع ہوا اسمیں کنز العرفان حضرت غوثی شاہ لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح "نورالنور" ، "کلمۂ طیبہ" "معیت الہ" اور "مقصد بیعت" کتابوں میں بھی صرف کنز العرفان ابوالایقان حضرت غوثی شاہ لکھا ہوا ہے اور ہمارے پاس حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے اسی (80) سالہ قدیم اعراس کے اشتہارات بھی بحمد اللہ موجود ہیں اس میں بھی حضرت سیدی غوثی شاہؒ لکھا ہوا ہے اور حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ اپنے مریدوں اور خلفاء کو جو شجرے دیئے ہیں سلسلہ قادریہ اور سلسلہ چشتیہ کے اُس میں بھی صرف غوث علی شاہ اور بعض شجروں میں غوثی شاہؒ لکھا ہوا ہے۔

آہ کہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کے ہی نام لیوا آج خوب اُن کے حسب نسب کو گن رہے ہیں اور مسلسل سال میں دوچار مرتبہ اُن کے حقیقی پوترے الحاج مولانا سیدی غوثوی شاہ صاحب کے خلاف پوسٹر بازی اور بیان بازی کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ اُن مرکز گریز حضرت غوثی شاہؒ کے نام لیوا خلفاء کے مرید و پوتر مرید بھی اپنے پیر کیساتھ ایسا ہی عمل کر کے اپنے مرکز گریز شیخ کی سنت کی اتباع کرے اور اُن کے حسب نسب کو فٹ پاتھ اور گلی کوچوں میں پیش کرے۔ واضح باد کے 130 سالہ حیدر آباد کے مستند سنی جامعہ، جامعہ نظامیہ کے ایک تازہ فتوے میں سیدی لکھنے کو جائز قرار دیا ہے جیسا کہ لکھا گیا "سیدی" کے معنی "میرے آقا" کے ہیں۔ فرزند کا اپنے باپ کو سیدی سے خطاب کرنا شرعاً جائز ہے فقط مفتی جامعہ نظامیہ (حضرت مولانا محمد عظیم الدین صاحب) اس فتوے کی تصدیق میں الحاج حضرت علامہ سید طاہر رضوی صاحب قبلہ نے صحیح الجواب کے تحت اپنی دستخط ثبت فرمائی اور ایسی مشہور ہستی مولانا سیدی غوثوی شاہ صاحب کے متعلق اس قسم کی چھیڑ چھاڑ کو ناپسند فرمایا اور بہت دکھی ہو کر افسوس کا اظہار کیا اور

مولانا غوثوی شاہ صاحب کی تائید فرمائی اور اُنھیں دعاؤں سے نوازا۔ اس متذکرہ مستند فتویٰ کے بعد ہم ہندوستان کے مشہور بزرگ محدث اعظم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ متوفی ۱۷۶۲ء کی مشہور کتاب "القول الجمیل" جسکا اُردو میں ترجمہ "شفاء العلیل" کے نام سے بہت عرصہ پہلے چھپ چکا ہے اس کتاب میں بار بار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ کو "سیدی" لکھا ہے جیسا کہ اسمیں لکھا ہوا ہے۔

"سمیعت "سیدیؔ" الوالد قدس سرہ"
"والذی اختارہ "سیدیؔ" الوالد فی ھذا الباب"

اس تحریر میں کھلے لفظوں میں اپنے والد کو سیدی لکھنے کا (جامعہ نظامیہ سے ہٹ کر) ایک اور جواز بحمد اللہ ہاتھ آیا۔ ویسے آج بھی سعودی عرب کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو اور سعودی عرب اخبارات میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز حضرات کو "السیدّ" کہتے ہیں چاہے وہ ہندو ہو یا مسلم یا سکھ ہو یا عیسائی، اور اگر عورت ہو تو "السیدہ" کہا اور لکھا جاتا ہے مگر افسوس کہ ان معترض حضرات نے مولانا سیدی غوثوی شاہ پر ہی اعتراض کر کے اپنی کھلی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش ، اندر طعنہ پاکان زند

یعنی جب خدا کسی منافق کی منافقت کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو اللہ والوں کے متعلق اُن کے سینوں میں بدگمانی پیدا کرتا ہے (جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ہم اکثر مجرموں کو انبیاءؑ کا دشمن بنادیا ہے) تا کہ وہ بزرگوں پر اعتراض اور طعنہ دے کر اپنی چھپی ہوئی منافقت و ضلالت کو ظاہر کردیں۔ تا کہ دوسرے سیدھے سادھے لوگ اُن سے احتیاط برتیں۔

بذریعہ تحریر ھذا اُن معترض حضرات کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ ایسی گستاخیوں سے احتراز کریں ورنہ اُنکے خلاف "ہتک عزت" کا دعویٰ کیا جاکر قانونی کاروائی کی جائے گی۔ ان تمام باتوں کے علاوہ اپنے حسب نسب پر فخر کرنا بھی خلافِ شرع ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ "**لاتاونی بَالنَسابِکُمُ و اٰتونی اعمالکم**" یعنی تم میرے سامنے نَسب کو پیش مت کرو بلکہ اپنے اعمال کو پیش کرو"۔ مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ؎

ہر کہ طالب جمال ذات را اوست سید جملہ موجودات را
(جو طالب ہے جمال ذات کا وہی سید ہے جملہ موجودات کا)

اور مولانا جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

بندہ عشق شدی ترکِ نسب کن جامیؔ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

فقط

معتمد سلسلہ

شاہ محمد عبدالستار (سینئیر خلیفہ حضرت صحوی شاہؒ)

شان غوثوی

حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحبؒ کی توصیف میں لکھے گئے چند اشعار

اے فخرِ سلاسل خسرو خوباں — تجھ پہ نچھاور دین اور ایماں
ثانیٔ غوثیؒ وارثِ صحویؒ — مطلعِ حق آئینہ عرفاں
یہ مقام محمودؒ سرائے الٰہی — ورائے ارض و سما تو اِن کا پاسباں
صدائے ھو حق ذکر مولا مولا — تجھ میں نہاں تجھ سے عیاں
تجھ سے عداوت ازلی شقاوت — تجھ سے محبت عین ایماں
تحقیق سے معمور ہر تحریر تری — فکر انگیز ہر تقریر کا عنواں
سارے مریداں پرکارِ خیالی — ذات ہے تیری مرکز ایقاں
جود و سخا ، صبر و رضاء ، فقر و غنا — پیشہ توکل بے پروائے سود و زیاں
بامروت با وقار ، چارہ ساز غمگسار — شاہِ غوثوی رفیق یکساں
عنایتِ صحوی ہے یہ فیض کمالی — مربوط ہیں مرکز سے ہم سارے مریداں
ہمرنگ غوثوی ہوگئے ہم بھی — دعویٰ توفیق حجت و برہاں

از : مولانا شاہ توفیق احمد خلیفہ سلسلہ سعدیہ ، غوثیہ ، کمالیہ ملک پیٹ ، حیدر آباد

اہمیتِ مرکز

جسے جانشین سے بس انکار ہے — خُدا کی محض اُس پہ پھٹکار ہے
جو مسند نشین ہی کو سمجھا نہیں — اسے اور تعلیم درکار ہے
یہ پیران کامل ہیں نائب رسولؐ — جو جھٹلایا اُن کو گنہگار ہے
جو توہین بیعت میں سبقت کیا — تو سمجھو غلط اس کا پندار ہے
بغاوت مرکز سے جو بھی کیا — منافق ہے وہ اور مکار ہے
جو مرکز کی خدمت کا قائل نہیں — تو بیشک برا اُسکا کردار ہے
جو تعظیم مرکز کا عادی نہیں — وہ نسبت سے خالی ہے نادار ہے
جو مرکز سے دل میں کدورت رکھے — وہ باطل کا بندہ ہے عیار ہے
رسولؐ خدا اُس سے ناراض ہیں — خُدا اُس سے لاریب بیزار ہے
ازل سے علیمی کا حامی خدا — وہ مرکز کا ہر دم وفادار ہے

از مولانا شاہ غوث محی الدین علیمی شاہ (سینئیر خلیفہ حضرت پیر صحوی شاہ صاحبؒ)

مرکز سے دوری

خُداؑ کا قُرب ، محمدؐ سے دوری — یہ منافقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
محمدؐ سے قرب حُسینؑ سے دوری — یہ ضلالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
غوثیؒ سے قرب غوثوی سے دوری — یہ بغاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
مبین اپنے مرکز پر جان دینا — یہ شرافت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

از : محمد مبین انجنئیر (مقیم ملیشیاء)

فیضِ پیر مرشد

الحاج حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المروف سیدی مچھلی والے شاہؒ

از : کنز العرفان حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ

O

کوئی مست مجھ کو بنا گیا وہ پیالہ مجھ کو پلا گیا
دیا کان میں مرے پھونک کچھ ، مجھے جانے کیا وہ بنا گیا
وہ فُسوں تھا اُس کی نگاہ میں ، کہ فُسوں بھی جس کو نہ کہہ سکیں
مجھے خود نظر وہ بنا گیا ، وہ نظر ملا کے چلا گیا
وہ شراب اُس کی شراب تھی کہ حلال بھی تھی وہ پاک بھی
وہ تھا نشہ اس کا بھی نشہ کچھ ، کہ میں خود کو کھویا بھی پا گیا
دیا میں نے جان بھی تن اُسے ، دیا میں نے دین بھی دل اُسے
لیا ، لے کے پھر کیا مسترد ، اِنھیں اور کچھ وہ بنا گیا
کوئی دیکھنا ، اُسے دیکھنا کہ نظر میں اُس کی ہے کیمیا
کہ میں پہلے کی طرح اب نہیں ، مجھے جانے کیا وہ بنا گیا
عجب ، اُس کی باتوں میں بات تھی کہ چُھپی ہوئی کوئی ذات تھی
کہ پتے تھے سارے کھلے ہوئے ، وہ بتا کے سب کو تپا گیا
کوئی اک کو سب ہی سمجھتا تھا کوئی سب کو سب اسے چھوڑ کر
وہی وہ ہے سب میں ، یہ سب نہیں ، وہ سبھوں میں ایسا بتا گیا
جسے ڈھونڈتا تھا میں جابجا وہ نظر بچا کے تھا ہر جگہ
وہ نظر نواز ہر ایک جگہ ، مجھے اُس کا جلوہ دکھا گیا
وہ بلا کی اُس کی تھی سادگی کہ نظر جہاں کی نہ چبھتی تھی
مگر اِس پہ بھی وہ کریم تھا کہ بتا کے سب کو پتا گیا
کیا جام ہستی سے مست جب ، تو لگا وہ غوثیؔ کو چھوڑنے
بڑی منتوں سے پتہ لیا تو کمالؒ نام بتا گیا

☆☆☆☆

فیضِ والدِ محترم (شیخِ اول)
(حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کے والدِ محترم)
الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ قادری چشتی نقشبندی

○

دکھا کے اس نے جمال اپنا قرار سب میرا لے لیا ہے
سکون دم کو، نہ چین دل کو، عجیب بے کل بنادیا ہے
لڑی نظر جبکہ اُس سے میری رہی خودی پھر ذرا نہ میری
یہ عشق کمبخت کا بھلا ہو کہیں کا مجھ کو نہیں رکھا ہے
فنا ہے کیا شے سمجھ لے اِس کو بقا ہے کیا چیز پالے اس کو
اگر سمجھ کچھ خدا نے دی ہے فنا بقا ہے بقا فنا ہے
تلاش اُس کی ہے عرش پر کیوں دھرا ہے کیا لامکاں کے اندر
جو وہ ہے میں ہوں جو میں ہوں وہ ہے نہ میں الگ ہوں نہ وہ جدا ہے
نظر میں پیدا جو ہو صفائی تو دیکھ لے ہر جگہ خدا ہے
جو کچھ ہے اس کا وہ سب ہے میرا جو کچھ ہے میرا وہ سب اس کا ہے
میں نور ہوں عرش و لامکاں میں ظہور ہوں میں یہ سب جہاں میں
خدا ہیں مجھ میں نہیں جدائی خدا کا میں ہوں مرا خدا ہے
کہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا بلیٰ دیا تھا جواب تم نے
اب اس کو پہچانتے نہیں تم جہان والو یہ کیا ہوا ہے
میں صدقے اُس مظہر خدا کے، ہے نام عبدالکریم جس کا
ذرا توجہ میں اُس نے غوثی خدا کا جلوہ دکھا دیا ہے

☆☆☆☆

حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے والد حضرت الحاج عبدالکریمؒ الحاج کریم اللہ شاہؒ کا نام جو آپکے پہلے شیخ طریقت بھی ہیں

ممبئی، مہاراشٹرا کے مشہور بزرگ حضرت سید شاہ حسام الدین شاہ قادری صاحب قبلہ جو کہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کے سینئر خلیفہ ہیں اپنی عقیدت کا اظہار اسطرح فرماتے ہیں۔

نذرانہ عقیدت

بہ بارگاہِ حضرت غوثی شاہؒ

○

تمہارا اے غوثی ذیشان ہوں میں — یک ادنیٰ غلامِ غلامان ہوں میں

اداؤں پہ قربان نگاہوں کے صدقے — کچھ ایسی پلادی کہ مستان ہوں میں

گنہگار پر کیوں نہ الطاف ہونگے — کہ خواجہؒ نے بھیجا وہ مہمان ہوں میں

غلامی کے صدقہ ملا وہ شرف ہے — کہ اب تاج شاہی کے شایان ہوں میں

مجھے آپ سے نسبت بندگی ہے — کہ ادنیٰ غلامِ غلامان ہوں میں

وسیلہ بہت خوب یہ ہاتھ آیا — سنبھالے ہوئے ان کا دامان ہوں میں

حسامیؔ پسِ پردہ کہتا ہے کوئی — ترا دستگیر و نگہبان ہوں میں

☆☆☆☆

سلام بحضور شیخ طریقت حضرت سیّدی غوثی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

○

مقیمِ قربت ربِّ عُلیٰ سلام علیک — فہیم نکتہ اِنّی انا سلام علیک

وہ تو کہ ذات سے تھا تیری ہم مریدوں کو — وہ فخر جس کی نہیں انتہا سلام علیک

بڑے بڑوں کو بھی دی تو نے دعوتِ توحید — تو جُز خدا نہ کسی سے ڈرا سلام علیک

تھی صبر و شکر و قناعت رضا تیری عادت — بوقت رنج و مصیبت بلا سلام علیک

جو صدق دل سے ہے آیا تیری حضوری میں — ضرور اس کو ملا مدعا سلام علیک

جُھکا کے سر کو حسامیؔ یہ پیش کرتا ہے — بصد نیاز بصد التجا سلام علیک

کردہ ضلع رتناگیری مہاراشٹرا کے مشہور بزرگ حضرت سید شاہ حسام الدین قادری صاحب قبلہؒ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواب کے ذریعہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب کے پاس جانے کا حکم فرمایا یہ شعر اُس کی ترجمانی ہے

"کہ خواجہؒ نے بھیجا وہ مہمان ہوں میں"

ماخذ: شجرہ طیبہ مطبوعہ 1965ء

دو قطعات تاریخ (مطبوعہ 1406ھ م1986ء)

برائے "میزان الطریقت" مصنفہ مولانا غوثوی شاہ

از حضرت مولانا سید شاہ حسام الدین قادریؒ (کردہ، رتناگیری مہاراشٹرا)

(سینئر خلیفہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ)

○

شاہ صحویؒ کے فیضان کی ہے علامت

جو طریقت کی میزان میں ہے لطافت

شہہ حسامیؔ سنادو، سب اہل جہاں کو

غوثوی شاہ کی ہے "یہ مخفی کرامت"

1406ء

☆☆☆☆

از: حضرت مولانا شاہ حکیم ہلال اکبری صاحبؒ (نلگنڈہ)

(خلیفہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ)

○

میزانِ طریقت میں ہیں عرفان کے گُہر

سالک کے لئے راہ ہدیٰ و نجمِ سحر

ہیں غوثوی شاہ چشم و چراغِ صحویؒ

تصنیف مُنیف کا ہے سَن "نور نظر"

1406ء

☆☆☆☆

ماخذ میزان الطریقت، مصنفہ مولانا غوثوی شاہ ۔۔۔ مطبوعہ 1406ھ 1986ء

منقبت در شان

امام المحققین الحاج حضرت مولانا پیر صحوی شاہ صاحب قدس اللہ نورہ

از: الحاج مولانا شاہ غوث محی الدین علیمی شاہ (سینئیر خلیفہ حضرت صحوی شاہ و مرتبہ کتاب ہذا)

○

فیوض آپ کے ہر سو عیاں ہیں صحوی شاہؒ
مُرید آپ کے پیر و جواں ہیں صحوی شاہؒ

نگاہ آپ کی تطہیر قلب کا باعث
سلوک آپ کے ورد زباں ہیں صحوی شاہؒ

دقائق اور حقایق کے بے بہا معدن
قلم سے آپ کے اکثر رواں ہیں صحوی شاہؒ

رموز آپ کے آگے کہاں رموز رہے
سکون نصیب دل عاشقاں ہیں صحوی شاہؒ

فنا میں حُسنِ بقا کا ہُوا ہے نظّارہ
نقوش آپ کے یوں جاوداں ہیں صحوی شاہؒ

شریعت اور طریقت کے راہ روشن ہیں
قدوم دل کے نشاں کہکشاں ہیں صحوی شاہؒ

کلام ہے کہ عبارت حدیث و قرآں سے
کچھ ایسے پیکر راز نہاں ہیں صحوی شاہؒ

منافقت کو زمانے کی یوں مٹائے ہیں
عداوتوں سے عدو بد گماں ہیں صحوی شاہؒ

تصوّر اور تعیّن میں آپ ان حد ہیں
جہاں نہاں ہیں وہیں عیاں ہیں صحوی شاہؒ

جو راز آپ کے جانا وہ حق شناس ہوا
حقیقتوں کے بڑے راز داں ہیں صحوی شاہؒ

نشر ہوئیں شبِ اسریٰ کی خوبیاں تم سے
سکون پائے دل انس و جاں ہیں صحوی شاہؒ

چراغ چشت شہۂ عارفاں، متاع وطن
مدارج آپ کے رشکِ زماں ہیں صحوی شاہؒ

جو راز آپ کے جانا وہ حق شناس ہوا
تمہیں سے کھُل پڑے راز نہاں ہیں صحوی شاہؒ

بلند حوصلگی آپ ہی سے ملی ہم کو
مُرید آپ کے سب کامراں ہیں صحوی شاہؒ

فقیر آپ کے در کا علیمیؔ ءِ ہے مُضطر
حروف اِس کے ابھی ناتواں ہیں صحوی شاہؒ

خدا سے فریاد "بوسیلۂ محمدیؐ"

از: مولانا غوثوی شاہ

(خانۂ کعبہ میں مانگی گئی دعا)

جولائی 1992ء

○

تو ہے پروردگار یا اللہ | میری جاں کا قرار یا اللہ
اُمت میں محمدؐ کی پیدا کیا | یہ تیرا کرم بار یا اللہ
ازل کا خدا تو ہم بندے تیرے | یہ دل کی پکار یا اللہ
بڑا احسان کیا جو مسلمان کیا | ورنہ ہوتے ہم خوار یا اللہ
سلسلہ خواجہؒ غوثؒ کا عطا کیا | یہ تیرا کرم پیار یا اللہ
قیامت میں ابو حنفیہؒ کے سنگ | ہو میرا حشر بار یا اللہ
صحویؒ شاہ کا نہ دامن چھوٹے کبھی | ہے میری یہ پکار یا اللہ
گناہوں خطاؤں میں ہے زندگی | تجھ سے ہر آن مجھ کو ہے شرمندگی
میں نہ جانوں تیری کیا ہے بندگی | تو ہے ستار و غفار یا اللہ
وقتِ آخر نہ آئے اگر مصطفٰےؐ | دونگا جان نہ میری، ملک کو خدا
کیا مجال جو چھوئے بدن بھی میرا | ہے یہ تیرا اختیار یا اللہ
پیر نے ایسا کلمہ پڑھایا مجھے | رنگ اپنا ایسا چڑھایا مجھے
ڈکوری کی طرح بنایا مجھے | ہے اُسکا یہ پیار یا اللہ
تو ہے پروردگار یا اللہ | میں گنہگار و خوار یا اللہ
حشر میں نظارہ نبیؐ کا ہو | آسرا حسنینؓ و علیؓ کا ہو
دامن شاہِ غوثیؒ و صحویؒ کا ہو | ہے یہ میرا اِصرار یا اللہ
تیرے حبیبؐ کی اُمت پہ ہے ستم | ٹھوکریں کھا رہے ہیں وہ پیہم
اُن پہ مولیٰ ہو کرم کرم | اُن کا بیڑا ہو پار یا اللہ
سلسلۂ صحویہ تا قیامت رہے | سلسلۂ غوثیہ با کرامت رہے
سلسلۂ کمالیہ با سلامت رہے | رکھ اسکو برقرار یا اللہ
بچے میرے بھی سدھریں سب | موتیاں میرے نہ بکھریں سب
فضل سے تیرے یہ سنوریں سب | تیرا اُن پہ ہو پیار یا اللہ
میرے بھائیوں پہ ہو لطف و کرم | میری بہنوں پہ ہو فضل و کرم
میرے ماں باپ پہ ہو کرم کرم | انکی بگڑی سنوار یا اللہ
پیر بھائیوں کو میری عطا ہو کچھ | معاف کردے انکی خطا ہو کچھ
میرے مولا اُن سے نہ خفا ہو کچھ | ہیں یہ شرمسار یا اللہ
غوثوی کی بگڑی بنایا تو | خوب اِسکو نکھارا سنوارا تو
ہے اُسکا تو ایک آسرا تو | ہے یہ تیرا طلبگار یا اللہ

☆☆☆☆

قدوۃ الواصلین حضرت سیدنا سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ علیہ الرحمہ کے عرس کا اشتہار

آثارِ مبارک

یعنی شمس العارفین حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کا پامفلٹ (پوسٹر)

جس میں حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کا نام واعظ کی حیثیت سے درج کیا گیا۔
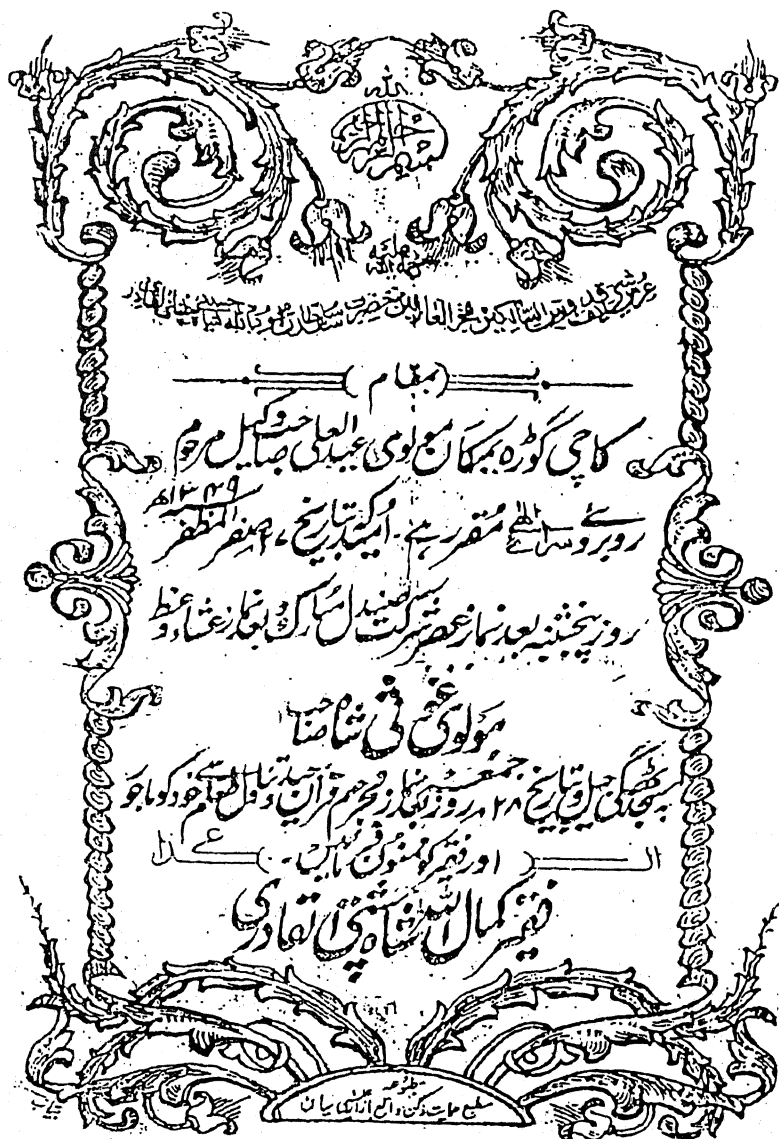
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرس شریف قدوۃ السالکین فخر العارفین حضرت سلطان محمود اللہ شاہ حسینی جیلانی القادری

بمقام

کاچی گوڑہ بمکان مولوی عبدالعلی صاحب وکیل مرحوم

روبرو ساٹھے مقرر ہے۔ ایک تاریخ ۲۷ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ

روز پنجشنبہ بعد نماز عصر شرکت صندل مبارک بعد نماز عشاء وعظ

مولوی غوثی شاہ صاحب

بہ مجلس کی جلی و تاریخ جمعہ ۲۸ ماہ روز بعد نماز فجر ختم قرآن مجید و تناول طعام خود کو جو

اور دیگر کو ممنون فرمائیں

الداعی

فقیر کمال اللہ شاہ چشتی القادری

مطبع حیات دکن

(10/Jamadi-ul-Awwal 1349 Hijri)

(7/Rajjab 1300 Hijri)

وہی متذکرہ عرس کے اشتہارات زیر نگرانی حضرت صحوی شاہؒ

(12th Nov. 1965)

(28/March 1979)

وہی متذکرہ عرس کے اشتہارات زیر نگرانی موجودہ جانشین و سجادہ نشین مولانا غوثوی شاہ

(11th July, 2002)

(14th / Sept. 1996)

شمس العارفین الحاج حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہ رحہ کا چہل ۴۰ سالہ عرس حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی نگرانی میں ۲۴ رجون ۱۹۷۱ء کو بہ صد اہتمام منایا گیا اور اس موقع پر حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ کی مزار از سر نو تعمیر کی گئی اور اُسکے اطراف جالی بھی لگائی گئی۔

حضرت مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کا سرسری تعارف
حیدر آباد کے مشہور روزنامہ سیاست میں بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ
مطابق ۲۴ جون ۱۹۷۱ء بروز پنجشنبہ شائع ہوا

حضرت مچھلی والے شاہؒ کا تعارف

اسم مبارک کمال اللہ شاہ اور عرفیت مچھلی والے شاہ تھی۔ نواح میسور میں آبائی وطن تھا۔ ابتدائی سکندر آباد دکن میں مقیم رہے۔ غلہ وکرانہ اور خشک مچھلی کے بڑے تاجر تھے۔ زبان وادب میں عربی، فارسی اور اُردو کے علاوہ حدیث، فقہ اور تفسیر میں بتدا اوسط تعلیم پائی تھی۔ خوش نویسی اور اچھے خطاط تھے۔ دکنی زبان میں اشعار بھی موزوں فرمایا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں کرنول کے ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہؒ جن کا تعلق سلسلہ شہمیریہ کڑپہ کے شیوخ سے تھا اور جن کا مزار حیدر آباد میں دواخانہ افضل گنج کے عقب میں واقع ہے۔ یہ اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ سید برہان الدین حقانی کے حکم سے حیدر آباد آئے ہوئے تھے ایک بار حضرت سلطان محمود اللہ شاہؒ اس دوکان کی طرف سے گذر فرما رہے تھے کہ نگاہیں چار ہوئیں دکان کا سودا دکان ہی پر رکھا رہ گیا۔

بس اُسی روز سے آپ کی حالت نے پلٹا کھایا۔ سارا کاروبار یکلخت ختم فرمادیا اور طلب حق میں اتنے آگے بڑھے کہ مطلوب عین شہود ہو چکا تھا۔ چنانچہ اسی کمال مشاہدہ میں آپ کی نگاہ بصیرت خود بصارت ہو چکی تھی جسکو دیکھتے، جدھر نظر ڈالتے اپنے منظور حقیقی ہی سے "مولا مولا" کہکر مخاطب ہوتے۔ بالآخر ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ م یکم ستمبر ۱۹۳۲ء بروز پنجشنبہ بوقت مغرب بمقام سرائے الٰہی، الٰہی چمن کاچی گوڑہ اپنی خانقاہ میں واصل بحق ہوئے۔ مدفون بھی وہیں ہوئے۔ انقطاع روح وبدن سے آپ مطلع ہو ہی چکے تھے چنانچہ اس روز صبح میں حسب عادت ہفتہ وار خیرات کی تقسیم فرماتے ہوئے حاضر الوقت معتقدین سے اپنی موت کے تعلق فرمایا کہ "مولا! فقیر اب چلتا ہے یہ آخری خیرات ہے"۔

آپ وجد وکیف اور۔۔ محویت کی شراب طہور سے ہمیشہ مخمور رہتے۔ نتیجہ میں بڑے بڑے ساحران علم وہنر اور ناموران شغل وکمال آپ کی چشم افسوں کا شکار تھے۔ خلفاء میں حضرت مولانا برکات احمد ٹونکی، استاد مولانا مناظر احسن گیلانی) حضرت محمد حسینؒ، حضرت احمد حسین، حضرت سید حسین کے علاوہ حضرت پیر غوثی شاہؒ آپ کے خلیفہ وجانشین تھے جن کی وساطت سے دور دراز تک سلسلہ پھیل چکا ہے۔ آپ کے مرید پروفیسر الیاس برنی نے لحد میں اتارا۔ دکن کے وزیر اعظم مہاراجہ کشن پرشاد مدار المہام کے علاوہ سر اکبر حیدر نواز جنگ اور دیگر کئی مشاہیر، امراء والیان شہر، علماء ومشائخ بوقت تدفین موجود تھے۔ قبر میں رونمائی کے وقت مہاراجہ کشن پرشاد نے کہا حضرت بہت مطمئن نظر آتے ہیں۔ آج حضرت کو پردہ فرماکر چالیس سال ہو رہے ہیں اور حضرت کے وابستگان ومعتقدین کی طرف سے ملک کے کئی مقامات چالیس سالہ یوم منایا جارہا ہے۔

اب اس سلسلہ کے موجودہ سجادہ نشین کی حیثیت سے مولانا صحوی شاہ صاحب کا نام متعارف ہے۔ (بحوالہ روزنامہ سیاست پنجشنبہ ۲۴ جون ۱۹۷۱ء)

سیاست
The Siasat Daily HYDERABAD

حضرت مچھلی والے شاہؒ

اعلیحضرت الحاج حضرت سیدی پیر غوثی شاہ صاحب کے اشتہارات
زیر نگرانی حضرت صحوی شاہ صاحبؒ

On 4th Shawwal 1390 Hijri, At Baith-un-Noor, Chanchalguda, Hyderabad.

On 5th January, 1968
At Bait-un-Noor, Chanchalguda, Hyd.

On 19th February 1964
At Bait-un-Noor, Shamsheergunj, Hyd.

اعلیٰحضرت الحاج حضرت سیدی پیر غوثی شاہ صاحب کے اشتہارات
زیر نگرانی الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ موجودہ جانشین وسجادہ نشین

On 23rd June, 1985
At : Masjid-e-Afzal Gunj,
Hyderabad.

On 15th August, 1980
At Masjid-e-Kareemullah Shah,
Begum Bazar, Hyd.

On 9[th] December,2002
At: MASJID-E-KAREEMULLAH SHAH
Begum Bazar, Hyd.

On 31[st] December,2000
At: MASJID-E-KAREEMULLAH SHAH
Begum Bazar, Hyd.

بیت النور پر حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہ کا آخری جلسہ عید الاعیاد "عید میلاد النبی"
اس اشتہار میں بائیں جانب تیسری لائن میں مولانا غوثوی شاہ کا بھی نام درج ہے۔

مفسر قرآن الحاج حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحبؒ (خلف خلیفہ وجانشین الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ)
کے چہلم کا اشتہار جس میں مولانا غوثوی شاہ خلیفہ وجانشین حضرت صحوی شاہؒ درج ہے
اور اسی اشتہار میں حضرت سید واجد علی شاہ صاحب و حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر رشید صاحب
(سینئیر خلفاء حضرت غوثی شاہ صاحب کے بھی اسمائے مبارکہ درج ہیں)
جنہوں نے بموقعہ عرس مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی حاصل کی
لهم اجرهم و نورهم و رحمته الله علیهم

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

ذکر الصالحین تنزیل الرحمۃ و کفارۃ الذنوب

قطب الارشاد مفسر قرآن بحر العرفان حضرت مولانا الحاج پیر **صحوی** شاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ

کی یاد میں

زیر نگرانی جامع سلاسل حضرت مولانا **غوثوی** شاہ صاحب قادری چشتی نقشبندی سہروردی طبقاتی اکبری سجادہ نشین سلسلہ عالیہ صحویہ غوثیہ کمالیہ، خلیفہ و جانشین حضرت پیر و مرشد صحوی شاہ صاحب قبلہؒ

عظیم الشان جلسہ منایا جارہا ہے

حسب صراحت عنوان و مقررین بروز

جمعہ ۲۲/ جون ۱۹۷۹ء م ۲۶/ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ بمسجد افضل گنج حیدرآباد ۹ ساعت شب

قرات ـ مولانا شاہ محمد غوث صاحب خلیفہ حضرت ممدوحؒ

- مولانا الحاج میسو ابو علی شاہ صاحب خلیفہ حضرت پیر و مرشد ممدوح — لیلت کیا ہے ؟
- مولوی شیخ عثمان صاحب زاہد زبیری بی ایس سی — فضائل معراج
- مولانا حافظ ابو یوسف صاحب ایم ایس سی — کمال معراج
- مولانا محمد انس صاحب بی اے (خلیفہ حضرت ممدوح) — اہل انعام
- مولانا محمود پاشاہ صاحب قادری تخت نشین — مرتبہ ولایت
- مولانا سید عبدالوہاب بخاری صاحب افضل العلماء — نعمت اتم
- ڈاکٹر غلام دستگیر رشید پی ایچ ڈی (خلیفہ حضرت پیر فرقانی ممدوح) — اسرار معراج

نعت ـ مولوی قاسم شاہ صاحب و حفیظ پاشاہ صاحب

- مولانا شاہ سید لیاقت حسین صاحب (سابق صدر شعبہ عربی) — بصائر
- مولانا سید فرید پاشاہ صاحب قادری — تقریر
- مولانا رضوان القاسمی صاحب خطیب مسجد عامرہ — اہمیت معراج
- مولانا شاہ رفیع الدین صاحب (پیر ...) — مقام عبدیت
- مولانا شاہ ظہیر الاسلام صاحب (خلیفہ حضرت ممدوح)
- مولانا شاہ عبدالقدوس صاحب (خلیفہ حضرت ممدوح) — معراج کیا ہے؟
- حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب جانشین حضرت ممدوحؒ — فیضان معراج

سلسلہ صحویہ غوثیہ کمالیہ

مفسر قرآن الحاج حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے پہلے عرس ۱۹۸۰ء کا اشتہار

زیر نگرانی مولانا غوثوی شاہ جس میں مولانا غوث خاموشی صاحب (تعمیر ملت)، مولانا حافظ ابو یوسف صاحب (ایم ایل سی)، حضرت مولانا سید فرید پاشاہ صاحب قبلہؒ، حضرت مولانا افضل العلماء، مولانا سید عبدالوہاب صاحب، مولانا ڈاکٹر غلام دستگیر رشید صاحب، مولانا عباس شاہ منصور خراساں اور حضرت سید واجد علی شاہ صاحب قبلہؒ (سینئر خلیفہ حضرت غوثی شاہ صاحب) کے اسمائے مبارکہ شامل ہیں اس پہلے عرس کے موقع پر حضرت غلام دستگیر رشید صاحب اور حضرت سید واجد علی شاہ صاحبؒ نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی حاصل کی۔

(اے مرکز گریزباغیو۔۔۔ تم غوثوی شاہ کی کن کن حقیقتوں کو جھٹلاؤ گے۔

فقط شاہ محمد عبدالستار (معتمد مرکزی سلسلہ غوثیہ کمالیہ مرکز المراکز، حیدر آباد)

اعراس کے اشتہارات الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ

زیر نگرانی الحاج مولانا غوثوی شاہ

On 7th February 1998
At : Macca Masjid, Charminar, Hyd.

On 17th February, 1987
At : Macca Masjid, Charminar, Hyd.

On 17th September, 2000
At : Masjid-e-Afzalgunj, Hyd.

On 28th August, 2002
At : Masjid-e-Afzalgunj, Hyd.

A few posters of Milad-un-Nabi (S.A.S.)

Under the patronage of Moulana Sahvi Shah Saheb (Rh) On 7th Feb. 1979	Under the patronage of Moulana Sahvi Shah Saheb (Rh) On 15th Sept. 1959

Under the patronage of Moulana Ghousavi Shah Saheb

On 22nd May, 2002.	On 23rd Nov, 1985	On 28th Jan. 1980

الحاج مولانا غوثوی شاہ صاحب کی طرف سے کی گئیں کانفرنسوں کے اشتہارات

عالمی مذاہب کانفرنس ○ عالمی مسلم کانفرنس ○ ختم نبوت کانفرنس اور آل انڈیا سنی چار آئمہ کانفرنس

THE WORLD MUSLIM CONFERENCE
ON 9/3/1994
AT : QULI QUTUB SHAH STADIUM, HYD.

THE CONFERENCE OF WORLD RELIGIONS
ON 25/12/1991
AT QULI QUTUB SHAH STADIUM, HYD.

THE CONFERENCE OF
WORLD RELIGIONS
ON 25/12/1991
AT QULI QUTUB SHAH
STADIUM, HYD.

ALL INDIA SUNNI
CHAR AIMA CONFERENCE
ON 7/10/2001.
AT JAMIA MASJID
AFZALGUNJ, HYD.

KHATM-E-NABUVAT
CONFERENCE
ON 1/11/1996
AT KHILWATH MAIDAN, HYD.

URS PERMISSIONS

اعراس کے اجازت نامے

کمشنر انڈومنٹ کا اجازت نامہ

Letter from Commissioner Endowments to the Commissioner of Police to grant permission to conduct Jalsa at Macca Masjid on 10/1/1986

Government of Andhra Pradesh

No.No.E4/67549/85., dt.20-11-1985.

From

M.K.R.Vinayak,I.A.S.,
Commissioner,
Endowments Department,
A.P. Hyderabad.

To

The Commissioner of Police,
Hyderabad.

Sir,

Sub: Permission to conduct Jalsa at Macca Masjid on 10-1-86 - permission Requested.

Ref: Moulana Ghausavi Shah L 15-11-85.

...

A true copy of the reference cited is sent herewith.

Kindly intimate this office whether the permission sought for can be granted.

for Commissioner.

2. Copy to Sri Moulana Ghausi Shah Sahib, Anjuman-e-Tahaqiquh Irfan center, Hyderabad.
3. Copy to Asst.Commissioner Police, Chaderghat, Hyderabad.
4. Copy to Sub-Inspector, Hussaini Alam.

M.K.K.
21/11/85.

اکزیبیشن سوسائٹی کی طرف سے اجازت نامہ

Permission from the Exhibition Society to conduct Conference of World Religions at Exhibition Grounds on 5/3/1989.

EXHIBITION SOCIETY

Date 3.3.1989

To

Sri Mirza Anwar Baig
Chairman
A.P.Minorities Commission
Secretariat, Hyderabad

Sir,

Sub : Allotment of Exhibition Grounds on 5th March, 1989 to hold the Conference of World Religions - Reg.

Ref : Your Lr. dated 6.2.1989

With reference to your letter cited, the Society is pleased to inform you that the Managing Committee has accorded permission to hold the conference of World Religions on 5th March, 1989 at the Exhibition Grounds free of charge.

However you have to pay Rs.100/- only towards the Conservancy charges which may kindly remitted in the Exhibition Society at the earliest.

Thanking you,

Yours faithfully,

HONY. SECRETARY

CHAIRMAN

مغل پورہ اردو گھر کا اجازت نامہ

Permission from Urdu Ghar Society to conduct Fiqah Conference at Urdu Ghar (Hall) Audiouriom, On 20/1/1991

اجازت نامہ

جناب ....

آپ کے حسب خواہش بتاریخ ..... روز ..... وقت .....

اردو گھر ہال (آڈی ٹوریم) کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کا اجازت نامہ

Permission from ACP Sultan Bazar to conduct Urs Hazrath Ghousi Shah at Begum Bazar on 21/5/1988

Proceedings of the Asst.Commissioner of Police, Sultanbazar Divn.,

Present: Shri Chava Ramakoti

Read: Your application dtd.13.5.88.

...

Pro.No: 565 /SBP-D/1988 Dt. 21.5.1988.

Order: Permission is hereby accorded to assemble five and more persons in connection with religious meeting of Yum-e-Visal of Hazrat Ghousi Shah at Begum Bazar and also permitted to use box type loud speakers (two) on 21.5.88 in between 9 p.m. and 11 p.m. only.

Subject to the following conditions:-
1) They should not play/music objectionable songs etc.;
2) They should kept the voice at low value and
3) The licencee should follow the instructions issued by the local police from time to time.

Asst.Commissioner of Police,
Sultanbazar Divn.,Hyd.

To
Sri Shah Mohammed Azam,
Jt. Secy. Silsilae Sahvia
H.No:17-3-114, Imambada,
Ghousia Masjid, Yakutpura,Hyd.

Copy to SHO Afzalgunj PS for information & necessary action to Rodt.No. 802/IAD/IS/88 dtd.21.5.88.

URS PERMISSIONS

اعراس کے اجازت نامے

ڈپٹی کمشنر پولیس کی جانب سے اجازت نامہ

Permission from Dy. Commissioner of Police East Zone, Hyd to conduct All India Sunni Char Aima Conference on 7/9/2001.

PROCEEDINGS OF THE DY.COMMISSIONER OF POLICE, EAST ZONE, HYD.

Present:- Sri C.V. Anand, IPS.,

Read: Application dated: 17-8-2001.

No.HE-4/3107/2001. Dated: 3-9-2001.

ORDER:

Permission is hereby accorded to Sri Moulana Ghousavi Shah Convenor of All Indian Sunni Char Aimma Conference Chanchalguda, Hyderabad for assembly of 5 or more persons and to conduct ALL INDIA SUNNI CHAR AAIMA CONFERENCE on 7-9-2001 at Jamia Masjid, Afzalgunj Hyderabad at 9.00 PM. Subject to the conditions is enclosed herewith.

Encls: (Conditions)

3/9

Dy. Commissioner of Police,
East Zone, Hyderabad.

To
Sri Moulana Ghousavi Shah
Convenor of All Indian Sunni Char Aimma Conference
16-3-845, Chanchalguda, Hyderabad.

Copy forwarded for information and necessary action to:-
1. The Station House Officer, Afzalgunj P.S.
2. The Asst. Commissioner of Police, Sultanbazar Divn.
3. The Inspector of Police, East Zone P.C.R.

وقف بورڈ کی جانب سے اجازت نامہ

Permission from the CEO, A.P. State Wakf Board to conduct Urs Hazrath Moulana Sahvi Shah on 23/8/2002.

ANDHRA PRADESH STATE WAKF BOARD

Farrok Manzil,
Public Garden Road,
Hyderabad.

No.D1/Gen/Urs/2002: Dated: [illegible]-8-2002

From:
The Chief Executive Officer,
A.P.S. Wakf Board,
Hyderabad.

To:
The Station House Officer,
Afzalgunj Police Station,
Hyderabad.

Sir,

Sub: [illegible] – Annual Urs ceremony of Dargah Hzt. Moulana Sahvi Shah at Mosque Afzalgunj, Hyderabad – Necessary Police bandobast – Requested – Reg.

I am to state that the annual Urs of Dargah Hzt. Moulana Sahvi Shah is going to be held at Mosque Afzalgunj, Hyd., on 23-8-2002.

Therefore, it is requested to make necessary Police bandobast during the performance of the Urs to avoid any untoward incident and to conduct the Urs in a peaceful atmosphere.

Yours faithfully,

Chief Executive Officer

Copy to:
1. The Asst. Commissioner of Police, East Zone, Hyd.
2. The Inspector Auditor Wakfs, Circle-II, for information and necessary action.
3. Janab Moulana Ghousavi Shah, Baith-ul-Noor, H.No.16-3-845, Chenchalguda, Hyd. 24.

ایچ ای ایچ دی نظام ٹرسٹ کی جانب سے اجازت نامہ

Permission from H.E.H. The Nizam Trust to conduct Urs Hazrath Sahvi Shah (Rh) at Afzalgunj Mosque, on 12th/8/2002.

[illegible handwritten Urdu letter]

قلی قطب شاہ اربن ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کی جانب سے اجازت

Permission from the Secretary QQSUDA to conduct World Muslim Conference on 19/3/1994.

From:
The Secretary,
Quli Qutub Shah Urban Development Authority,
Darulshifa, Hyderabad.

To
The Convenor Secretary – General,
And President, Falah-e-Muslim Society,
Baith-un-Noor
16.3.845, Chanchalguda,
Hyderabad – 500 024.

Lr.No.A6/377/94: Dated: 25.2.1994.

Sir,

Sub:- QQSUDA – Allotment of QQS Stadium on 19.3.1994 in connection with the holding of World Muslim Conference permission – Accorded.

Ref:- Your Lr. Dt. 10.12.1994.

* * *

With reference to the letter cited, I am to inform that this Authority has permitted to conduct 'World Muslim Conference' in the premises of Quli Qutub Shah Stadium, City College, Hyderabad on 19.3.1994 subject to the condition that the Stadium should be maintained properly, without causing any damage.

If any Government functions falls on the above date the permission will be cancelled.

Yours faithfully,

SECRETARY,
QQSUDA, Hyd.

Copy to: 1) The Pre-Audit Officer, along with D.D. for Rs.200/- D.D. No.930205, Dt.24.2.1994.
2) The Asst. Director (M), QQSUDA., Hyd.
3) The Phy. Instructor, QQSUDA., Hyd.
4) The Asst. Engineer, QQS Stadium, Hyd.
5) The Watchman, QQS Stadium, Hyd.

} for information

اشارات علوم کلمہ طیبہ
مرتبہ الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب
ادارہ النور تاریخ طباعت ۱۳۴۷ھ م ۱۹۲۸ء
دائرۃ النور دائرۃ الحقیقت الوجود
مرتبہ الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب
ادارہ النور تاریخ طباعت ۱۳۶۹ھ م ۲۶ اپریل ۱۹۵۰ء
سبیل بصیرت، تعلیمات سلسلہ غوثیہ کمالیہ
مرتبہ الحاج حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب
(ادارہ النور) تاریخ طباعت ۹ ڈسمبر ۱۹۷۶ء
تشریحی کلمہ طیبہ
مرتبہ : الحاج مولانا غوثوی شاہ
ادارہ النور تاریخ طباعت ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء
م ۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
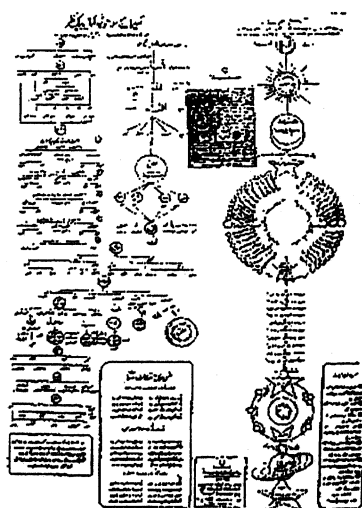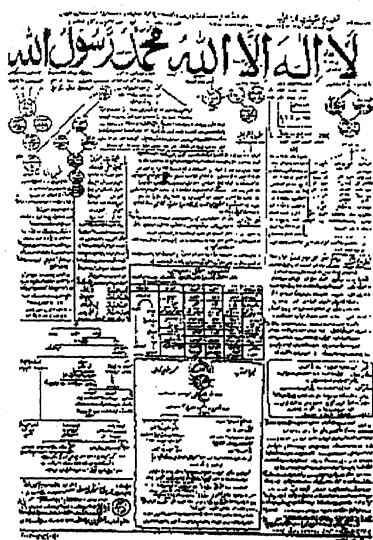
سرائے الٰہی کاچی گوڑہ کی جائیداد و ملکیت سے متعلق

صاحبِ جائیداد حضرت سیدی کمال اللہ شاہ المعروف سیدی مچھلی والے شاہؒ

کا توصیف نامہ (وصیت نامہ)

چہار شنبہ ۱۸ ماہ رجب ۱۳۴۱ھ م ۷ مارچ ۱۹۲۳ء

۴۸٦
۹۲

نقل توقیف نامہ

میں مسمی سید کمال اللہ شاہ قادری نظامی چشتی پسر سید محی الدین علی شاہ مرحوم مغفور ساکن کاچی گوڑہ پیشہ توکل - عمر ٦۰ سالہ بحالت صحت و ثبات عقل و حواس بخوشی تمام بلا کسی مجبوری کے اقرار صحیح و صریح کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میں نے اپنی (جائیداد غیر منقولہ زیر درگاہ طالب المولیٰ تاج النساء خاتون رحمۃ اللہ علیہا حسب تفصیل ذیل (۱) سرائے الٰہی (۲) آبدارخانہ الٰہی - (۳) مدرسہ الٰہی - (۴) لنگرخانہ الٰہی - (۵) مکی و (٦) باورچیخانہ - (۷) حمام و (۸) پاخانہ - (۹) حوض ہائے آبنوشی جانوران - (۱۰) چبوترہ درگاہ شریف - (۱۱) زمین و (۱۲) باغ موسومہ الٰہی چمن تحت درگاہ شریف) جسکی مالیت (تخمیناً پانچ ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ) اور آمدنی سالانہ یا ماہانہ (کچھ نہیں) ہے واقع (قبرستان الٰہی چمن متصل پھاٹک حجل قدیم کاچی گوڑہ جس پر تاریخ تحریر ہذا تک بلا شرکت غیرے قابض و متصرف ہوں اور جو تمام دیون و نزعات سے مبرا ہے اور میرا قبضہ ملکیت جس زائد کی لمبائی پر ہے اوس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اس جائیداد سے اپنی ملکیت و حقیت کا تعلق بالکل منقطع کر کے بغرض خیر جاریہ یعنی (آسائش خلق اللہ و خدمت درگاہ شریف مذکورہ) فرض وقف کرنے کے واسطے ہمیشہ کے لئے وقف کیا ہوں - اب مجھکو اور میرے ورثا کو اس جائیداد کی نسبت کسی طرح حق ملکیت نہ اس وقت حاصل ہے اور نہ آئندہ رہیگا - اور حق تولیت اس کا (فقیر سید کمال اللہ شاہ قادری نظامی چشتی) کو حاصل رہیگا - لہٰذا یہ چند کلمہ بطریق توقیف نامہ لکھدئے گئے کہ آئندہ سند رہے اور عندالحاجت کام آئے فقط

العبـــــــــد

دعا گو فقیر حقیر کمال اللہ شاہ چشتی القادری عفی عنہ

مورخہ ۲ - ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۲ف مطابق

۱۸ - ماہ رجب سنہ ۱۳۴۱ھ صلعم -

حضرت کمال اللہ شاہ صاحبؒ کی جائیداد سرائے الٰہی چمن (کاچی گوڑ) کا گزٹ میں اندراج

WAKF No. 1, 2 and 3 Register

Registered No. H. S. F./49 (Price: 1-20 Paise.

ఆంధ్ర ప్రదేశ్ రాజ పత్రము

SUPPLEMENT TO PART—II OF THE ANDHRA PRADESH GAZETTE

PUBLISHED BY AUTHORITY

No. 27-A] HYDERABAD, THURSDAY, JULY 12, 1984

NOTIFICATIONS BY HEADS OF DEPARTMENTS, Etc.

10. Survey Number.—
11. Extent (Dry).—
12. Extent (Wet).—
13. Non-Agricultural:
Three houses.

Nature of property i.e., House|Malgi etc.—

14. Municipal Number.—3-1-100 to 3-1-103.

15. Remarks:
Registered: File No. 14|2 of 1351 F.

1. Serial Number.—1567.

2. Name of Taluk or Village or Ward.—Ward No. 3, Block No. 1, Kachiguda, Thagi Jail.

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—Maqbera Nasaniyan with two graves Nos. 3-1-795 and 3-1-796, Area: 321 sq. yds. (S) (5).

4. Nature and object of Wakf.—Fateha (R).

5. Boundaries:—
North.—House of Naidu.
South.—Open land.
East.—Motor garage.
West.—House.

6. Name of Mutawalli.—Wakf Board.

7. Gross Income.—Rs.

8. The amount of land Revenue Cesses, Rates and Taxes payable in respect of Wakf Properties Rs.—

9. The expenses incurred in the realisation of the income and pay or other remuneration of Mutawalli of the Wakf.

Details of Wakf properties attached to the Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—
11. Extent (Dry).—
12. Extent (Wet).—
13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e., House|Malgi etc.—One Room.

14. Municipal Number.—3-1-795

15. Remarks:
Registered: File No. 3420 5|2 of 1953 A.D.

1. Serial Number.—1568.

2. Name of Taluk or Village or Ward.—Ward No. 3, Block No. 1, Kachiguda, Thagi Jail.

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—Sarai Elahi Chaman (4 houses), Nos. 3-1-810 to 3-1-813, Area: 1092 sq. yds. (S) (6).

4. Nature and object of Wakf.—For Travellers (C)

5. Boundaries:—
North.—Road.
South and East.—Graveyard.
West.—Way.

6. Name of Mutawalli.—Wakf Board.

7. Gross Income.—Rs. [illegible] (Rent).

8. The amount of land Revenue Cesses, Rates and Taxes payable in respect of Wakf Properties, Rs.—

9. The expenses incurred in the realisation of the income and pay or other remuneration of Mutawalli of the Wakf.

Details of Wakf properties attached to the Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—
11. Extent (Dry).—
12. Extent (Wet).—
13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e., House|Malgi etc.—3 Rooms, 1 Hall, House Harraj Penta, 75 sq. yds. 280 sq. yds.

14. Municipal Numbers.—R. Nos. 3-1-810 to 3-1-813; H. Nos. 3-1-469 and 3-1-470.

15. Remarks:
Registered: File No. 792 of 1332 F.

1. Serial Number.—1569.

2. Name of Taluk or Village or Ward.—Ward No. 3, Block No. 1, Kachiguda, Thagi Jail.

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—Mosque Thaggi Jail with graves Nos. 3-1-816 and 3-1-817, Area: 1945 and 3022 sq. yds. (S) (3).

4. Nature and object of Wakf.—Prayer and Burial (R).

5. Boundaries:—
North.—Road to Amberpet.
South.—Musi River.
East.—Way to Graveyard.
West.—Thaggi Jail building.

6. Name of Mutawalli.—Osmar-uz-Zaman, President, Mosque Managing Committee.

7. Gross Income.—Rs. 1,620-00 (Rent).

8. The amount of land Revenue Cesses, Rates and Taxes payable in respect of Wakf Properties Rs.—

9. The expenses incurred in the realisation of the income and pay or other remuneration of Mutawalli of the Wakf.

Details of Wakf properties attached to the Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—
11. Extent (Dry).—
12. Extent (Wet).—
13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e., House|Malgi etc.—Building and land, 1 Hall, 1 Room, 2 Varandahs Courtyard 1945 sq. yds. 3022 sq. yds.

14. Municipal Number.—3-1-817; 3-1-816

15. Remarks.
—Registered: File Nos. (1) 100|2 of 1329 F.
(2) 2018|2 of 1350 F.; (3) 92|2 of 1332 F.

1. Serial Number.—1570

2. Name of Taluk or Village or Ward.—Ward No. 3, Block No. 1, Kachiguda, Thagi Jail

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—[illegible]

4. Nature and object of Wakf.—[illegible]

آندھرا پردیش مسلم وقف بورڈ کی جانب سے حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحبؒ کو سرائے الٰہی چمن کاچی گوڑہ اڈھاک کمیٹی صدر بنایا گیا۔

مجلس انتظامی درگاہ حضرت

سیاست

مجلس انتظامی درگاہ حضرت مچھلی والے شاہؒ

مراسلہ از دفتر معتمدی آندھرا پردیش وقف بورڈ - ۱۱-۳-۳۲۱ شاہ قوٹھی روڈ - حیدرآباد

۲ے۰۳ نمبر مسل ۲۹/۲/۱۲ ۷۶ کٹ/کھاجات

مورخہ ۲۰/۸/۷۶ ع

عنوان ۔ تشکیل اڈھاک کمیٹی برائے تحفظ جائیداد از درگاہ حضرت کمال اللہ شاہ عرف مچھلی والے شاہ صاحب

بخدمت جناب مولانا پیر غوثوی شاہ صاحب سجادہ نشین و جانشین سلسلہ غوثیہ کمالیہ صدر اڈھاک کمیٹی برائے تحفظ جائیداد درگاہ حضرت کمال اللہ شاہ عرف مچھلی والے شاہ صاحب

حسب تحریک وابستگان سلسلہ غوثیہ کمالیہ حیدرآباد (ملاحظہ بنظر خاص) حالات مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل اڈھاک کمیٹی برائے تحفظ جائیداد درگاہ حضرت کمال اللہ شاہ عرف مچھلی والے شاہ صاحب کی تاریخ اجرائی احکام ہذا سے (۶) ماہ کیلئے منظوری دیجاتی ہے۔

۱۔ جناب مولانا حضرت پیر غوثوی شاہ صاحب سجادہ نشین و جانشین سلسلہ غوثیہ کمالیہ ۔ صدر

۲۔ " الحاج نواب سعید جنگ بہادر سابق چیف جسٹس

۳) " افضل العلماء الحاج سید عبدالوہاب صاحب بخاری سرکاری ایوارڈ یافتہ

۴۔ " الحاج غلام دستگیر رشید صاحب سابق پروفیسر فارسی سرکاری ایوارڈ یافتہ

۵۔ " الحاج پروفیسر قاضی الدین صاحب (کاچیگوڑہ)

۶۔ " الحاج مولوی سید یوسف الدین صاحب بی ۔ سی ۔ ایس ریٹائرڈ کلکٹر

۷۔ " الحاج مولانا شاہ محمد عبدالقادر صاحب ایم ۔ اے سابق مددگار معتمد تعلیمات

۸۔ " مولوی خلیل اللہ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ایڈوکیٹ

۹۔ " الحاج مولوی محمد علی بیگ صاحب بی ۔ اے (کاچیگوڑہ)

۱۰۔ " الحاج شاہ مرزا احمد بیگ صاحب (کاچیگوڑہ)

۱۱۔ " الحاج مولوی جمال الدین صاحب محمود سابق اسپیشل آفیسر ہائیکورٹ

ب ۔ تشکیل اڈھاک کمیٹی سے براہ کرم دیگر اراکین کو مطلع فرمادیا جائے تو مناسب ہے۔

مثنیٰ ہذا بخدمت جناب صدر صاحب سرکل وقف کمیٹی نمبر ۶ ۔ اطلاعاً مرسل ہے

مثلث جناب انسپکٹر آڈیٹر صاحب اوقاف سرکل ۶ ۔ بغرض اطلاع و کارروائی ضروری مرسل ہے ۔ فقط ۔

حسب تجویز معزز صدر نشین بورڈ

شرح دستخط ۔ معتمد وقف بورڈ ۔

True Copy

[signature]

Assistant Engineer, P.W.

Dept. Verification Sub-Div.

PROCEEDINGS OF THE CHIEF EXECUTIVE OFFICER:APSWB::HYD.,

Present:-Sri Mirza Hasan Ali Baig,
Chief Executive Officer,
A.P.S.Wakf Board, Hyd.

No:116/Hyd/K/01 Date:20-7-2002

Sub:- Hyd.city-kachiguda-Serai Ilahi D.H.Kamalullah Sah alias Machilwala Shah, extension of term of Adhoc Committee orders issued.

Read:-1)A/c.Moulana Ghousvishah Saheb dt:30-10-01
2)Report of I.A.dt:10-6-02
3)Recommendation of Sub Committee, dt:24-6-02
4)Board resol.381/2002, dt:6-07-02.

ORDER:-

The Wakf Institution known as D.Hzt.Kamalullah Shah alias Machilwala Saheb situated at Serai Ilahi, Thagi Jail, kachiguda, Hyd.is a notified waqf published in A.P.Gazette.

A proposal was received from Moulana Ghouswishah saheb vide ref.1st read above for the extension of term of Adhoc Committee for the subject institution.

The matter was placed before the Board. The Board vide its resol.in the ref.4th read above has unanimously resolved to extend the term of the Adhoc Committee to the subject institution for a period of One year.

Accordingly the term of the Adhoc Committee to D.hzt.Kamalullah Shah alias Machilwala Shah is hereby extended u/s18 of the Wakf Act 1995 for a period of One year from the date of issue of this order consisting of the following members:-

1.Moulana GhousviShah Saheb	President
2. " shah Abdul Sattar	Vice President
3. " shah Mohd.Younus	Secretary
4. " Shah Khaja Abdul Razak	J.Secretary
5. Prof.Moulana Khaja Shah Muzafferuddin	Treasurer
6. Shah Mohd.Ghouse Saheb	Member
7.Moulana Fasihatullah, Advocate	"
8.Alhaj Moulana Khaja Azeemuddin Rowshan	"
9.Moulana Mohd.Moulana	"
10.Abdul Hafiq Junaid	"
11.Moulana Dr.Hakeem Ahmed Alishah	"

The Adhoc Committee should discharge its legitimate duties under the provision of the Wakf Act 1995 and rules framed there under and should follow the directions issued by the O/o.Wakf Board from time to time.

The Wakf Board reserves its right to modify/cancel/alter withhold the orders at any time without assigning any reasons thereof.

CHIEF EXECUTIVE OFFICER

To
Moulana Ghousvi Shah Saheb
President, Adhoc Committee,
D.hzt.Kamalullah Shah Saheb, kachiguda,
Hyderabad.

Copy to I.A. Wakf, C.No: 3 & 6
" supdt/DCB/Sudy/Rent/Legal/Record
" P.A.to Chairman/P.A.to CEO.Spare.

حکومت آندھرا پردیش وقف بورڈ کی جانب سے مولانا غوثوی شاہ کو سرائے الٰہی اڈھاک کمیٹی کا دوسری بار چیرمن قبول کیا گیا۔

20-7-2002
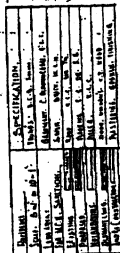
مسجد کریم اللہ شاہ، بیگم بازار حیدر آباد کا گزٹ میں تذکرہ
جس میں حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب متولی مسجد بنائے گئے ہیں
(جمعرات ۹ مئی ۱۹۸۵ء)

Registered No. H.S.E.-49 [Price: 1-20 Paise

ఆంధ్ర ప్రదేశ్ రాజ పత్రము

SUPPLEMENT TO PART II
OF
THE ANDHRA PRADESH GAZETTE
PUBLISHED BY AUTHORITY

No. 19-A] HYDERABAD, THURSDAY, MAY 9, 1985.

NOTIFICATIONS BY HEADS OF DEPARTMENTS ETC.

REVENUE NOTIFICATIONS

SURVEY OF WAKF PROPERTIES

1. Serial Number.—1932.

2. Name of Taluq or Village or Ward.—Hyderabad City-Ward No. 15 Block No. 6, Pathan Wadi, Begum Bazar.

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—Masjid Kareemullah Shah Saheb with Dargah Hazrath Kareemullah Shah and Ghousi Shah with some graves No. 15-6-341, Area: 352 Sq. yds. (S) (48).

4. Nature and object of Wakf.—Prayer and Fateha (R).

5. Boundaries:—

North.—Graveyard.

South.—House of Syed Yakoob Saheb.

East.—Way and graveyard.

West.—Area of Haji Shaik Ibrahim.

6. Name of Mutawalli.—Sahvi Shah, son of Ghousi Shah, resident of Shah Ali Banda.

7. Gross Income.—Rs. 700/- (Subs).

8. The amount of land Revenue Cesses, Rates and Taxes payable in respect of Wakf properties.—

9. The expenses incurred in the realisation of the income and pay or other remuneration of Mutawalli of the Wakf.

Details of Wakf properties attached to Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—

11. Extent.—Dry:

12. Extent.—Wet:

13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e. House/Malgi etc.—

14. Municipal Number.—

15. Remarks:—Registered.

1. File No. 210/2 of 1350 F.

2. File No. 72 5/22 of 1952.

1. Serial Number.—1933.

2. Name of Taluq or Village or Ward.—Hyderabad City-Ward No. 15, Block No. 6, Pathan Wadi, Begum Bazar.

Details of Wakf properties attached to Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—

11. Extent.—Dry:

12. Extent.—Wet:

13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e. House/Malgi etc.—One house and land.

14. Municipal Number.—

15. Remarks:—Registered.

File No. 209/2 of 1350 F.

1. Serial Number.—1934.

2. Name of Taluq or Village or Ward.—Hyderabad City-Ward No. 15 Block No. 6 Osmania Hospital, Afzal Gunj.

3. Name and situation of Wakf Sunni or Shia.—Graveyard old and Dargah, Siddi Baba Saheb adj. to H. No. 15-6-12 Area: 2101.4 Sq. yds. (S) (56).

4. Nature and object of Wakf.—Burial and Fateha (R).

5. Boundaries:—

North.—Hanuman temple.

South.—Way and river Moosi.

East.—Afzalgunj Chaman.

West.—Way.

6. Name of Mutawalli.—Wakf Board (Director of Gardens A. P. Hyderabad).

7. Gross Income.—Rs.

8. The amount of land Revenue Cesses, Rates and Taxes payable in respect of Wakf properties.—

9. The expenses incurred in the realisation of the income and pay or other remuneration of Mutawalli of the Wakf.

Details of Wakf properties attached to Wakf (Agricultural).—

10. Survey Number.—

11. Extent.—Dry:

12. Extent.—Wet:

13. Non-Agricultural:

Nature of property i.e. House/Malgi etc.—

P-IIA-3-9/5

CERTIFIED TRUE COPY

[signature] 14/11/96
Sy. Officer

الحاج حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کو آندھرا پردیش وقف بورڈ کی جانب سے
مسجد کریم اللہ شاہؒ بیگم بازار اور اُس سے منسلک قبرستان فوجدار خان بیگم بازار کا
قانونی و شرعی متولی بنایا گیا۔
(مجریہ - 27-6-1985)

ANDHRA PRADESH WAKF BOARD.

سند تولیت

Behind Judi Mosque,
King Koti Road,
Hyderabad.

No. C4/13/1/79/Hyd-II: Dated: 27-6-1985.

Present : Sri Syed Nizamuddin, B.Com.,
S e c r e t a r y,
A.P. Wakf Board, Hyd'bad.

Subject : Wakfs - Indiraj - Hyderabad City Zone-II - Masjid Kareemullah Shah and Graveyard Foujdar Khan situated at Pathanwadi Begum Bazar - appointment of Muthawalli Regarding.

Reference: 1. Application of Sri Sajjad Ghousvi alias Ghousvi Shah dated 2-7-1979.

2. Board's Resolution No.134/85, Dt.1-6-85.

...

On receipt of an application from Sri Sajjad Ghousvi @ Ghousvi Shah for appointing him as Muthawalli in place of his deceased father Sri Maulana Sahvi Shah in respect of Masjid Kareemullah Shah and Graveyard Foujdar Khan, situated at Pathanwadi, Begum Bazar, the matter was examined. A citation was issued in the local daily Rahnuma-e-Deccan dated 2-1-1980, inviting objections regarding transfer of Towliath in respect of the said Wakf institution. As no objections were received the matter was placed before the Board.

The Board in its meeting held on 1-6-85 resolved to appoint Sri Sajjad Ghousvi alias Ghousvi Shah in place of his deceased father Sri Maulana Sahvi Shah.

In view of the above Sri Sajjad Ghousvi alias Ghousvi Shah is appointed as Muthawalli of Masjid Kareemullah Shah and Graveyard Foujdar Khan, situated at Pathanwadi, Begum Bazar with immediate effect. He is further requested to perform all the legitimate duties as required under the provisions of Wakf laws including payment of Wakf Fund and submission of budgets etc.

27/6/85
SECRETARY

To:

Sri Sajjad Ghousvi alias Ghousvi Shah,
R/o H.No.16-3-845,
Baitul Noor, Chanchalguda,
Hyderabad - 500 024.

وَوَجدكَ عَملاً حاضِراً (قرآن)

"تم جو کچھ بھی عمل کرو گے اُسکو حاضر پاؤ گے" یعنی اسکو ریکارڈ کیا جا رہا ہے

اعراس اور دوسرے مشاغل کی کہانی تصویروں کی زبانی

فَبِاَیِّ اٰلآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

(اے لوگو) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

بارگاہِ رسالتمآب ﷺ

میں پہونچیں تو یہ نعت آہستہ سے پڑھیں

○

اِدھر بھی ایک نظر مولا محمدؐ رسول اللہ
میں دل سے تم پہ ہوں شیدا محمدؐ رسول اللہ

مِرے دل میں مری جاں میں تمہیں ہو یا رسولؐ اللہ
میں قرباں تم پہ ہوں شاہا محمدؐ رسول اللہ

یہ کہہ کر جھومتا ہوں آپؐ کی الفت میں مستانہ
محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ

نہ ہوتے آپؐ مولا گر خدا ہوتا کہاں ظاہر
کہ نورِ حق ہو تم آقا محمدؐ رسول اللہ

خدائی ساری دیکھی ہم نے اپنے دیدہ دل سے
نہ پایا ایک بھی تم سا محمدؐ رسول اللہ

خدا کو دیکھنا چاہے کوئی تو ہم یہ کہتے ہیں
وہ دیکھے آپؐ کا جلوہ محمدؐ رسول اللہ

جمالِ **لا اِلٰہَ الاّ اللہ** دیکھتا ہے وہ
ہے جس کے آگے آئینہ محمدؐ رسول اللہ

وہ اپنی سیر باطن سے جو نکلا سیرِ ظاہر کو
بنا الحمدُ للہ کیا محمدؐ رسول اللہ

بھلا کیا شئے ہے غوثی جو نمود و بود میں آئے
یہ سب ہے آپ کا نقشہ محمدؐ رسول اللہ

ماخذ : طیباتِ غوثی

از : الحاج حضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ

☆☆☆☆

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ مبارک (مدینہ منورہ)

اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
آنکھوں میں چمک سانسوں میں مہک اک آگ سی انگڑائی کی لچک
کیا بات کہوں رخساروں کی ، کیا ہستی ہے گلزاروں کی
تنہائی اندھیری راتوں میں ، ہم سو نہ سکے برساتوں میں
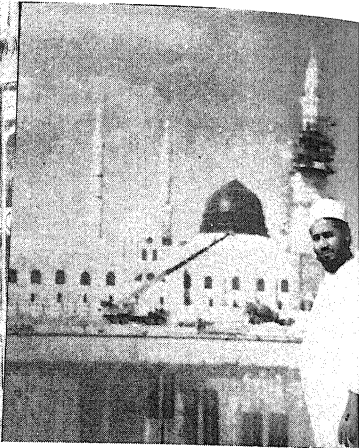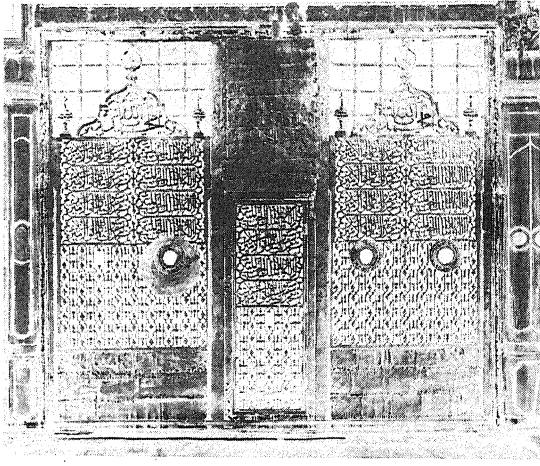
دل بیٹھے ہی بیٹھے جھوم گیا کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
بڑھتی ہی گئی سینے میں لہک ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
چھاؤں میں پرے تاروں کی ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
غوثوی دل کی باتوں میں ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
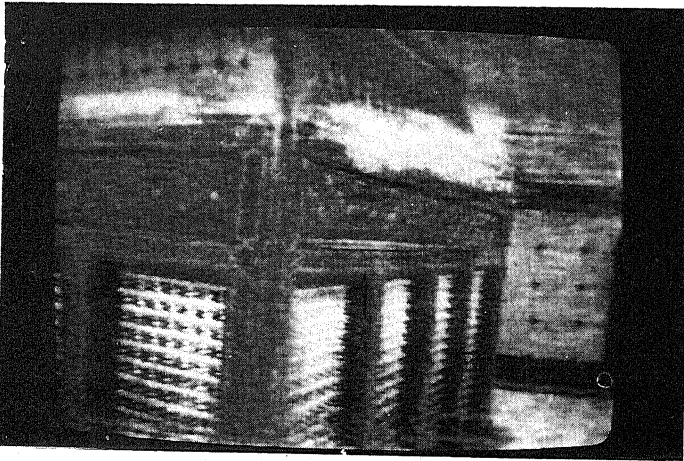
امام اہل سنت
حضرت سیدنا
امام اعظم ابو حنیفہؓ
کا روضۂ مبارک
(حنیفہ بغداد عراق)

بو حنیفہؓ ہیں اماموں کے امام
ہیں یقیناً آیت خیر الانام
گوشہ گوشہ دین کا روشن کیا
آپ ہیں مہر آپ ہیں ماہ تمام
اہل سنت پیروان مصطفیٰ
بو حنیفہؓ اہل سنت کے امام
غوثوی شاہ بھی ہے اک مقتدی
بو حنیفہؓ آپ ہیں اس کے امام

خطاب بہ حضرت قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم محی الدین جیلانیؓ

از: اعلحضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ — ماخذ "طیبات غوثی"

تاجدار اولیاء یا غوث اعظمؓ آپ ہیں — افتخار انبیاء یا غوث اعظمؓ آپ ہیں
شکل میں گویا علیؑ، سیرت میں ہیں گویا نبیؐ — واہ کیا صلِ علیٰ یا غوث اعظمؓ آپ ہیں
آپکا فیضان جاری ہی رہیگا حشر تک — نور شہہ دوسرا یا غوث اعظمؓ آپ ہیں
رنگِ قرآں مین نمایاں ہے حقایق کا بیاں — آج کچھ غوثی نمایاں، غوث اعظمؓ آپ ہیں

عرفان غوثیتؓ

بہ حضور سیدنا غوثِ الاعظم دستگیرؓ

از: الحاج حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ — ماخذ "تقدیس شعر"

میرے سجدہ ہائے نیاز کو ترا آستانہء ناز ہے — یہی اپنا کعبہء شوق ہے یہ زمیں زمینِ حجاز ہے
تو امینِ سرّ الہٰ ہے تو مکین ذاتِ الہٰ ہے — تجھے غوث کہتے ہیں اہلِ دل، تو خدا کا راز ہی راز ہے
تری قطبیت تری غوثیت کا جو مرتبہ ہے وہ خاص ہے — یہ تری وہ منزلِ صدق ہے جہاں حق سے راز و نیاز ہے
مرا ذوق اتنا بلند ہے مجھے اپنے آپ پہ ناز ہے — مرا ذوق اتنا بلند ہے مجھے اپنے آپ پہ ناز ہے

قطب الاقطاب حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ المعروف حضرت غوثِ اعظمؓ
کا روضۂ مبارک (بغداد، عراق)

درِ غوثؒ پر "غوثوی شاہ" بھکاری بنے بیٹھے ہیں ۱۹۹۱ء
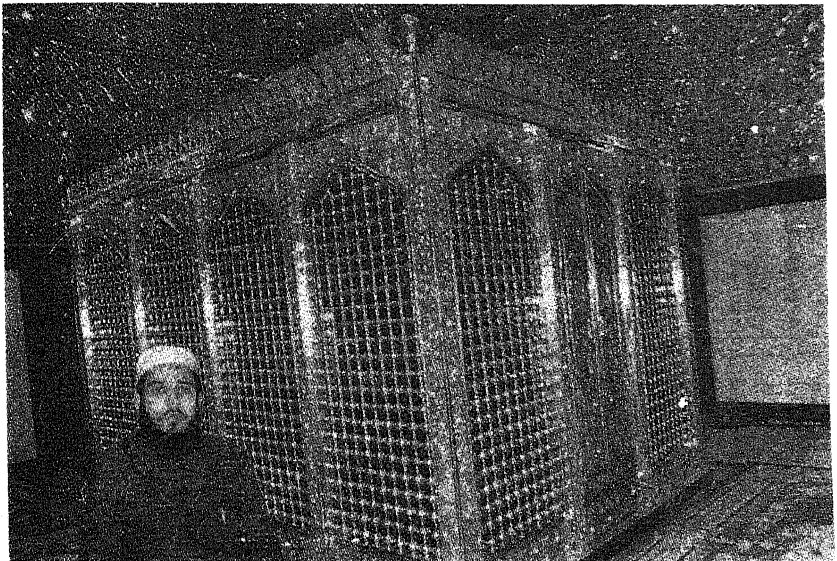
میری نیا بھونر میں آئی — وہ دیکھو گھٹا چھائی
یا غوث تمہاری دہائی — مری کشتی پار لگاؤ

منقبت (ٹھمری)

درشانِ حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتیؒ

از : مولانا غوثوی شاہ

○

موری ناؤ پھنسی منجھدار وہ اجمیر کے سرکار
مورا بیڑا لگادو پار وہ اجمیر کے سرکار

خواجہؒ دل میں تری یاد میری تمھیں سے فریاد
لینا میری خبر اک بار وہ اجمیر کے سرکار

دل میں درد تمہارا ہے لب پر آہ کا نعرہ ہے
دکھادو جلدی سے دیدار وہ اجمیر کے سرکار

غوثوی آیا ہے اجمیر مولا ہو نہ کرم میں دیر
کیوں اب فیض میں ہے تکرار وہ اجمیر کے سرکار

○

خواجہؒ خواجہؒ میرے خواجہؒ
دیش کے میرے تم ہی راجہ

آج بھی جاری سکہ تمہارا
اجمیر، دھلی، کلکتہ تمھارا

قطب ہو کہ ابدال کہیں کا
دکن ہو کہ بنگال کہیں کا

منسٹر ہو کہ منتری کہیں کا
جاٹ ہو کہ چھتری کہیں کا

تم نے جسکو جو چاہا بنایا
بھکاری کسی کو شاہا بنایا

آج بھی جاری حکومت تمہاری
ہر جا دیکھی صورت تمہاری

غوثوی کو بھی بھیک دلادو
بگڑی اِسکی مولا بنادو
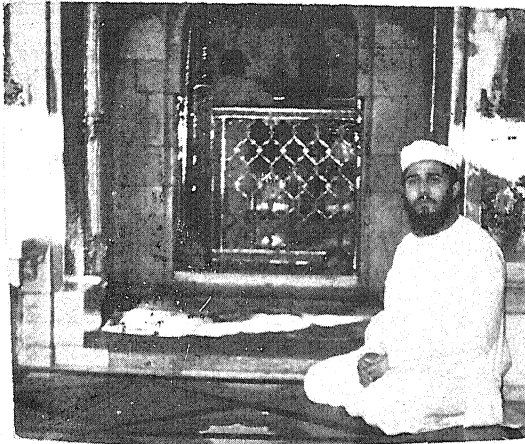
ھذا الولی حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی غریب النوازؒ کا روضۂ مبارک (اجمیر شریف) اور مولانا غوثوی شاہ "درِ خواجہ" پر فقیر بنے بیٹھے ہیں

تیرے در پہ بیٹھے ہیں دھونی رما کے
ہمیں کیا کرے گا زمانہ ستا کے

میری گردِ پا کو بھی پہنچا نہ کوئی
زمانہ بھی پیچھے ہُوا ساتھ آ کے

حضرت سیدنا بندہ نوازؒ کے سینئیر خلیفہ حضرت سیدی جمال الدین مغربی اور آپ کے خلیفہ حضرت سیدی کمال الدین واحد الاسرار بیابانی (گلبرگہ) کی مزارات اقدسہ پر مولانا غوثوی شاہ جنہوں نے اپنے صرفے سے جالی، فرش از سر نو تعمیر کروائی۔
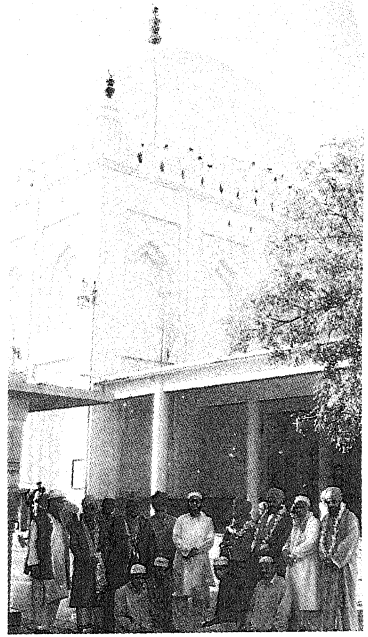
سیدنا حضرت خواجہ بندہ نوازؒ (گلبرگہ) کی گنبد پاک کے پاس مولانا غوثوی شاہ اپنے خلفاء کے ساتھ کھڑے ہیں

جامع السلاسل
قادریہ وچشتیہ
حضرت سیدنا شجاع الدین
قادریؒ اور حضرت سیدنا
سید برہان الدین جانمؒ
چشتی کے خلیفہ خاص
حضرت حاجی سید اسحاق
قادری چشتی کی مزار مبارک
واقع (کالگی گلبرگہ)
پر مولانا غوثوی شاہ

جامع السلاسل
حضرت سیدنا حاجی اسحاق قادری
چشتی کے خلیفہ خاص حضرت
سیدی راجی محمد بندہ نوازؒ
کی مزار مبارک
واقع (ناگورہ گلبرگہ)
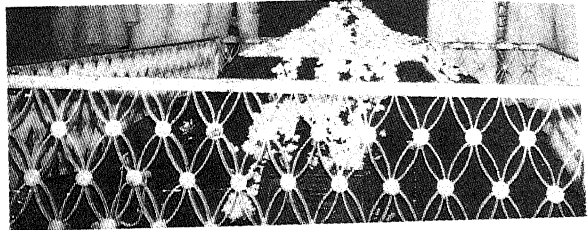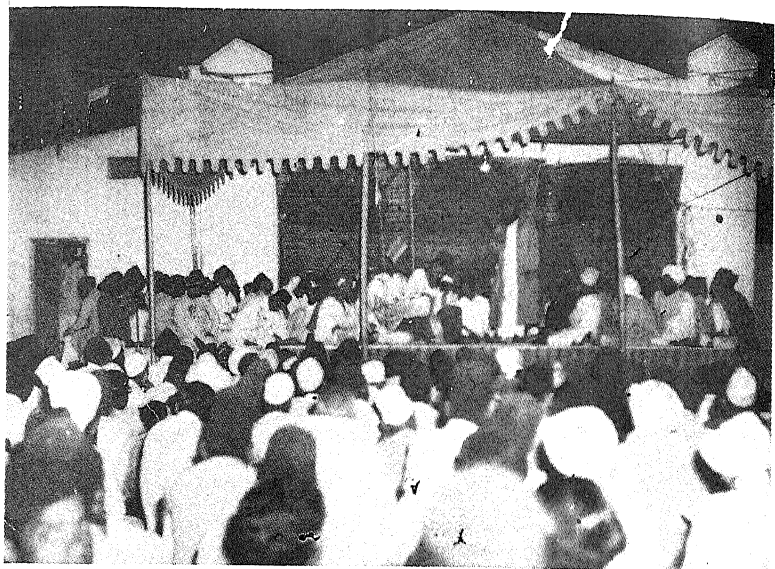
سابق بیت النور) میں آخری عرس حضرت شیخ اکبرؒ کے موقع پر اعلیٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ اپنے
نتقال کے چار ماہ پیشتر اپنے اکلوتے فرزند الحاج سیدی حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب کو جانشین کرنے
کے بعد کرسی پر جلوہ افروز ہیں۔
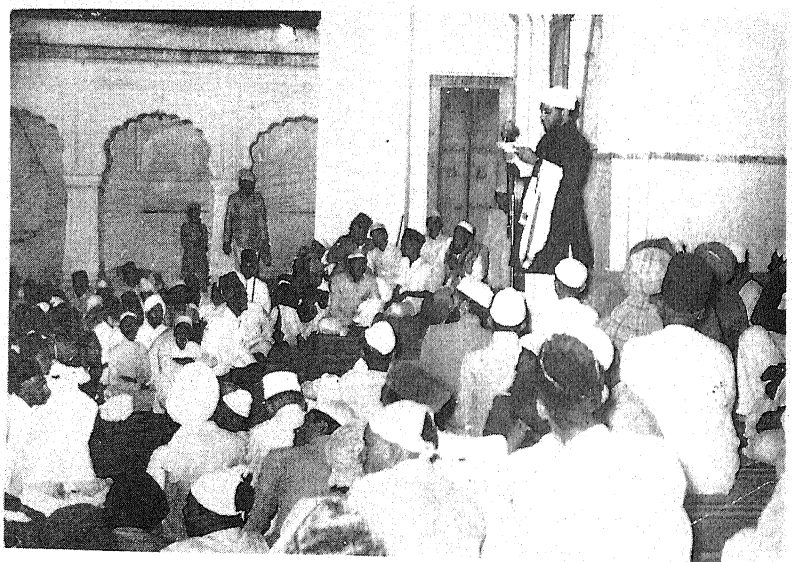
اعلیٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے پہلے عرس کے موقع پر جامع مسجد افضل گنج میں حضرت مولانا
صحوی شاہ صاحب خطبۂ صدارت دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں

اعلحضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کا مزار مبارک

اعلحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے دوسرے عرس کے موقع پر لی گئی تصویر (۱۹۵۶ء)
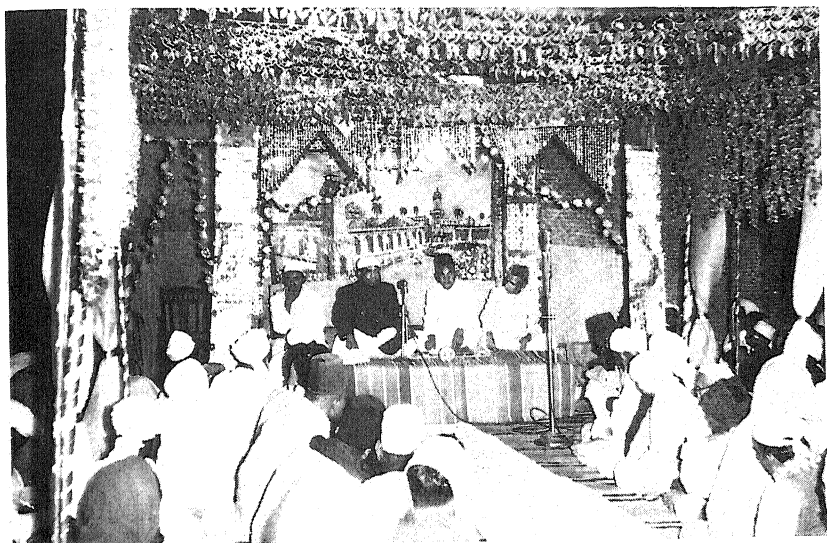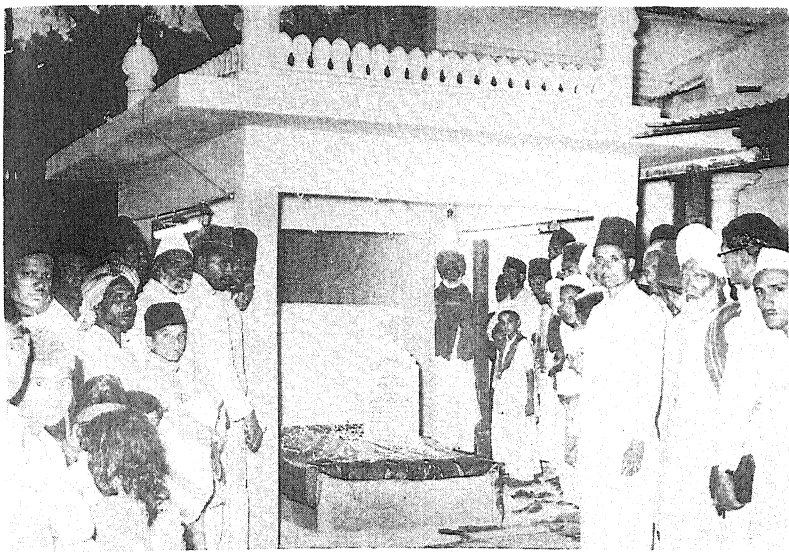
کڑپہ میں عرس کے موقع پر حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ

نعتیہ مشاعرہ کی صدارت کرتے ہوئے۔ ۱۹۶۷ء

(بیت النور) میں عرس حضرت مچھلی والے شاہؒ کے موقع پر
حضرت سیدی پیر صحوی شاہؒ سلام بحضور خیر الانام پڑھتے ہوئے
1978ء

عرس حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کے موقع پر حضرت پیر صحوی شاہ صاحب جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے
(بیت النور، چنچل گوڑہ)

شہ نشین (مسند رشد و ہدایت) پر حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب کے ساتھ اُس جانب حضرت سید واجد علی شاہ صاحب اور اُنکے پیچھے دیوار کو پیٹھ لگائے ہوئے ایک مانڈی پر بیٹھے ہوئے حضرت مولانا سعد اللہ شاہ صاحبؒ اور مدراس کے مولانا شاہ عبدالکریم شاہ صاحب اور شہ نشین کے بازو حضرت حسن میاںؒ صاحب اور مولانا یونس شاہ صاحب بھی بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

مولانا غوثوی شاہ کی ایک انمول و یادگار تصویر (۱۹۷۵ء)

۱۹۷۵ء میں حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے "حج بیت اللہ" سے آنے کے بعد اپنے فرزند مولانا غوثوی شاہ کو "اپنے والد حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کی کلاہ چارترکی" سر پر پہنا کر اور گلے میں حضرت مچھلی وال شاہ صاحب کی "دامنی" ڈالکر، قرآن مجید، خرمن کمال اور طیباتِ غوثی، سر پر رکھکر مولانا غوثوی شاہ صاحب کو تمام سلاسل میں اپنا خلیفہ و جانشین بنایا اور پولورائیڈ کیمرے سے یہہ فوٹو خود اپنے ہاتھوں سے لی ہے۔

میں کیسے پیا کو یہ بھولوں سہیلی
جو ہاتھوں سے اپنا بنایا مجھے
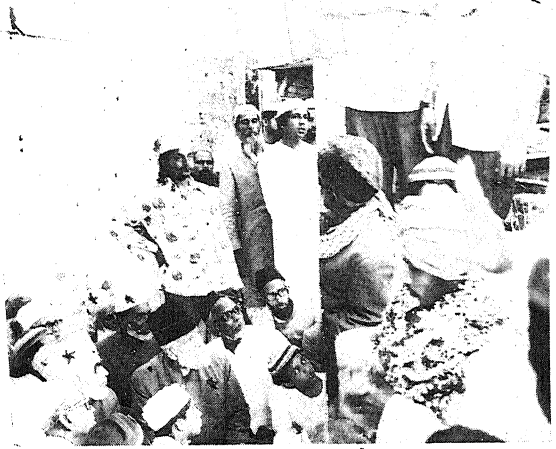
حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے 1979ء میں پردہ (وصال) فرمانے کے بعد "بموقعہ زیارت" مولانا غوثوی شاہ صاحب کی رسم سجادگی کے موقعہ پر جمع افراد میں حضرت سید واجد علی شاہ صاحبؒ، مولانا ہلال اکبری شاہ صاحبؒ، مولانا شاہ عبدالرشید غوثی صاحب اور پروفسر ڈاکٹر غلام دستگیر رشید صاحب نے سب سے پہلے مولانا غوثوی شاہ صاحب کو مبارکباد دیکر قدمبوسی حاصل کی پھر حسب ذیل اِن تمام لوگوں نے بھی نہایت ادب واحترام سے مبارکباد پیش کی۔ پروفیسر عربی حضرت سید لیاقت حسین شاہ صاحبؒ افضل العلماء مولانا عبدالوہاب بخاری صاحبؒ، اس طرح اہلِ سلسلہ میں حضرت مولانا قریشی شاہ صاحب، مولانا مرزا احمد بیگ صاحب، مولانا خواجہ پیراں شاہ، مولانا حسینی پیراں شاہ صااب، مولانا خواجہ حسین شاہ صاحب، مولانا معین الدین شاہ صاحب، مولانا امان اللہ شاہ صاحب (مدراس) مولانا سید مظہر علی شاہ صاحب، مولانا عنایت علی شاہ صاحب، مولانا یعقوب علی شاہ صاحب، مولانا غوث محی الدین شاہ صاحب، مولانا سروری شاہ صاحب (ممبئ)، مولانا شاہد علی شاہ صاحب (ممبئ) مولانا عین الدین شاہ صاحب (ممبئ) حضرت لطیف شاہ صاحب (سنگاریڈی) مولانا محمد عبدالقدوس شاہ صاحب، مولانا محمد یونس شاہ صاحب، مولانا حکیم محمود علی شاہ صاحبؒ (حضرت سعد اللہ شاہ صاحبؒ کے بڑے بھائی) مولانا حیدر خاں صاحبؒ، مولانا ڈاکٹر سراج الدین عشقی صاحب، الحاج مولانا رشید صاحب تحصیلدار (نلگنڈہ) مولانا امام محی الدین جمیل شاہ صاحب، مولانا عبدالمناف شاہ صاحب، مولانا فاروق احمد شاہ صاحب (بلہاری) مولانا شیخ محی الدین شاہ صاحب (مچھلی پٹنم) مولانا عبدالقادر باشا صاحب (ممبئ) مولانا اعظم شاہ صاحب، مولانا شاہ محمد غوث صاحب اسلحہ بارود کے علاوہ اور دوسرے کئی معززافراد نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی حاصل کی اور مبارکباد پیش کی یہہ تصویر اُسی وقت کی ہے۔
اب تم اے مرکز گریزو۔۔۔ کن کن حقیقتوں کو جھٹلاوگے۔

فقط معتمد مرکز شاہ محمد عبدالستار قادری صاحب

واخفض جناحك للمومنین (قرآن)

تم اپنے دونوں بازوں کو مومنین کے آگے جھکا دو یعنی تواضع سے پیش آو ٥

بموقعہ رسم سجادگی (حضرت غوثی شاہ صاحبؒ) کے سینئیر خلیفہ حضرت سید واجد علی شاہ صاحبؒ مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی کرتے ہوئے مرکز گریزوں کو دعوتِ ادب دے رہے ہیں۔ "**لہٗ اجرہٗ خیراً**"
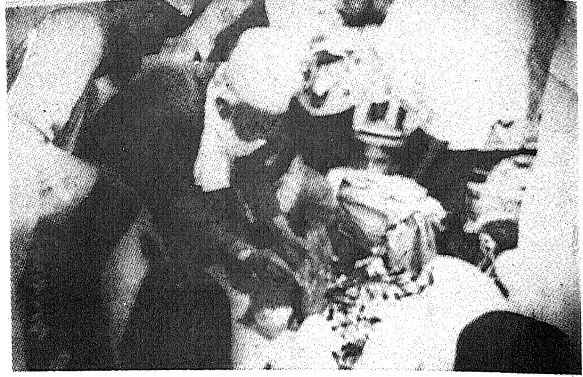
بیت النور میں الحاج حضرت غوثی شاہ صاحبؒ کے نامزد کردہ خلیفہ الحاج حضرت شاہ عبدالکریم وجدی شاہؒ مولانا غوثوی شاہ کی قدمبوسی کرتے ہوئے لوگوں کو "دعوتِ احترام" دیتے ہوئے۔ ۱۹۹۹ء

ادب پہلا قرینہ ہے
محبت کے قرینوں میں
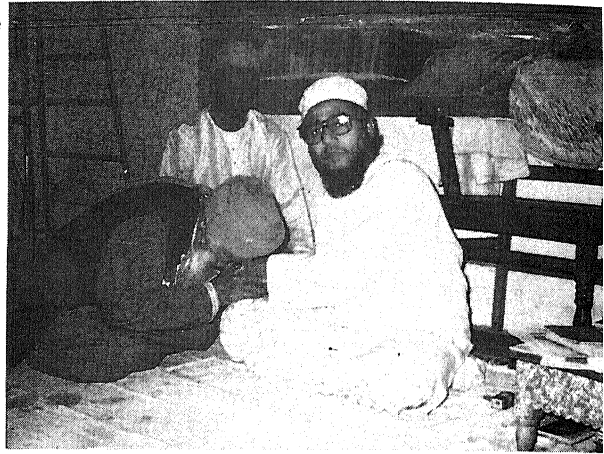
مولانا غوثوی شاہ کی قدمبوسی کرتے ہوئے مولانا جمال الدین شاہ صاحب، جنھیں مولانا غوثوی شاہ صاحب نے حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی جانب سے خلافت دی تھی۔ مولانا غوثوی شاہ صاحب کی بائیں جانب الحاج مولانا سید قدرت اللہ شاہ، حاجی پاشاہ صاحب جو آپ کے ماموں ہیں دیکھے جاسکتے ہیں۔
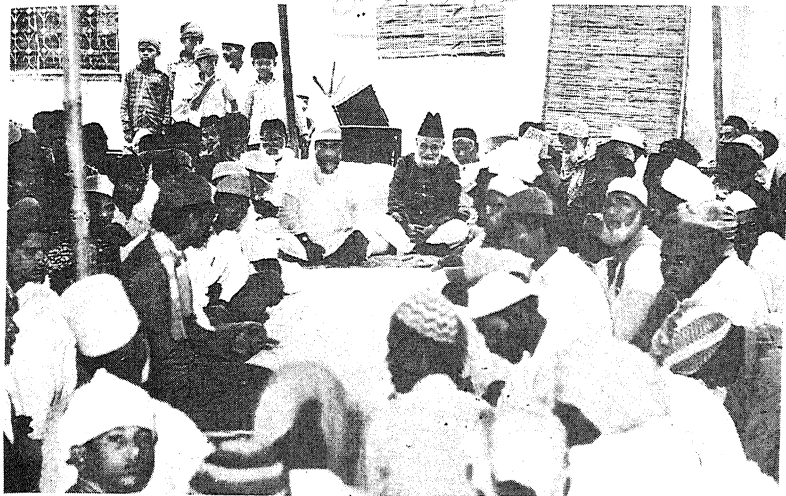
1979ء م ۱۳۹۹ھ پر بیت النور چنچل گوڑہ میں حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ
آخری عرس۔ حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب قبلہؒ کے موقع پر جناب محمد علی قوال صاحب کی قوالی کو سنتے ہوئے آپ
کے بازو مولانا عبدالوہاب بخاری صاحب بیٹھے ہیں اور دوسرے خلفائے غوثیہ و صحویہ بھی موجود ہیں۔

حضرت صحوی شاہ صاحب کی اُس مسند پر مولانا غوثوی شاہ صاحب اپنے دادا حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے پہلے عرس (1979ء) کے موقع پر بیت النور میں محمد علی قوال صاحب سے نغمۂ چشتیہ سن رہے ہیں سیدی جناب الحاج حضرت مولانا احمد خاں صاحب درویشؒ دیکھے جاسکتے ہیں (جو حضرت شاہ محمد خاں صاحب قبلہؒ کے بڑے بھائی تھے) اور بھی دوسرے نامور سینیئر خلفاء بھی دربار غوثوی میں موجود ہیں

کل حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب کے "مقام مسند" پر حضرت صحوی شاہ صاحب متمکن تھے پھر وہیں اُسی مقام "مسند" پر مولانا غوثوی شاہ رونق افروز ہیں

ایک موج کے دبتے ہی
ایک اور اُبھر آئی
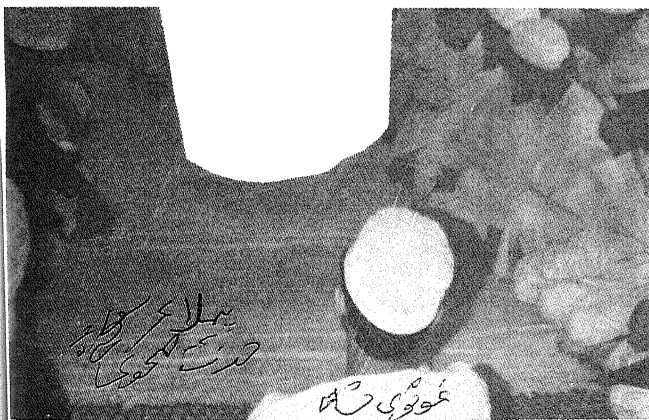
حج بیت اللہ و زیارۃ النبویؐ سے آنے کے بعد
حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نغمہ
چشت سنتے ہوئے عالمِ کیف و مستی میں بیٹھے
نظر آرہے ہیں (ایک خاص اور تاریخی فوٹو)
"بمقام بیت النور" 1975ء
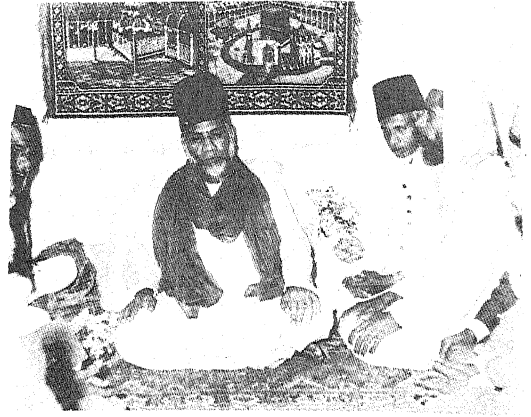
مولانا غوثوی شاہ کے
سیدھی جانب مولانا شاہ
محمد غوث اسلحہ بارود اور
مولانا شاہد پاشاہ صاحب
اور بائیں جانب مولانا
قدوس شاہ صاحب اور
مولانا ستار شاہ صاحب اور
دوسرے خلفاء و مریدین
1998ء
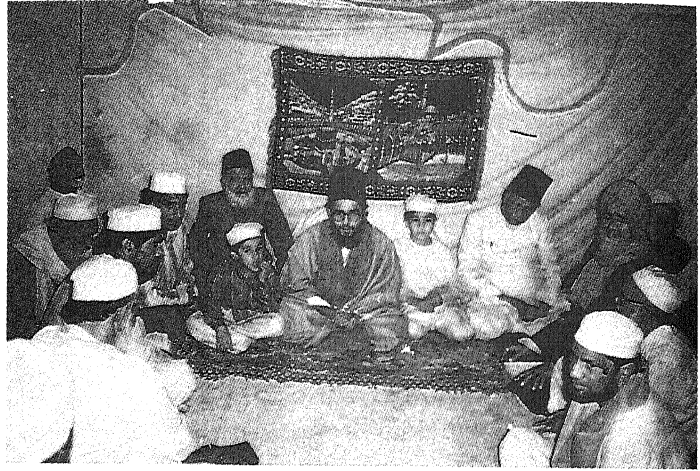
حضرت صحوی شاہ
صاحب قبلہؒ عرس کے
موقع پر مولانا غوثوی شاہ
صاحب کی سیدھی جانب
مولانا ہلال اکبری شاہ
صاحب اور بائیں جانب
دوسرے خلفاء اور مرید
بمقام : بیت النور
1986ء
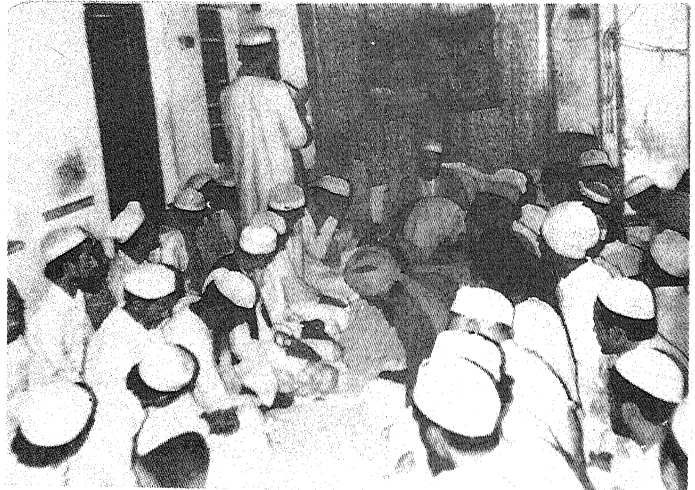
حضرت سیدنا سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ کے عرس مبارک پر لی گئی تصویر
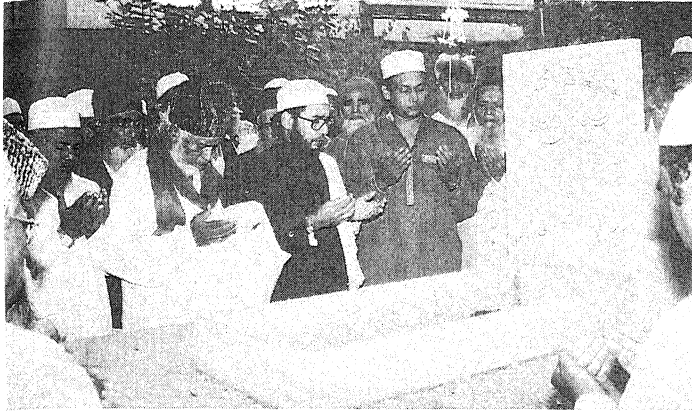
درگاہ حضرت سید سلطان محمود اللہ شاہؒ کے مولانا غوثوی شاہ موجودہ سجادہ نشین ہیں جنہوں نے وہاں احاطہ میں جالی، فرش اور از سر نو مزار کی تعمیر کروائی۔

حضرت سیدنا سید سلطان محمود اللہ شاہ حسینیؒ (مزار عقب دواخانہ عثمانیہ افضل گنج) کے پاس مولانا غوثوی شاہ اپنے چھوٹے بھائی الحاج شاہ مبشر احمد شاہد قادری و چشتی کے ساتھ
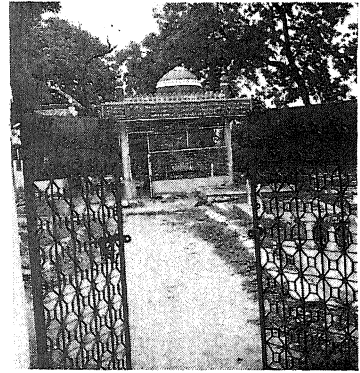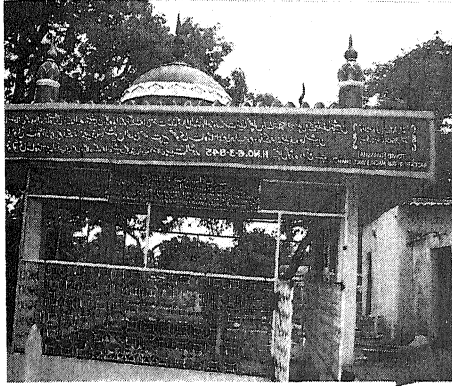
حضرت سیدنا کمال اللہ شاہ المعروف حضرت سیدی مچھلی والے شاہ قبلہؒ کی گنبد مبارک واقع الٰہی چمن کاچی گوڑہ جس کو مولانا غوثوی شاہ نے اپنے ذاتی صرفے سے بنایا ہے

"الٰہی چمن" قبرستان (کاچی گوڑہ) کے باب الداخلہ میں حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحبؒ کی گنبد دکھائی دے رہی ہے

حضرت سیدی مچھلی والے شاہ صاحب کی درگاہ پر عرس کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ فاتحہ خوانی کرتے ہوئے
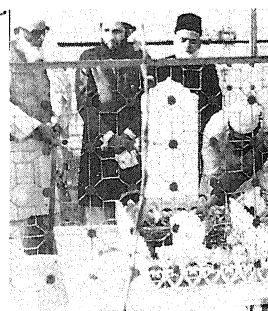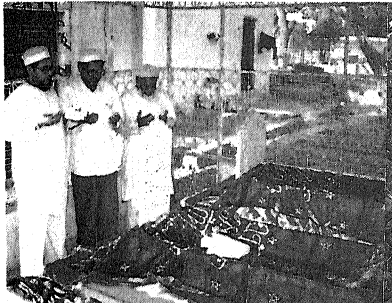
درگاہ حضرت سیدی مچھلی والے شاہؒ کے مولانا غوثوی شاہ موجودہ سجادہ نشین

اعلیٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے والد
قطب دکن ابو العارفین
الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہ قادری چشتی نقشبندی کی مزار
واقع بہ مسجد کریم اللہ شاہ ، بیگم بازار پر
مولانا غوثوی شاہ اپنے بھائی شاہ مبشر احمد شاہد شاہ قادری کے ساتھ
فاتحہ پڑھتے ہوئے
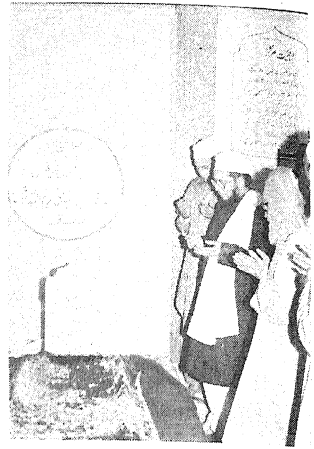
حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب کے عرس کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ
صاحب فاتحہ پڑھتے ہوئے
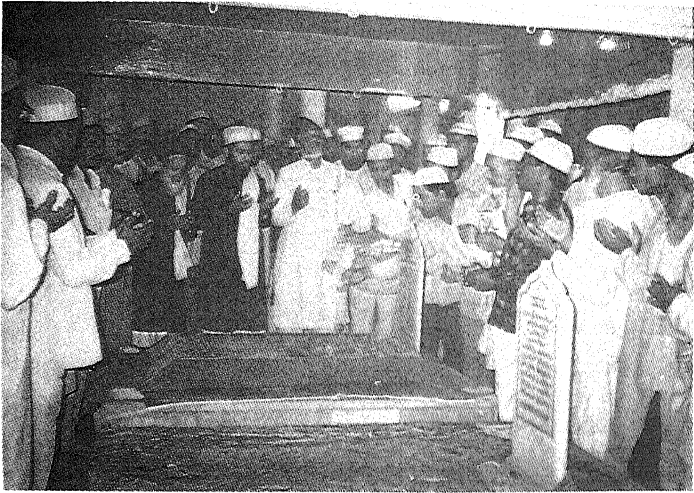
مولانا غوثوی شاہ صاحب
عرس کے موقع پر اپنے چھوٹے
بھائی مولانا شاہد شاہ صاحب کے
ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں
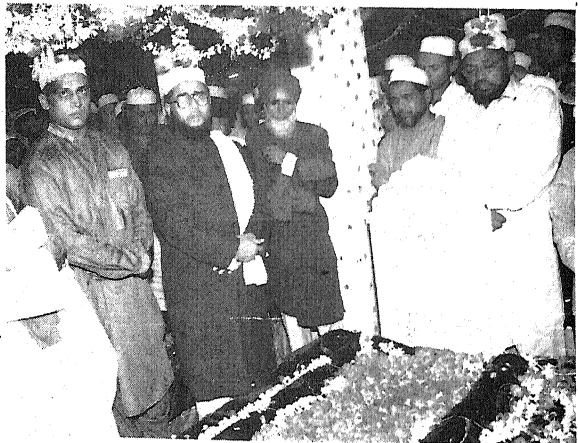
حضرت مچھلی والے شاہؒ
کے عرس میں مولانا غوثوی
شاہ مسندر شدو ہدایت پر
رونق افروز ہیں خلفائے
غوثیہ اور صحویہ اردگرد جمع
ہیں اور محفلِ سماع ہے۔
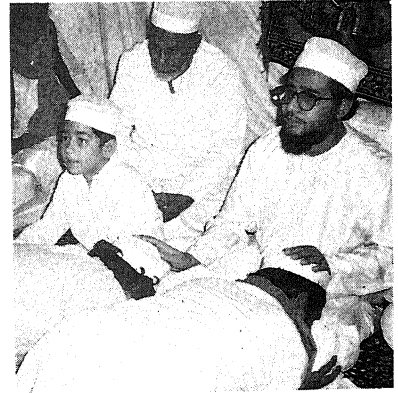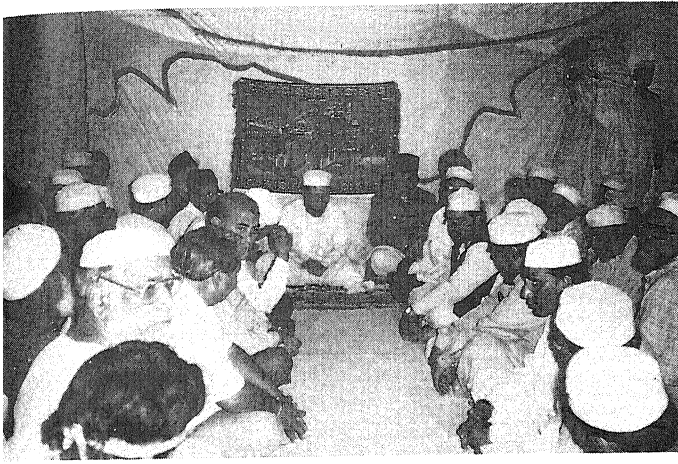
مولانا غوثوی شاہ کی سیدھی جانب اُنکے فرزندو جانشین کریم اللہ شاہ فاتح صاحب اور سامنے (بائیں جانب) سنگاریڈی کے جناب مولوی عزیز خاں خسرو صاحب نغمہ چشت گارہے ہیں۔ 1998ء

حیدرآباد کے پہلے مسلم آل انڈیا ریڈیو کے ڈائرکٹر جناب محترم کبیر احمد صاحب جو مولانا غوثوی شاہ کی قربت میں رہتے ہیں۔
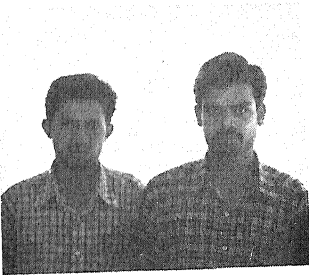
سیدھی جانب مسٹر محمد مُبین (کمپیوٹر انجنیر) مقیم ملیشیاء (کولالمپور) جنہوں نے پانچ سال مرکز کی خدمت انجام دی ، بائیں جانب مسٹر محمد علیم محی الدین (کمپیوٹر انجنیر) منچریال جو اس وقت محمد مبین کا کام انجام دے رہے ہیں جس پر حضرت غوثوی شاہ صاحب اور تمام اہل سلسلہ کو ناز ہے۔
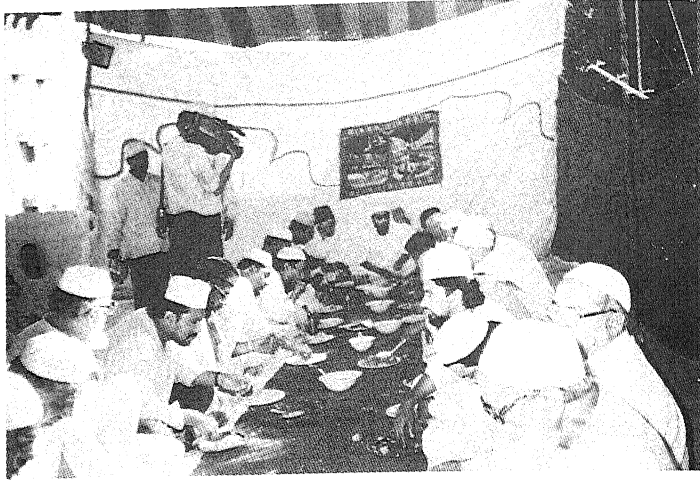
عرس حضرت
مچھلی والے شاہؒ
کے موقعہ پر
بیت النور چنچل گوڑہ
میں "اطعامِ طعام"
1989ء
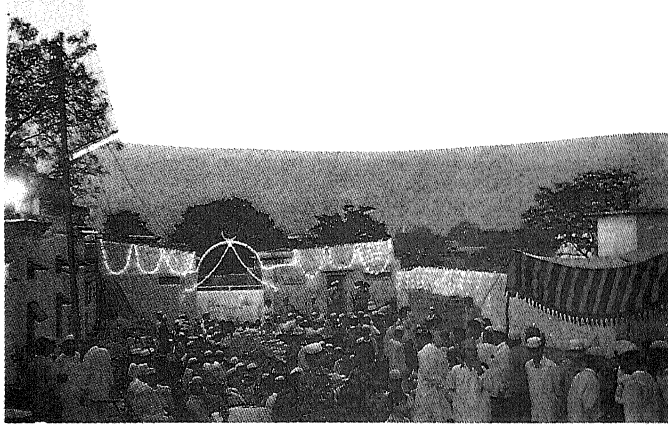
"مسلمانوں کی شام
روزوں کے نام"

دعوتِ افطار۔۔
منجانب غوثوی شاہ
بمقام : بیت النور
چنچل گوڑہ
1988ء
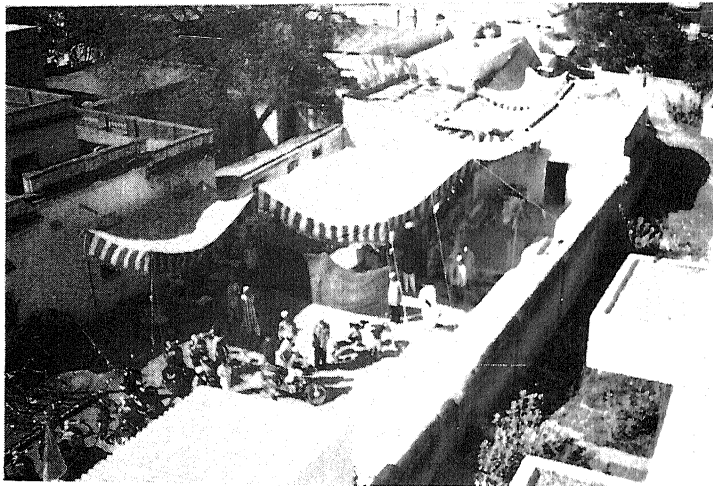
بموقعہ عرس
بیت النور
کا بیرونی منظر
1993ء

مسجد کریم اللہ شاہؒ
بیگم بازار میں
مولانا غوثوی شاہ حلقۂ ذکر
سے پہلے اوراد پڑھتے ہوئے
۱۹۹۹ء

مسجد کریم اللہ شاہؒ میں مولانا غوثوی شاہ کی نگرانی میں سلام
بحضور خیر الانامؐ پڑھتے ہوئے اہلِ سلسلہ دیکھے جاسکتے ہیں۔
۱۹۹۹ء

مسجد کریم اللہ شاہؒ میں مولانا غوثوی شاہ حلقۂ ذکر لیتے
ہوئے جس میں بڑے خلفاء اور مریدین شامل ہیں
۱۹۹۹ء
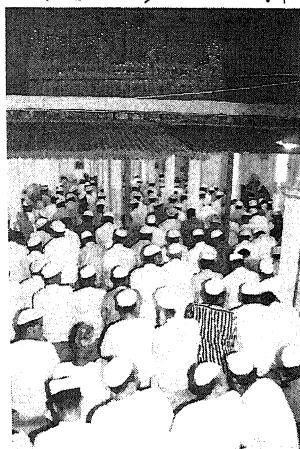
مسجد کریم اللہ شاہؒ بیگم بازار
میں مولانا غوثوی شاہ صاحب
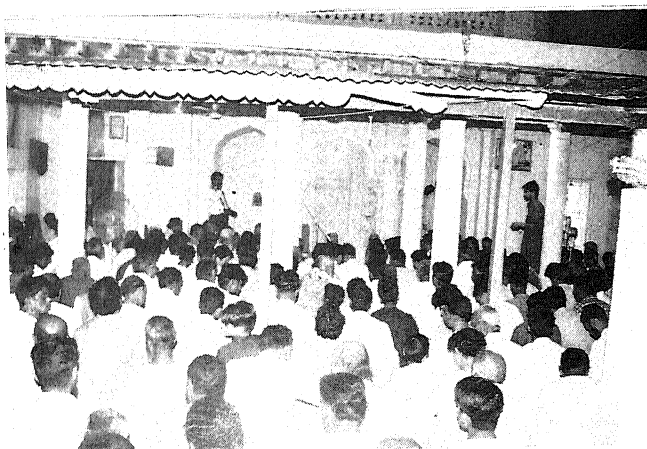
(موجودہ بیت النور) میں حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے آخری عرس کے موقع پر جناب محمد علی قوال سے آخری نغمہ چشت سنتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔
1979ء
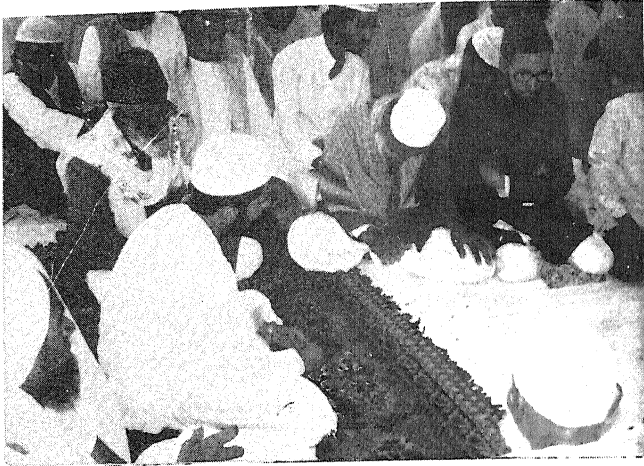
جب
اور
تب

اب تمہیں کہاں ڈھونڈو، دیکھنے کدھر جاوں
منہ چھپالیا تم نے صورت آشنا ہوکر

موجودہ بیت النور میں مسندِ حضرت صحوی شاہ پر اُنکے فرزند خلیفہ وجانشین مولانا غوثوی شاہ بہ عمر ۲۵ سال پہلے عرس حضرت صحوی شاہؒ کے موقع پر جناب محمد علی قوال سے پہلی مرتبہ نغمہ چشت سنتے ہوئے۔
1980ء
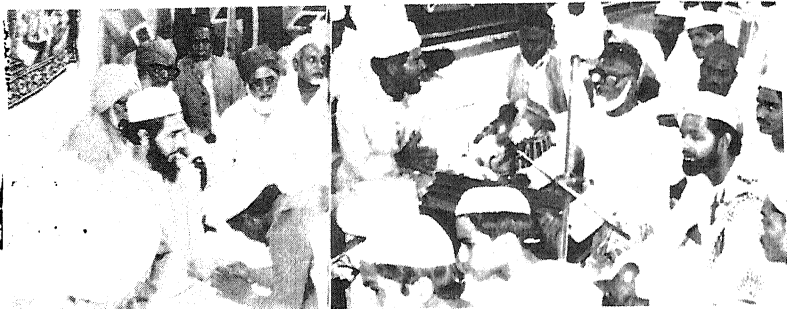
وہی آبلے ہیں وہی جلن کوئی سوزِ دل میں کمی نہیں
جو لگاکہ آگ گئے ہو تم وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

موقعہ عرس حضرت مچھلی والے شاہؒ۔ مولانا غوثوی شاہ جناب محمد علی قوال سے نغمہ چشت سنتے ہوئے
1991ء

بموقعہ عرس
حضرت غوثی شاہؒ
مسند حضرت صحوی شاہ پر
مولانا غوثوی شاہ
بمقام **"بیت النور"**
چنچل گوڑہ
1985ء
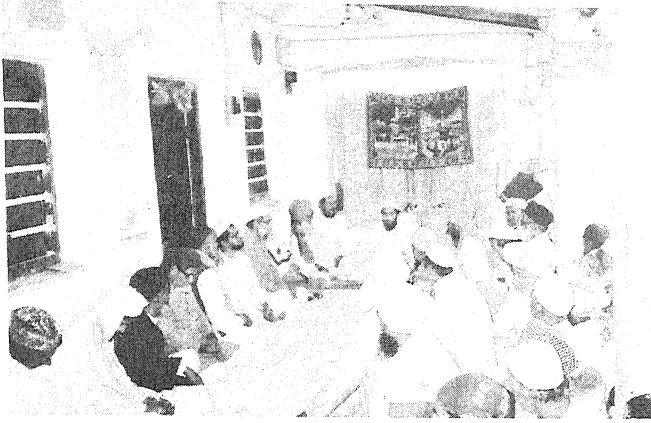
مولانا غوثوی شاہ کی
سیدھی جانب
مولانا شاہ محمد عبد القدوس
صاحب اور بائیں جانب
حضرت مولانا قریشی شاہ صاحب
(بلہاری) و مولانا ستار شاہ صاحب
و مولانا حسینی پیراں شاہ صاحب
(بلہاری)

مولانا غوثوی شاہ صاحب کے
بائیں جانب نلگنڈہ کے
مولانا ہلال اکبری شاہ صاحب
اور مولانا شاہ عبد الکریم شاہ صاحب
دیکھے جاسکتے ہیں ان دونوں حضرات نے
مولانا غوثوی شاہ صاحب کی قدمبوسی
کی اور نذرانہ پیش کیا۔
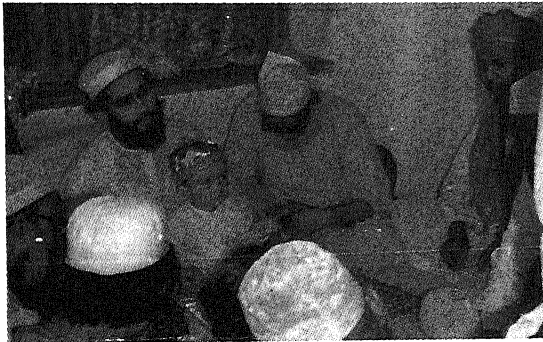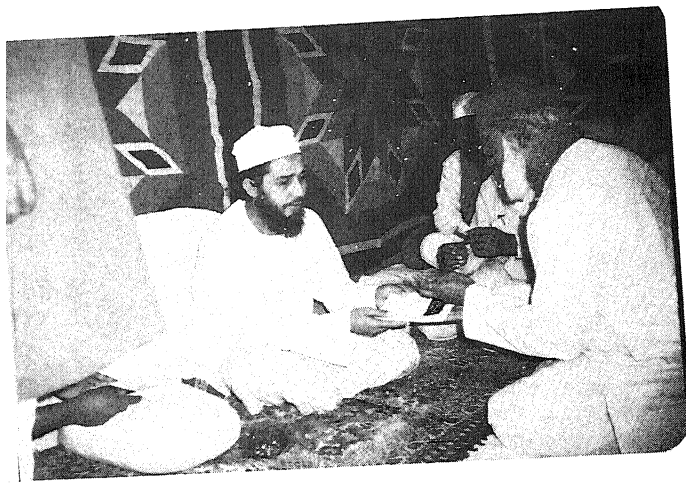
شہ نشین پر
مولانا غوثوی شاہ اور سامنے
مچھلی پٹنم کے الحاج مولانا شیخ
داؤد شاہ صاحب ظہوری شاہ
ادباً کتاب حاصل کرتے
ہوئے۔ 1998ء
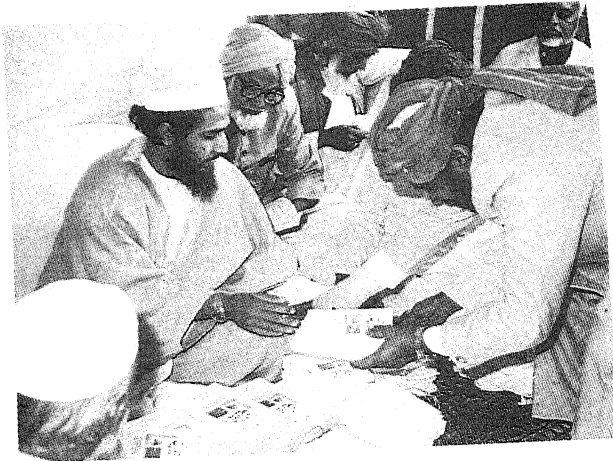
مولانا غوثوی شاہ کے اُس جانب بائیں
طرف حضرت سیدنا راجی محمد کٹہ
نوازؒ کے سجادہ صاحب حضرت بشیر
احمد صاحب قبلہ (ناگورہ) اور حضرت
شاہ عبدالکریم صاحبؒ اور بنگلور کے
مولانا محمد ابراہیم شاہ صاحب کتاب
لیتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔
1989ء
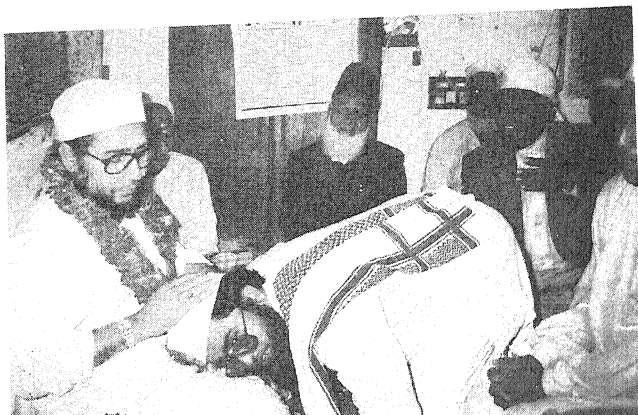
مولانا غوثوی شاہ کی قدمبوسی
کرتے ہوئے بلہاری کے ایک پیش
امام صاحب دیکھے جاسکتے ہیں۔

حضرت صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کے عرس کا صندل لیجاتے

مولانا غوثوی شاہ اور سیدھی جانب
مولانا الیس ایم کریم محی الدین شاہ صاحب
معتمد مرکزی صحویہ غوثیہ کمالیہ (مرکز المراکز
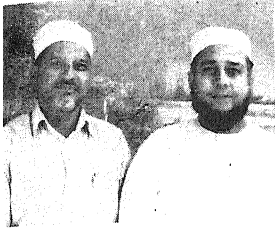
حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کے
چھوٹے بھائی الحاج مولوی
شاہ فضل الرحمٰن خالد صاحب

چہار شنبہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ م 28 اگست 2002ء
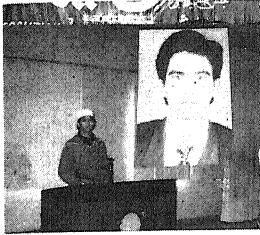
مولانا کریم اللہ شاہ فاتح
(بڑے فرزند حضرت غوثوی شاہ)

مرکز المراکز (بیت النور) چنچل گوڑہ کے اہم خدمتگار

محمد تحسین شاہ قادری
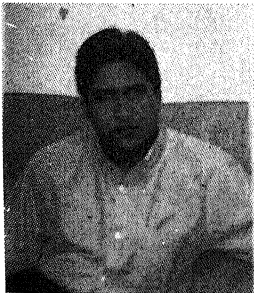
حضرت سعد اللہ شاہ صاحب قبلہ کے سینئر خلیفہ

شمس العارفین
الحاج حضرت
سیدی کمال اللہ شاہ المعروف
حضرت سیدی مچھلی والے
شاہ صاحب قبلہؒ کی
شبیہ مبارک

کنز العرفان الحاج
حضرت سیدی غوثی شاہ
صاحبؒ کی شبیہ مبارک

مفسر قرآن الحاج
حضرت سیدی مولانا صحوی
شاہ صاحبؒ کی شبیہ مبارک

مولانا غوثوی شاہ اپنے دو
فرزندوں کے ساتھ
جلوہ افروز ہیں
فوٹو 2002ء

اکرام اللہ شاہ اکرام
(چھوٹے فرزند
حضرت غوثوی شاہ)

کریم اللہ شاہ فاتح
(بڑے فرزند
حضرت غوثوی شاہ)

"باپ اور بیٹے کی ایک یادگار تصویر"

سیدھی جانب حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ بائیں جانب آپکے فرزند خلیفہ وجانشین مولانا غوثوی شاہ بیٹھے ہیں ممبئی انوشکتی میں لی گئی یہ تصویر اب "آثار اللہ" میں شامل ہو گئی ہے

1973
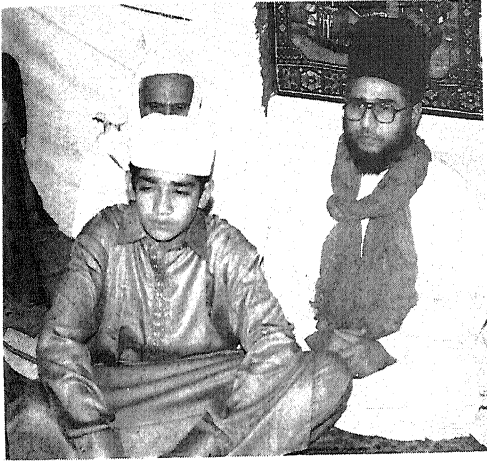
مولانا غوثوی شاہ اپنے بڑے فرزند کریم اللہ شاہ فاتح کے ساتھ اُنہیں بہ عمر پندرہ (۱۵) سال جو احناف اور مسلم قانون کے لحاظ سے شرعی حدِ بلوغ کی عمر ہے کو اپنے تمام سلاسل میں داخل فرمایا اور پھر خلافت عطا فرما کر اپنا جانشین بنایا۔
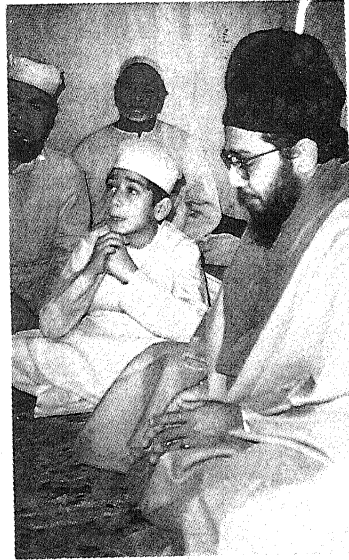
مولانا غوثوی شاہ اپنے چھوٹے فرزند اکرام اللہ شاہ اکرام جنہیں بہ عمر (۱۳) تیرہ سال کمسنی کے باوجود مولانا غوثوی شاہ نے تمام سلاسل میں داخل فرما کر خلافتِ غوثویہ سے سرفراز کیا۔

"زندگی کا سفر اور مختلف منزلیں"

یا پیر صحوی شاہؒ

ترے در کی خاک بوسی نے عروج یہ دیا ہے
کبھی پہنچے آسماں تک کبھی گزرے آسماں سے

۱۹۹۲ - ۱۹۸۶ء

ھُوالمصوّر

میری تصویر کا مقصد یہ ہے
جو مجھے یاد کرے دیکھ بھی لے

زندگی کے سفر کی منزلیں
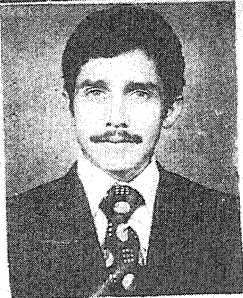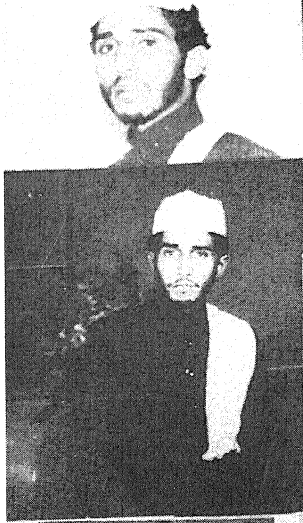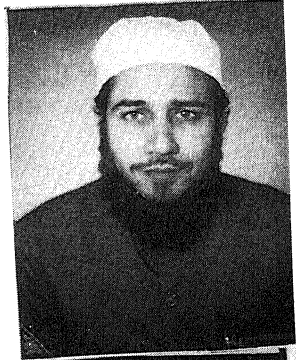
مولانا غوثوی شاہ حج و زیارۃ کے موقعوں پر

مولانا غوثوی شاہ اونٹ پر سوار بائیں جانب رشید محمد جمال اور اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے مکہ کے مولانا خواجہ منیر الدین چشتی شاہ صاحب دیکھے جاسکتے ہیں 1992ء میں لی گئی تصویر

جبل عرفات (مکہ مکرمہ) جہاں حضورؐ نے حج کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہو کر آخری خطبہ دیا تھا مولانا غوثوی شاہ صاحب حج سے فارغ ہونے کے بعد جبل الرحمۃ کے ایک پتھر پر بیٹھے یاد ماضی میں کھوئے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں

اے صلِ علیٰ سبحان اللہ کیا کہیئے مجھے کیا یاد آیا
دل بیٹھے بیٹھے جھوم گیا کیا کہیئے مجھے کیا یاد آیا

مکہ مکرمہ میں ''جبل النور'' غارِ حرا میں مولانا غوثوی شاہ اپنے ایک پیر بھائی رشید محمد جمال کے ساتھ۔
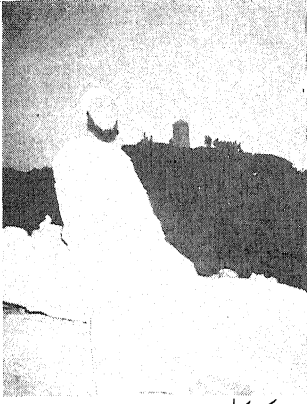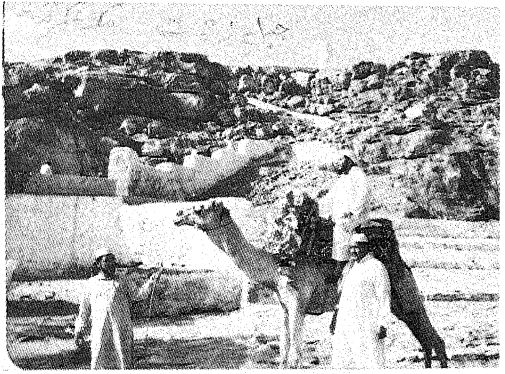
دنیا کی پہلی مسجد ''مسجد قبا'' مدینہ منورہ میں مولانا غوثوی شاہ

ان ہی دونوں منزلوں کی میں حدوں میں کھو گیا ہوں
کبھی روبرو ہے کعبہ ۔ کبھی سامنے مدینہ

مدینۃ الرسولؐ سے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے مولانا غوثوی شاہ 1992ء

سادگی سے چلے آہی جاوِ ادھر دیکھو کوئی پڑا ہے سر رہ گذر
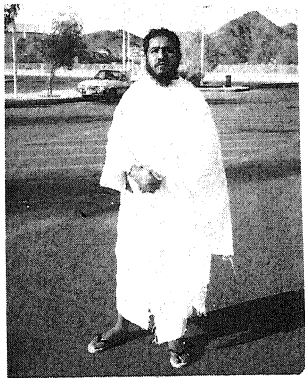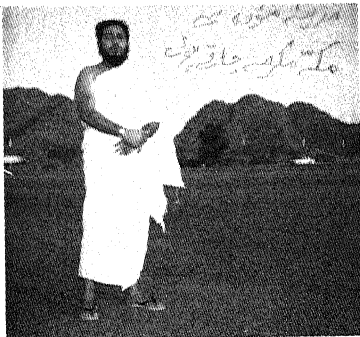
اسرارِ خودی

از : مولانا غوثوی شاہ

○

کوئی پوچھے تو سہی مجھ سے کہ کیا کیا میں ہوں
ذرّہ ہوں ، مہر ہوں ، قطرہ ہوں یا دریا میں ہوں

ایک میں ہی ہوں کہ مجھ سے ہے دو۲ عالم قائم
کیا بتاؤں کہ میں کس طرح ہوں کیسا میں ہوں

کوئی مداح میرا ہے تو کوئی دشنام طراز
کہیں مشہور زمانہ کبھی رسوا میں ہوں

نیکیوں کے میری چرچے بھی ہیں محفل میں کہیں
اور احباب کے نزدیک تماشا میں ہوں

نہ ہی سمجھا ہے ، نہ سمجھے گا ملک میرا مقام
آپ خود اپنی حقیقت کا معمّہ میں ہوں

عالمِ کون و مکاں میرے ہی جلوے کی جھلک
مثل میرا تو نہیں کوئی کہ یکتا میں ہوں

کب سمایا کوئی وسعت کو میری اے غوثوی
ایک میں ہی ہوں کہ اپنے میں سماتا میں ہوں

☆☆☆☆

مولانا غوثوی شاہ "**بیت الرشید**" مدینہ منورہ میں ایک خاص انداز میں جلوہ افروز ہیں
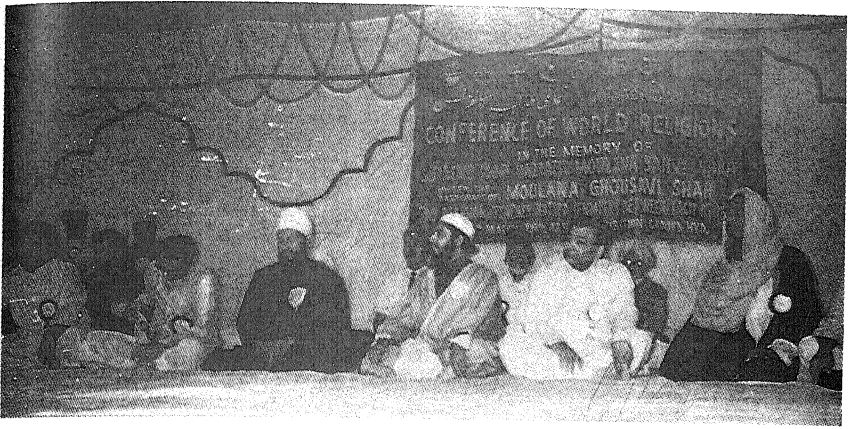
نمائش میدان حیدرآباد میں " پہلی عالمی مذاہب کانفرنس " کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ
مختلف مذاہب کے پیشواوں کے ساتھ بیٹھے ہیں

مچھلی پٹنم "جوبلی ہال" میں دوسری عالمی مذاہب کانفرنس کے موقع پر خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے

(کوناسنٹر) مچھلی پٹنم
میں تیسری عالمی مذاہب
کانفرنس کے موقع پر
مولانا غووی شاہ
منسٹر محمد جانی صاحب اور
دوسرے وزراء کے ساتھ
سکھ مذہب کے روحانی
پیشواء کی تقریر سماعت
فرماتے ہوئے
دیکھے جاسکتے ہیں۔

حیدرآباد مکہ مسجد (چارمینار) میں پہلی قرآن و حدیث کانفرنس کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے۔ تصویر میں حضرت طاہر رضوی شاہ صاحب ؒ شیخ الشیوخ جامعہ نظامیہ، حضرت مفتی جلیل احمد صاحب قبلہؒ، حضرت سید محمود پاشاہ قادری، مولانا سید اعظم پاشاہ اور دوسرے علماء دیکھے جاسکتے ہیں۔

حیدرآباد مکہ مسجد (چارمینار) میں پہلی قرآن و حدیث کانفرنس کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے۔ تصویر میں حضرت طاہر رضوی شاہ صاحب ؒ شیخ الشیوخ جامعہ نظامیہ، حضرت مفتی جلیل احمد صاحب قبلہؒ، حضرت سید محمود پاشاہ قادری، مولانا سید اعظم پاشاہ اور دوسرے علماء دیکھے جاسکتے ہیں۔

خلوت میدان حیدرآباد میں عظیم الشان پیمانے پر کی گئی "ختم نبوت کانفرنس" کے موقع پر اسٹیج پر سیدھی جانب حضرت مولانا مفتی خلیل احمد صاحب (شیخ الجامعہ) حضرت سید مولانا معین الدین صاحب (سجادہ نشین درگاہ اجمیر شریف) حضرت علامہ سید طاہر رضوی صاحب قبلہؒ اور مولانا غوثوی شاہ داعی کانفرنس بھی دیکھے جاسکتے ہیں

دوسری قرآن و حدیث کانفرنس کے موقع پر بلبھاری ایم سی ایچ گراونڈ پر سالارِ ملت الحاج محترم سلطان صلاح الدین اویسی صاحب (ایم پی و صدر ایم آئی ایم) مولانا غوثوی شاہ صاحب کی کتاب "قرآن سے انٹرویو" کی رسم اجراء انجام دیتے ہوئے اور حضرت سید طاہر رضوی صاحب قبلہؒ "خاتم النبیینؐ" کی رسم اجراء انجام دیتے ہوئے۔

بموقعہ عرس حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؓ و حضرت صحوی شاہ صاحب جامع مسجد افضل گنج میں آل انڈیا سنی چار آئمہ کانفرنس نے انعقاد کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ (داعی کانفرنس)

سیدھی جانب حضرت مولانا عبداللہ قرموشی شاہ صاحب (خلیفہ و داماد حضرت سید نوری شاہ صاحبؒ)

بائیں جانب حضرت یحییٰ پاشاہ صاحب قبلہؒ کے سجادہ نشین اور اُن کے بائیں جانب حضرت مولانا خواجہ شریف صاحب شیخ الحدیث (جامعہ نظامیہ) اور مولانا قدوس شاہ صاحب
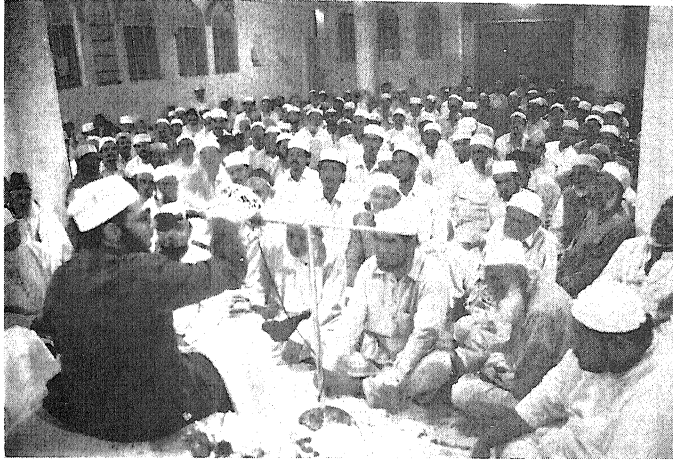
چار آئمہ کانفرنس کے موقع پر جامع مسجد افضل گنج میں مولانا غوثوی شاہ صاحب اہمیت تقلید کے زیر عنوان جلسہ سے مخاطب ہیں 2001ء

جامع مسجد افضل گنج میں عرس حضرت صحوی شاہ صاحب کے موقع پر مولانا غوثوی شاہ حقیقت فقہ کے عنوان سے جلسہ سے مخاطب۔۔۔ 1999ء

جناب کریم اللہ شاہ فاتح، مولانا غوثوی شاہ، مولانا شاہد پاشاہ اور جناب اکرام اللہ شاہ

مولانا غوثوی شاہ مولانا غوث محی الدین صاحب،
مولانا امام محی الدین شاہ صاحب کے ساتھ

مولانا غوثوی شاہ
مولانا شاہد علی شاہ صاحب (ممبئی) کے ساتھ

مولانا غوثوی شاہ مولانا ڈاکٹر خان آفتاب سراج
الدین عشقی شاہ صاحب (ممبئی) کیساتھ
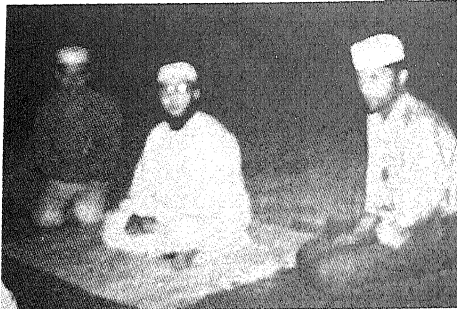
مولانا غوثوی شاہ اپنے دو کار گذار و خدمتگار مریدوں کے ساتھ
سیدھی جانب محمد مبین انجنیر جو اس وقت ملیشیاء میں ہیں اور بائیں

کردہ (ضلع رتناگری) کے ساحل سمندر پر
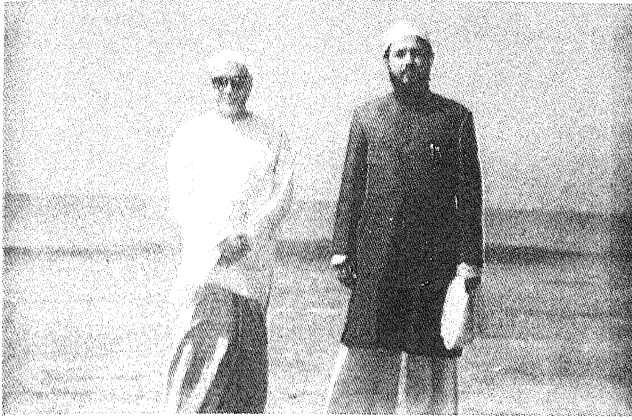
مولانا غوثوی شاہ حضرت سید حسام الدین قادری شاہ صاحبؒ کے بڑے فرزند و جانشین حضرت سید مشتاق حسین شاہ صاحب کے ساتھ (کردہ) کے ساحل سمندر پر ٥

بلہاری کے علی پور ڈیم میں مولانا غوثوی شاہ کے ساتھ حضرت مولانا قریشی شاہ صاحب، مولانا نیاز الدین شاہ، مولانا تاج عبدالنبی شاہ صاحب اور مولانا عبدالغنی شاہ صاحب اور مولانا عبدالغنی شاہ صاحب اپنے بیٹے عتیق کے ساتھ اور مولانا حسینی پیراں، مولانا معین الدین شاہ اور سر گروہ بشیر احمد بشیر ال صاحب سیٹھ دیکھے جاسکتے ہیں۔

منچریال میں
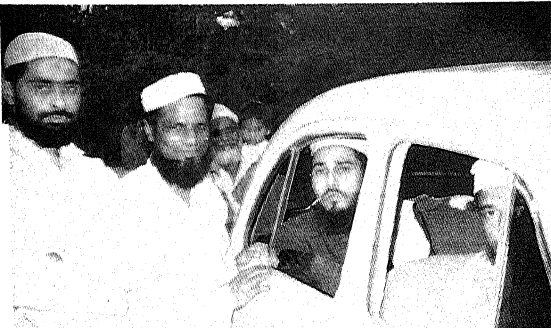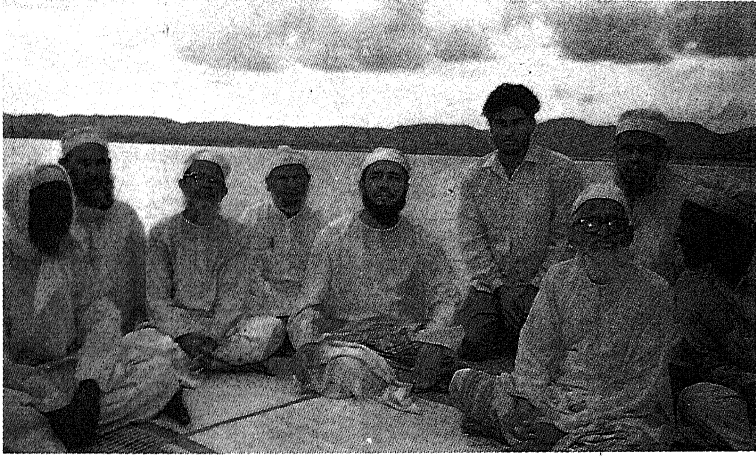
مولانا غوثوی شاہ صاحب اپنے دو خلفاء الحاج مولانا سلطان محی الدین شاہ صاحب اور الحاج مولانا امان اللہ شاہ صاحب کے ساتھ دیکھے جاسکتے ہیں۔

جاپان میں عرس حضرت صحوی شاہؒ

ان" میں مولانا شاہد پاشاہ صاحب اپنے والد حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی تقریب عرس کے موقع پر اپنے دوست جناب گرگری احمد صاحب، جناب مسعود صاحب، جناب سید احمد صاحب اور دوسروں کے ساتھ نظر آرہے ہیں
(1995ء)

ملیشیاء کولالمپور میں بتاریخ 28 اگسٹ 2002ء جناب مسٹر محمد مبین انجنئیر کی نگرانی میں حضرت صحوی شاہ صاحبؒ کا عرس منایا گیا جس میں وہاں کے علماء اور معززافراد نے شرکت کی۔

درمیان میں جناب کریم اللہ شاہ فاتح صاحب اور اِکرام اللہ شاہ اِکرام صاحب اور اُنکے ساتھ سیدھی جانب مولانا عبدالرفیق سیٹھ میمن اور آگے مولانا محمد مولانا شاہ صاحب خطیبی شاہ و مولانا حکیم احمد علی شاہ صاحب و مولوی کمال الدین صاحب دیکھے جاسکتے ہیں

درمیان میں جناب کریم اللہ شاہ فاتح صاحب اور اِکرام اللہ شاہ اِکرام صاحب کے سیدھی جانب جناب محمد عقیل، جناب محمد امجد اور جناب محمد غوث بھائی صاحب (جھرہ) اور آگے جناب محمد عمر فاروق صاحب و جناب میر محمود علی صاحب و جناب سجاد صاحب اور جناب میر محمد پاشاہ صاحب۔

درمیان میں جناب کریم اللہ شاہ فاتح صاحب اور جناب اِکرام اللہ شاہ اِکرام صاحب کے ساتھ سیدھی جانب جناب سلیم محی الدین و جناب علیم محی الدین اور آگے جھرہ کے جناب محمد غوث بھائی اور جناب لاری محمد سلیم صاحب دکھائی دے رہے ہیں۔

سلام بہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

از: حضرت سیدی غوثی شاہؒ

حضورؐ سرورِ کون و مکاںؐ سلام علیک — خدا کے نور اُو جانِ جہاں سلام علیک
نبیؐ تھے آپ ابھی آب و گلِ میں تھے آدمؑ — اُو اصلِ کُل او شہ مرسلاں سلام علیک
غلام دُور سے آئے ہیں دیکھنا شاہا — خبر غریبوں کی لینا میاں سلام علیک
وجودِ پاک سے آئے ہیں نمود میں سارے — تمہارے دم سے ہیں روشن جہاں سلام علیک
حضورؐ آپ ہمیں دیکھتے ہیں صدقے ہم — ذرا ہمیں بھی نظر آنا میاں سلام علیک
دکھادو چہرۂ انور کو رحمتِ عالم — کہ مضطرب ہے دلِ عاصیاں سلام علیک
ہمارا دین ہے دیتے ہو تم جوابِ سلام — ذرا ہمیں بھی سنادو میاں سلام علیک
خدا نے کر کے نبوت کو ختم تجھ پر کہا — تو ہی بتا کہ ہے تجھ سا کہاں سلام علیک
حبیبِ حق بھی ہو، محبوب حق بھی شانِ خدا — جہاں کی جان ہو تم جانِ جہاں سلام علیک
بُلایا غوثی کو پاس اپنے سرفرازی کی — غلام پاتا یہ رتبہ کہاں سلام علیک

ماخذ "طیباتِ غوثی"

تم کو اے پیارے نبیؐ احمدؐ مختار سلام — او شہنشاہ دو۲ عالم مرے سرکار سلام
دل فدا صدقے جگر، جان ہے تم پر قرباں — او غریبوں کے فقیروں کے مددگار سلام
لو خبر میرے دلِ زار کی حق کے پیارے — اب ستاتا ہے بہت ہجر کا آزار سلام
آبرو دونوں جہاں میں میری بس ہو جائے — سو۱۰۰ سلاموں میں تو لے لیجئے اک بار سلام
آپ کے ابروئے خمدار نے مارا ہے اِسے — دلِ پرُ درد کا لو دین کے سردار سلام
لا کے تشریف ذرا دیکھئے حالت میری — یاس میں کہتی ہے یہ حسرت دیدار سلام
رات دن بھیجتا ہے غوثی یہ ہر بار درود — آپ پر یا نبیؐ ہر بار ہے سو۱۰۰ بار سلام

☆☆☆☆